جلد سوم

وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ

خُطباتِ بنیامین

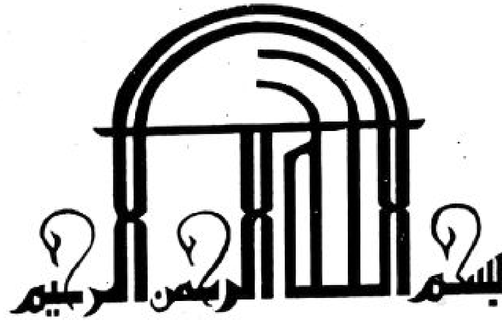
جلد سوم

بلبلِ قرآن خطیب عوام فخر الواعظین
حضرت مولانا قاری محمد بنیامین عابد حفظہ اللہ



جمع و ترتیب
حافظ محمد ربانی

مکتبہ ربانیہ





کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فہرستِ مضامین

- رحمتِ مصطفیٰ ﷺ 7
- موسیقی کی مذمت 17
- عید کی خوشی میں گانا بجانا کیوں؟ 25
- ایمان اور تقویٰ 42
- گناہوں سے نیکی کی طرف سفر 66
- ظالم کون؟ 83
- دل کا علاج مگر کیسے؟ 109
- ماں کی شان 135
- علم کی تلاش 156
- حیاء اور غیرت 176
- بدنصیب عورتیں 197
- پاکستان کے حالات خراب کیوں؟ 215
- میدانِ محشر 235
- قربِ قیامت 249

- قیامت کی نشانیاں 268
- قیامت کے فتنے 289
- عذابِ جہنم 315
- جہنم کے انگارے 331



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحمت مصطفیٰ ﷺ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

شمع کول رہ کے جیڑے رہن زندہ
سانوں ایسے پتنگاں دی لوڑ کوئی نئیں
اور توڑ دیون جو شریعت دیاں حداں نوں
سانوں ایسے ملنگاں دی لوڑ کوئی نئیں
دل ہووے بلال دے دل ورگا
میرے مولا نوں دنگاں دی لوڑ کوئی نہیں

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سیدالاولین والآخرین امام اعظم امام المرسلین امام المجاہدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اطہر واعلیٰ کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار! اللہ رب العزت کا نہایت ہی فضل وکرم ہے اس کی توفیق خاص سے آج اس مقام پر جمع ہوئے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ میرا اور تم سب کا اس مقام پر جمع ہونا اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔ آمین

کانفرنس کا عنوان بڑا واضح ہے بڑا ہی پیارا ہے خدماتِ یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ، یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ذات وہ وہ ذات ہے کہ جنھوں نے ملک پاکستان میں اُس وقت جب اہلحدیث کا نام لینا جرم سے کم بات نہیں تھی اپنے آپ کو وہابی کہنا لوگ عیب سمجھتے تھے وہابی

ایک بُرے سے بُرا لفظ سمجھا جاتا تھا ایسے وقت میں حضرت یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اس لفظ کو ملکِ پاکستان کے ہر گاؤں میں ہر شہر میں ہر چوک میں ہر گلی میں ہر محلے میں اپنی گفتگو میں اپنے خطبات میں اپنی تقاریر میں اپنی تحریرات میں اپنی گفتگو کے انداز میں ہر جگہ پر ہر دکان پر اپنی زبان سے لفظ اہلحدیث بول کر وہابی کا لفظ بول کر اس طریقے سے اس بات کو ملکِ پاکستان میں عام کیا۔

اتنا عام کیا اتنا عام کیا کہ آج اُن کی خدمات کی یہ برکت ہے آج اُن کی خدمات کا یہ نتیجہ ہے کہ کل جو بندہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہلوانا جرم سمجھتا تھا وہابی ایک بُرا لفظ سمجھا جاتا تھا میرے اُن اسلاف کی اُن قربانیوں کا آج اللہ نے رنگ لگایا ہے کہ آج وہابی اور اہلحدیث کہلوانا لوگ فخر سمجھتے ہیں۔ یہ سب اُن کی خدمات کے نتائج ہیں۔ یہ سب ان کی محنتیں ہیں۔

علامہ شہید رحمۃ اللہ علیہ یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ اُن کی محنتیں کوششیں ویسے نصیب اور مقدر کی بات ہوتی ہے میری زندگی سے پہلے ہی اُن کا وقت گزر چکا ہے میری پیدائش سن 1985ء کی ہے 1986ء میں غالباً وہ اللہ تعالیٰ کے پاس گئے ہیں اس لیے میرے ہوش سنبھالنے سے پہلے اُن کی وہ بہاریں گزر چکی تھیں۔

میں کبھی کبھی بیٹھ کر یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ اللہ رب العزت کی مرضی ہے کہ میں اپنی آنکھوں سے نہ یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ سکا نہ علامہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ سکا لیکن ساتھ ساتھ یہ خواہش ضرور ہے لیکن اس بات کا فخر بھی ہے کوئی بات نہیں اگر اُن کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکا کیا ہوا آج اُن کے مِشن کے مطابق تو چل رہے ہیں نا، جو مِشن اُن کا تھا۔

الحمدللہ آج وہی مِشن علمائے اہلحدیث کا ہے آج وہی پیغام وہی منشور وہی قواعد و ضوابط و نظریات لے کر آج علمائے اہلحدیث جگہ جگہ پہنچا رہے ہیں اور ان شاء اللہ قیامت کی دیواروں تک جب تک اس سرزمین پر اہلحدیث زندہ رہیں گے اللہ کے فضل و کرم سے اپنے اُن شہداء کی قربانیوں کا جو مِشن ہے اسے کبھی بھی رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔

میرے علامہ احسان رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر اُٹھا کر دیکھو۔ توحید سے لبریز ہیں۔ یزدانی

شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات اُٹھا کر دیکھیں اتباع سنت عقیدۂ توحید پر مبنی بڑے جامع بیانات ہیں۔ آج بھی اُن کی قبروں کی مٹی ملکِ پاکستان کے علماء کو یہ دعوت پیش کرتی ہے۔ علمائے اہلحدیث، اہلحدیث کے جوانو اہلحدیث کے علماء اُٹھو آج اُٹھ کر کھڑے ہو آج کوئی اُٹھ کر رب کے حق پر قبضہ کرتا ہے کوئی بیت اللہ کے مقابلے میں قبروں کا طواف جا کر کرتا ہے کوئی زم زم کے مقابلے میں اپنے امام کا پانی تیار کرتا ہے کوئی میرے نبی ﷺ کی نبوت و رسالت پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔

آئمہ کرام کے اقوال کے پیچھے چلتا ہے اپنی قباحت کے پیچھے چلتا ہے۔ اپنی رائے کے پیچھے چلتا ہے اپنے قیاس کے پیچھے چلتا ہے کوئی اُٹھتا ہے صحابیات رضی اللہ عنہن پر لعن طعن کرتا ہے کوئی اپنا کالا عقیدہ میرے نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اپنی زبان سے غلط بیانی کرتا ہے کوئی اُٹھتا ہے محض پیسے بٹورنے کی خاطر محض دولت حاصل کرنے کی خاطر میرے نبی ﷺ کے ذمے عجیب قسم کی باتیں لگاتا ہے۔ کہ میرے گھر میں نبی ﷺ آ گئے میرے گھر میں رسول ﷺ آ گئے میرے گھر میں نبی ﷺ کا قدم آیا ہے۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ نبی ﷺ تمھارے گھر میں آئیں اور تمھاری ماں حقہ پیتی ہو اپنی زبان سے کہے میں حقہ پی رہی تھی میں نے دیکھا نبی ﷺ کا قدم چمکنے لگ پڑا نبی ﷺ کے قدم سے خوشبو آنے لگی۔

ہاتھ باندھ کر سوال کرتا ہوں میرے نبی ﷺ کا قد درمیانہ میرے نبی ﷺ کی گفتگو اعلیٰ میرے نبی ﷺ کی جسامت اعلیٰ میرے نبی ﷺ کی ہتھیلی نرم و نازک میرے نبی ﷺ کے بارے میں جن کا قد درمیانہ ہے جن کی عظمت بلند ہے آج تم چند ٹکے حاصل کرنے کی خاطر میرے نبی ﷺ کے درمیانے قد کے لیے اُس پاؤں کا انتخاب کیا ہے۔ جس کی پیمائش کم از کم ساڑھے پانچ فٹ کے قریب ہے۔

حرمِ کعبہ میں مقام ابراہیم علیہ السلام لمبے قد والے تھے اُن کی لڑی میں سے رب نے کئی نبی پیدا کیے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کا پاؤں عام انسانوں جیسا ہے بادشاہی مسجد میں نبی ﷺ کے

پاؤں کے نشانات ہیں۔ کہا جاتا ہے منسوب ہیں حقیقتاً وہ منسوب نہیں کیے جاتے وہ نشان عام انسان کے قدم کے نشان کے برابر ہیں آج تم نے نبی ﷺ کے بارے میں یہ بات کہی نبی ﷺ کا پاؤں ہے جس کی چوڑائی قریباً ساڑھے پانچ فٹ اور لمبائی اڑھائی فٹ ہے۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں اگر پیغمبر ﷺ جائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر جائے۔ نبی ﷺ جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کے گھر جائے۔ نبی ﷺ کی آمد ہو تو جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر ہوئے او پاگل! نبی ﷺ نے اُس گھر میں آنا تھا جس گھر میں بیٹھی عورت حُقہ پی رہی ہے۔ نبی ﷺ نے اُس گھر میں آنا تھا جس گھر میں حُقے کا کش پر کش لگ رہا ہے۔

علمائے اہلحدیث کو آج بھی وہ مشن یاد کرنا چاہیے میرے علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ میرے یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ ملک پاکستان میں کوئی بھی فتنہ کھڑا ہوا اپنے سینے تان کر میرے اُن مجاہدین نے علمائے اہلحدیث کی قیادت میں اور عوام کو ساتھ لے کر اُن سب چیزوں کا اُن ساری چیزوں کا قلع قمع کیا ہے آج وہی مشن اہلحدیث کے بقیہ علماء کا ہے۔

آج ہمارا بھی حق بنتا ہے کوئی بھی پیسے بٹورنے کی خاطر اور ہمیں پتہ کیا کہتے تھے، فون سن سن کر برا حال ہو گیا لوگ کہنے لگے تمھارا ایمان ہی پتہ نہیں کیسا ہے تم واقعی گستاخ ہو۔ نبی ﷺ کا قدم آ گیا ہے وہاں ولادت اور میلاد شریف منایا گیا ہے اور میلاد شریف تو کمال کا ہو گیا ہے۔ نبی ﷺ آ گئے ہیں تم وہابی ہو ہی گستاخ تم اہلحدیث ہو ہی گستاخ تم نے تو ایسے ہی کرتے رہنا ہے ہم تو گاڑیاں کروا کر جا رہے ہیں ہم تو چلے ہیں ٹرالوں میں ہم تو چلے ہیں بسوں پر۔

رب کعبہ کی قسم ہے اُس وقت بھی علمائے اہلحدیث نے کہا یہ سب جھوٹ ہے آج بھی ہم کہتے ہیں وہ سب جھوٹ ہے آج میڈیا پر ثابت ہو گیا جو تم نے ڈرامہ رچایا سارا جھوٹا تھا آج تمھیں ماننا پڑے گا گستاخ تمھارا بندہ ہے اہلحدیث گستاخ نہیں ہو سکتا ایسی گستاخی کرنے والا کون ہے تنویر انصاری ہمارا تو کوئی نہیں، ابھی بھی تم ہمیں گستاخ کہو تو تمھاری مرضی ہے۔

میرے نبی ﷺ کی عظمت میرے نبی ﷺ کی شان۔

الٰہ العلمین نے فرمایا، پروردگار عالم کا قرآن بیان کر رہا ہے میرے نبی ﷺ کی عظمت کے بارے میں محبوب ﷺ کی شان کے بارے میں میرے نبی ﷺ کی عظمت و رفعت و جاہ وحشمت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک جگہ جگہ یہ بات بیان کر رہا ہے کہیں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں فرمایا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ○﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

تم نبی ﷺ کے عاشق کہلواتے ہو پانچ فٹ کا پاؤں دکھا کر میں نبی ﷺ کا محب کہلواؤں گا۔ رب کے قرآن کی آیات پڑھ کر فیصلہ خود کرتے جانا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

جس نبی ﷺ کے جناب جسم اور قد کو جس نبی کی ذاتِ پاک کو تم نے کاروبار کا ذریعہ بنایا۔ جس محبوب ﷺ کی عظمت کے بارے میں اللہ کا قرآن بول بول کر اعلان کر رہا ہے فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا○ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا○ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا○﴾ (المزمل: ۱-۴)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میں قربان جاؤں۔ میں پھر کیوں نہ محبت سے کہوں کہ

جگ سارے دا محبوبؐ مدنی مٹھا
جتھوں لنگ دا گیا رنگ لاندا گیا
او جیڑے آندے گئے نیڑ پاندے گئے
سینے لا کے محمدؐ بٹھاندا گیا
جگ سارے دا محبوبؐ مدنی مٹھا

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! کائنات کا رب میرے نبی ﷺ کی عظمت و شان کے بارے میں کیا کچھ بیان کر رہا ہے میں اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک کا ایک اور مقام سناؤں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿یٰسٓ O وَ الْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ O اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ O عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ O﴾ (یٰس : ۱۔۴)

اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں۔ میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت یہ ہے کہ میرا نبی ﷺ جہاں بھی جائے وہاں برکتوں کا نزول ہوجاتا ہے۔ میرا محبوب ﷺ جہاں جائے وہاں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے یہ دیکھو بات بڑی سمجھ میں آنے والے ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے خندق کا موقع ہے میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کرلیا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے میرے محبوب ﷺ کے کانوں میں آ کر عرض کی فرمایا، محبوب علیہ السلام آپ کا کھانا میرے گھر ہے میرے محبوب ﷺ نے اعلان کروا دیا سب کا کھانا جابر رضی اللہ عنہ کے گھر ہے۔ میرے محبوب ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ جب کھانا پکنے کے قریب ہوجائے تو مجھے بلا لینا میرے محبوب ﷺ تشریف لے گئے۔ ایک تو میرے نبی ﷺ کے جانے کی برکت یہ ہوئی ہے دوسرا میرے نبی ﷺ نے لعاب دہن ڈالا کھانے میں رب نے برکتیں ڈال دیں۔ رب نے رحمتیں نازل فرما دیں۔ اللہ اکبر اللہ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بہت پریشان تھا لیکن میں نے کھانا تقسیم کرنا شروع کر دیا چودہ سو کا لشکر کھا کر چلا گیا ہے نہ ہی روٹیاں ختم ہوئیں ہیں نہ ہی بوٹیاں ختم ہوئیں ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

ایک شاعر اپنے انداز میں اس طرح کہتا ہے:

تناں دا کھانا سوہنے جابرؓ پکایا اے
ہانڈی وچ سوہنےؐ نے لب جدوں پایا اے
کھانا چودہ سو صحابیاںؓ نے کھا لیا
سوہنیاں پیر اسی مدنی بنا لیا

جو میں نے پیر بنایا اُن کا قد درمیانہ جو میں نے پیر بنایا اُن کے لب ریشم سے بھی زیادہ

نرم، پانچ فٹ کا پاؤں کوئی تمھارے پیر کا ہوگا ایسی شہ بازیاں تمھارے پیر کرتے ہیں جسے میں نے اپنا رہبر مانا ہے جسے میں نے اپنا پیر مانا ہے جسے میں نے اپنا ساقی اور مرشد بنایا ہے۔

رب کعبہ کی قسم اُٹھا کر کے کہتا ہوں کائنات کا نظام بدل سکتا ہے لیکن کوئی قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر کہے یہ پانچ فٹ کا ساڑھے پانچ فٹ کا پاؤں میرے نبی ﷺ کا ہے۔

اللہ کی قسم! وہ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا، درمیانے قد پر ساڑھے پانچ فٹ کا پاؤں اچھا نہیں لگتا۔ او پاگل! یہ تو توہین ہے میرے نبی ﷺ کی۔ اللہ اکبر اللہ

اس لیے آؤ آج بھی اہلحدیث محبت کا پیغام دیتے ہیں یہ وہی پیغام ہے جو آج سے پہلے علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ دیتے تھے یہ وہی پیغام ہے جو یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے دیا۔ پیغام دیتے دیتے اپنے سینے پر خنجر کھائے پیغام دیتے دیتے اپنا لخت جگر قربان کیا رب کی توحید کی خاطر اپنے جسم پر بم برداشت کیا ہم بھی اُن کے روحانی فرزند ہیں۔

رب کعبہ کی قسم اُٹھا کر کے کہتا ہوں جتنی دیر تک اس کائنات کی دھرتی پر اہلحدیث زندہ ہیں علامہ رحمۃ اللہ علیہ اور یزدانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند زندہ ہیں اللہ کی توحید کا نعرہ گونجتا رہے گا۔ نبی ﷺ کی توحید کرنے والوں کو ان شاء اللہ اُن کی زبانوں کو منہ سے کھینچا جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں بکواس کرنے والوں کی زبانیں کاٹی جائیں گی۔ ان شاء اللہ جدوجہد جاری رہے گی۔ اللہ اکبر اللہ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کتاب الصدقات کی روایت ہے فرماتے ہیں میرے سر پر بہت زیادہ قرض ہے کھجوریں کم ہیں میں اپنے نبی ﷺ کے پاس آیا آ کر عرض کی محبوب ﷺ کھجوریں تھوڑی ہیں اور قرض والے بہت زیادہ ہیں محبوب ﷺ جی کوئی طریقہ بتائیں، نا۔

میرے نبی ﷺ آئے، صحیح روایت ہے ایسے کر کے کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا ہے یا باغات میں میرے محبوب ﷺ چلے گئے میرے آقا ﷺ نے اس طرح چہل قدمی کی ہے میرے نبی ﷺ ایسے چلنے لگ پڑے میرے نبی ﷺ آہستہ آہستہ ربیدہ ربیدہ چلنے لگے۔ اللہ اکبر اللہ

بعد میں فرمایا جابر رضی اللہ عنہ جن کا قرض دینا ہے قرض دو کھجوریں دینی ہیں کھجوریں دو، کھجوریں دیں گئیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سارا قرض دینے کے بعد بھی مجھے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے کھجوروں کے ڈھیر کو کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا، ہاتھ بھی نہیں لگایا میں دوڑتا دوڑتا نبی پاک ﷺ کے پاس آیا میں نے آکر عرض کی محبوب ﷺ آپ کی آمد کی یہ برکت ہوئی ہے یہ بات تو اچھی لگتی ہے کہ میرا نبی ﷺ جابر رضی اللہ عنہ کے گھر جائے، کون جابر رضی اللہ عنہ جس کا بابا بدر کے میدان میں شہید ہوا کون جابر رضی اللہ عنہ جس نے میرے نبی ﷺ کے چہرے کی زیارتیں کیں کون جابر رضی اللہ عنہ جس نے میرے نبی ﷺ کا کلمہ پڑھا مانو کہ جابر رضی اللہ عنہ کے گھر میں نبی ﷺ آئے۔

حدیث بیان کرتی ہے صحیح حدیث ہے تم کہو چکوال میں آئے، نبی ﷺ ایک قدم لے کر آئے؟ اوئے پاگلو! کچھ تو حیاء کرو، میرے نبی ﷺ کے دو قدم، دنیا کائنات کے انسانوں کو میرے رب نے دو قدم عطا کیے ہیں تم نبی ﷺ کا ایک ہی قدم بنا کر پیسے بٹور رہے ہو۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرو! ایمان کے ڈاکو نہ بنو۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں دوڑ کر نبی ﷺ کے پاس گیا عرض کیا محبوب ﷺ رب نے برکتیں ڈال دی ہیں فرمایا جلدی جاؤ جا کر عمر رضی اللہ عنہ کو بات بتاؤ، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ دوڑ کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو جا کر بات بتائی ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خود اپنے نبی ﷺ کو تمھارے باغ میں چہل قدمی کرتے دیکھا تھا۔

جب میں نے نبی ﷺ کو چلتے دیکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان نے اُسی وقت یہ بات بتا دی تھی کہ آج میرے نبی ﷺ جابر رضی اللہ عنہ کے باغ میں آئے ہیں آج میرا رب جابر رضی اللہ عنہ کے باغ میں برکتیں ضرور نازل فرمائے گا اور جہاں نبی ﷺ کی آمد ہو وہاں برکتیں نازل ہوتیں ہیں، اور وہاں دیکھا ہے ڈنڈے پڑ رہے ہیں، دھکے دے رہے ہیں پرے ہو جاؤ۔ اللہ اکبر اللہ

اوپر سے ہماری عوام، میں آج بھی کہتا ہوں حضرات ذی وقار! میں تو دعوت عام پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ایسی باتوں کے پیچھے نہ لگا کرو ان فٹ پاتھوں کے پاس جا کر ان قبر کے مجاوروں کے پاس جا کر ان عزت کے ڈاکوؤں ایمان کے ڈاکوؤں کے پاس جا کر اپنے ایمان ضائع نہ کیا کرو اتنی زحمت نہ کیا کرو جب کوئی شوشہ کوئی ایسی بات اڑتی نظر آئے تو کسی عالم اہلحدیث کے پاس چلے جایا کرو کسی اہلحدیث کے پاس جاؤ گے وہ تمھیں صحیح راستہ بتائے گا وہ تمھیں صحیح بات بتائے گا۔

تم گاڑیاں کروا کر پہلے ہی وہاں پہنچ گئے اتنا تو سوچ لیتے ایک قدم نبی ﷺ کا، میرے نبی ﷺ نے ایک قدم پر چلنے سے ویسے ہی منع فرمایا ہے اور ایک قدم میرے محبوب علیہ السلام کا؟ اللہ اکبر اللہ

آیئے حضرات ذی وقار! علمائے اہلحدیث اور اہلحدیث کی عوام کو مبارک باد اس بات کی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہمارے ایمان پر کسی کا ڈاکہ نہیں چلتا تمھاری عزت پر کسی کا ڈاکہ نہیں چل سکتا کیوں؟ اللہ تعالیٰ نے توحید عطا فرمائی ہے سارے مجاور تمھارے پاس ہیں سارے تسبیح اور منکوں والے تمھارے پاس ہیں۔ سارے گنگرو والے تمھارے پاس ہیں۔ سارے شیر تمھارے پاس ہیں۔ یہ بھی تمھارا وہ بھی تمھارا۔ یہ بھی تمھارا شیر یہ بھی تمھارا شیر۔ وہاں بھی تمھاری سرکار سوئی وہاں بھی تمھاری سرکار سوئی۔

رب کعبہ کی قسم ہے تمھیں تمھارے سارے شیر مبارک۔ ہمیں مکہ اور مدینہ مبارک۔ اللہ اکبر اللہ

یہ وہ دعوت ہے جو دعوت ہمیں علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ نے دی ہے یہ باتیں جو میں کر رہا ہوں یہ وہ باتیں ہیں جو باتیں ہمارے اُن شہداء نے سکھائی ہیں آج ہم اُن باتوں کا تذکرہ کرتے ہیں علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کی بولی ہم بولتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اہلحدیث اپنے آپ کو کہلواتے رہیں گے۔

اگلے دن میں سید سبطین شاہ کی تقریر سن رہا تھا وہ علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بات

سناتے ہیں سیالکوٹ میں ایک سیاسی جلسہ تھا وہاں سب بندوں نے کہا علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بات یہ ہے کہ یہ سیاسی جلسہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر جلسے میں کہتے ہیں کہ میں اہلحدیث ہوں میں اہلحدیث ہوں یہاں نہ کہنا یہ سیاسی جلسہ ہے سیاسی، فرمایا ٹھیک ہے مجھے تقریر کرنے دو، اسٹیج پر گئے خطبہ پڑھا اور کہتے ہیں حضرات بات سنو مجھے اس بات سے روک دیا گیا ہے کہ میں تمھیں بتاؤں کہ میں اہلحدیث ہوں۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں کیسی تڑپ ہے۔

تم بھی اپنے اندر مسلک کی غیرت پیدا کرو تم میں غیرت نہیں تمھارے اندر غیرت موجود نہیں، تمھارے سامنے قبروں پر سجدے ہوں تم مصلحت کے گنہگار ہو کر داڑھی پر ہاتھ پھیر کر چپ کر کے بیٹھ جاؤ تمھارے سامنے تمھارے رشتہ دار فاتحہ خوانیاں کرتے رہیں تم ان کے درمیان کہو جی کیا کریں برادری دیکھنی پڑتی ہے۔ گرج کر مسلک کا اعلان کرو، مسلک کی غیرت پیدا کرو۔ تمھارے مسلک کی خاطر یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ہیں۔ تمھارے مسلک کی حقانیت کی خاطر اپنے سینے پر خنجر کھائے، میرے علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جسم کو دھماکے سے اُڑایا۔ میرے کتنے شہداء اس مسلک کی خاطر قربان ہوگئے۔

مسلک کی غیرت پیدا کرو گے۔ مسلک کے لیے بولنا سیکھو گے۔ اپنے دل میں اپنے دماغ میں مسلک پیدا کرو۔ ان شاء اللہ

ایک وقت آئے گا ملک پاکستان میں قبروں کے پجاری ختم ہو جائیں گے سب اپنی عقل اور قیاس کے پیچھے لگنے والے ختم ہو جائیں گے۔ اس پاکستان کی زمین پر اگر نام چلے گا قانون چلے گا یا رب کے قرآن کا چلے گا یا میرے نبی ﷺ کے فرمان کا چلے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

موسیقی کی مذمت

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ○﴾

(لقمان : ٦)

قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ

اللہ پاک دی نظر وچ او کجھ وی نئیں
پانویں شکل و صورت چند ہووے
کوڑی مُل نئیں اوندا خدا آگے
پانویں قارون نالوں دولت مند ہووے
تے کلیاں علم پڑھیا گل بن دی نئیں
پانویں پڑھدیاں عمر گئی لنگ ہووے
او یار دو رب اونہوں پسند کردا
قرآن و سنت دا جیڑا پابند ہووے

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے۔
درود وسلام آقا کائنات سید الاوّلین والآخرین امام اعظم امام کائنات امام المرسلین امام المجاہدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر واعلیٰ کے لیے۔
حضرات ذی وقار! ملک پاکستان اس وقت جن حالات سے گزر رہا ہے تم دوست

احباب اس بات سے بڑے اچھے طریقے سے آگاہ ہو۔

ہماری نیو جنریشن، سولہ سال کے نوجوان، چڑھتی جوانی، اپنی جوانی کو انجوائے کرتے اکثر اپنی زبان سے کہتے ہیں مولانا گانے تو ضرور چھوڑ دوں لیکن کیا کریں گانے سنیں تو دل کو قرار مل جاتا ہے گانے سنتے ہیں تو درد ہلکا ہو جاتا ہے پریشانیاں ہلکیاں ہو جاتی ہیں یہ تمھاری زبان کی بات ہے تم نے آزمائی ہوگی تمھاری بات تمھارے ساتھ لیکن آؤ میں تمھیں قرآن و حدیث میں سے تمھاری زبان میں سے نکلنے والے اس جملے کا بتاؤں کہ قرآن نے اس جملے کو کیا کہا جو تمھاری زبان سے نکلتا ہے کہ موسیقی ضرورت ہے موسیقی لازم ہے یہاں سے کوئی بندہ اُٹھ کر باہر چلا جائے چوک تک جائے پتہ نہیں کتنی گانوں کی آوازیں اس کے کانوں میں پڑ جائیں گی۔

حضرات محترم! غور کیجیے الہ العالمین نے فرمایا پروردگار عالم کا قرآن بیان کرتا ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۝﴾ (لقمان: ٦)

اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے قرآن کی آیت کے ترجمے پر غور کرتے جانا ذرا اور اسکی تفسیر اپنے دل میں بٹھاتے جانا اللہ تعالیٰ کیا فرما رہے ہیں فرمایا:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ﴾ لوگوں میں سے بعض لوگ سارے نہیں، من تبعیض کے لیے ہے، فرمایا ﴿وَ مِنَ النَّاسِ﴾ لوگوں میں سے بعض لوگ اللہ سوہنیا کیا کرتے ہیں فرمایا ﴿يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ وہ گانوں والی کیسٹیں خریدتے ہیں گانوں والی فلموں اور کیسٹوں کا انتظام کرتے ہیں کیبل نیٹ ورک کا انتظام کرتے ہیں سی ڈی کا انتظام کرتے ہیں اس بھری مجلس میں سے کوئی بندہ اُٹھ کر کہہ سکتا ہے مولانا قرآن کب نازل ہوا؟

سی ڈی گانوں والی کب آئیں؟ قرآن پاک کا نزول کب ہوا؟ کیبل کا ایجاد کب ہوا؟ قرآن پاک میں کیبل کا ذکر کیسے آ گیا قرآن پاک میں گانے بجانے کا ذکر کیسے آ گیا قرآن پاک باجے اور موسیقی کا ذکر کیسے آ گیا میں مانتا ہوں میری زبان پر تم اعتبار نہ کرو میری

زبان سے صحیح بات بھی نکل سکتی ہے اور غلط بھی لیکن میں بات اپنے پاس سے نہیں کر رہا اللہ کا قرآن کہہ رہا ہے فرمایا:

﴿مَن يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾

یہ ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ سے مراد گانا بجانا ہے کون کہہ رہا ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں مجھے اللہ کی قسم ہے ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ سے مراد گانا بجانا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ سے مراد گانا بجانا ہے۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کائنات والو ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ سے مراد گانا بجانا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

آئمہ کرام رحمہم اللہ کہہ رہے ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کا ترجمہ کیا ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ سے مراد میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے گانا بجانا کیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ایک دن تشریف فرما ہیں ایک بندہ چلتے چلتے آ گیا اور کہنے لگا جناب میں آپ سے مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں فرمایا بات کرو کیا مسئلہ پوچھنا چاہتے ہو؟

کہتا ہے جناب میرا روزگار تھوڑا تنگ پڑ گیا ہے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں مل رہا اگر آپ مجھے اجازت دو، میرے گھر میں دو لونڈیاں رہتی ہیں اُن کی آواز بڑی پیاری اور خوبصورت ہے اُن کو سُر لگانے کا بڑا طریقہ آتا ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں میں انھیں ڈھولک خرید کر لے دیتا ہوں طبلہ سُرنگی کا انتظام کر دیتا ہوں وہ بازار جایا کریں گی اور گانا گایا کریں گی جو کمائی لے کر آئیں گی ان سے میرے بچوں کا پیٹ بھی بھر جائے گا میرا پیٹ بھی بھر جائے گا میرے گھر کا روزگار چل جائے گا آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہتے ہو؟

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ سُرخ ہو گیا غصہ آ گیا فرمایا جاؤ ظالم چلے جاؤ نکل جاؤ میری مجلس میں سے تم مجھ سے گناہ کی اجازت مانگنے آ گئے ہو تم مجھ سے غلط کام کی اجازت لینے آ گئے ہو اگر مجھ سے مسئلہ پوچھنے کے لیے آئے ہو اگر مجھ سے تم کوئی فتویٰ لینے کے لیے

آئے ہو پھر میرا فتویٰ قیامت کی دیواروں تک نوٹ کر کے لے جاؤ اگر آج کے بعد ان لونڈیوں کی لائی ہوئی کمائی تم گھر میں لا کر کھانا شروع کردو گے۔ اللہ اکبر اللہ

وہ تمھارے پیٹ میں جانے والی خوراک نہیں ہوگی بلکہ جہنم کی آگ تمھارے پیٹ میں جائے گی تمھارے پیٹ میں بھی حرام جائے گا تمھارے بیٹوں کے پیٹ میں بھی حرام جائے گا۔ اللہ اکبر اللہ

پتہ چلا آئمہ کرام جو ہیں وہ گانے بجانے کی کمائی کو حرام قرار دیتے ہیں گانے کے کاروبار کو حرام قرار دیتے ہیں اللہ کے قرآن نے وضاحت سے بیان فرمایا:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

فرمایا جو لوگ گانے کی کیسٹیں خریدتے ہیں جو لوگ گانوں کا کاروبار کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کو یہ لوگ اچھے نہیں لگتے کائنات کا رب ان سے پیار نہیں کرتا پتہ چلا گانوں کا کاروبار کرنا بھی حرام ہے گانوں کی کمائی بھی حرام ہے گانا سننا بھی حرام ہے۔ گانا خریدنا بھی حرام ہے۔ اللہ اکبر اللہ

توجہ کرتے جانا گانا کا ایجاد کس بندے نے کیا سب سے پہلے گانا کہاں سے چلا کیسے ایجاد ہوا میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ۔

حضرات محترم! میرے نبی ﷺ نے اللہ کی توحید کا اعلان کیا میرے آقا ﷺ نے لوگوں کو قرآن سنایا مکہ کے کافروں نے جب قرآن کی آوازیں سنیں تو کہنے لگے کوئی ایسا کام کرنا چاہئے جو لوگ محمد ﷺ کا قرآن پاک سنتے ہیں وہ قرآن پاک چھوڑ کر ہماری مجلسوں میں آنا شروع کردیں نضر بن حارث نامی شخص شام کے علاقے میں گیا وہاں سے گانے والی عورتیں لے کر آیا مجرا کرنے والی عورتیں لے کر آیا اور ان عورتوں نے گانا بجانا شروع کردیا، پورے مکہ میں منادی کردی ہے مکہ والو رات کو میرے ڈیرے پر گانے کا انتظام ہوگا میرے ڈیرے پر رات کو مجرے کا اہتمام ہوا کرے گا جو دیکھنا چاہے آ کر فری دیکھ سکتا ہے گانے بجانے میں شرکت کرسکتا ہے پتہ چلا گانا بجانے کا سب سے پہلے اہتمام کرنے والا بھی کافر

ہے گانے بھی ایجاد کرنے والا اور سب سے پہلے یہ طریقہ ایجاد کرنے والا اور میرے نبی ﷺ کی مخالفت کرنے والا میرے آقا ﷺ کی حدیث کا انکار کرنے والا اللہ اکبر اللہ میں کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتا۔ میں کسی کا گریبان نہیں جھنجھوڑنا چاہتا لیکن مسئلے کے تحت بات کر رہا ہوں آج بھی جو بندہ گانوں سے پیار کرتا ہے آج بھی جو بندہ موسیقی کو روح کی غذا سمجھتا ہے آج بھی جو بندہ گانوں کا کاروبار کرتا ہے میں زبان سے کہوں تمھیں برا لگے گا وہ خود ہی سمجھ لے کہ وہ کس کے طریقے پر عمل کر رہا ہے وہ خود ہی غور کر لے کہ وہ کس کے طریقے پر چل رہا ہے۔

نہیں سمجھ آئی میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ، میرے آقا ﷺ کی بیوی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فرمایا: کائنات والو میرا مؤقف نوٹ کرو، میرا مؤقف موسیقی کے بارے میں کیا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((مَنْ مَاتَ وَعِنْدَهُ جَارِيَهُ مُغَنِّيَةٌ))

فرمایا جو بندہ مر گیا اس حالت میں دنیا چھوڑ کر گیا اگر اس کے گھر میں گانا گانے والی عورتیں موجود ہیں یہ پرانے دور کی بات ہے تب لوگوں نے گانا گانے والی اپنے گھروں میں رکھی ہوتی تھیں اب تو جدید دور آ گیا نیا دور آ گیا گانے والی امریکہ میں بیٹھ کر گا رہی ہوتی ہے سٹیلائٹ کے ذریعے اس کا گانا تمھارے گھر تمھارے بیڈ روم میں پہنچایا جا رہا ہے ناچنے والا گانے والا ہندوستان میں بیٹھ کر گا رہا ہوتا ہے لیکن اس کی آواز کو میڈیا کے ذریعے یہاں تک براہ راست پہنچایا جا رہا ہے تمھارے گھر میں گانوں والی ریکارڈنگ موجود ہے اب اس بات کا ترجمہ ایسے کرنا پڑے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو بندہ اس حالت میں مر گیا کہ اس اس کے گھر میں گانوں والی کیسٹیں موجود ہیں اس کے گھر میں گانوں والی سی ڈی موجود ہے اس کے گھر میں کیبل کا کنکشن جس میں گانے بجانے کا اہتمام ہے موجود ہے اس حالت میں اگر مر گیا بغیر توبہ کے دنیا چھوڑ کر چلا گیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اُس بندے کا جنازہ پڑھانے کی

ضرورت ہی نہیں۔

فرمایا اُس بندے کا جنازہ کروانے کی ضرورت ہی نہیں اُس بندے کو ویسے ہی دفن کر دیا جائے جو بندہ اس حالت میں مرا کہ اس کے گھر میں گانے والی کیسٹیں اور گانا بجانے کا پروگرام موجود ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں سنو کائنات والو دنیا والو فرمایا دو آوازیں دنیا میں بھی لعنتی آوازیں آخرت میں بھی لعنتی آوازیں ہیں کیا معنی، یہ دونوں آوازیں لگانے والے پر کائنات کے رب کی لعنتیں دنیا میں بھی برستی ہیں آخرت میں بھی برسیں گی کون کون سی؟ فرمایا سب سے پہلی آواز جب عورتیں میت پر بین ڈال کر روتی ہیں یہ آواز دنیا میں بھی لعنتی آواز اور آخرت میں بھی، دوسرے نمبر پر فرمایا کسی خوشی کے موقع پر گانے بجانے کا اہتمام گانے کی آواز دنیا میں بھی ملعون ہے کل قیامت والے دن بھی وہ آواز ملعون ہوگی۔ **اللہ اکبر اللہ**

میرے نبی ﷺ کی حدیث گانے بجانے کی آواز کو ملعون قرار دے رہی ہے لعنتی قرار دے رہی ہے لیکن میں بطورِ چیلنج بات کروں گا ابھی کوئی بندہ مجلس سے اُٹھ کر چلا جائے تمھارے جام پور کے مرکزی چوک میں اس وقت بھی گانا چلتا ہوگا اس وقت بھی مجرے کا اہتمام ہوگا گانے والے بھی مسلمان چلانے والے بھی مسلمان، محفلیں کروانے والے بھی مسلمان، اگر پیار کی بات آئے تو نبی ﷺ پر قربان ہونے کی باتیں کرتے ہیں ایک طرف ختم نبوت کا نعرہ لگاتے ہیں دوسری طرف اسی چوک میں پوری رات انڈیا کی کنجری کا مجرہ چل جاتا ہے بتاؤ نا ذرا نبی پاک ﷺ سے اتنی دیر کا پیار اور مجرے کی کنجری سے کب سے پیار ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں فرمایا: ایسے لوگ جو گانوں کی کیسٹیں خریدتے ہیں آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے عذاب مہین تیار کیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کائنات والو ہر وہ گناہ جو

کائنات کا رب بیان کرے اور اس کے آخر میں عذاب کا ذکر کرے وہ گناہ کبیرہ گناہ ہوا کرتا ہے صغیرہ گناہ نہیں ہوا کرتا شروع میں اللہ تعالیٰ نے گانے بجانے کا ذکر کیا اور آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے عذاب کا ذکر کیا پتہ چلا صغیرہ گناہ نہیں، بلکہ موسیقی کبیرہ گناہ ہے عذاب مھین کسے کہا جاتا ہے کئی جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے عذاب عظیم کہا ہے بڑا عذاب، کئی جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے عذاب الیم کہا ہے دردناک عذاب۔

عذاب مھین کا کیا معنیٰ ہے میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا میرا پیغام اُس نوجوان کو پہنچا دو جو رات کے ایک ایک بجے تک ہوٹل کے پھٹوں پر بیٹھ کر اپنی جوانی کو داغ دار کر رہا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

پہلے پرانا دور تھا بندے نے جناب ناچ گانا دیکھنا ہوتا تو جا کر سینما میں دیکھتا ٹکٹ کٹوانی پڑتی تھوڑا سا نیا دور آ گیا تبدیلی آ گئی جدّت آ گئی سینما کا بورڈ پرانا ہو گیا کیبل کا دور آ گیا۔ اب سینما میں جانے کی ضرورت نہیں کنکشن تمھارے گھر میں آ جائے گا۔

اگر تمھارے گھر کے بارہ کمرے ہیں تو ہر کمرے میں مجرہ چل سکتا ہے اگر تمھارے گھر میں چھے کمرے ہیں تو ہر کمرے میں مجرہ چل سکتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اب جناب بیوی کا الگ کمرہ ہے اُدھر بیٹی کا کمرہ الگ ہے اُس کے کمرے میں بھی کنکشن ہے اُس کے کمرے میں بھی کنکشن ہے اُدھر بیوی کو بھی ریموٹ والا ٹی وی لے کر دیا ہے تا کہ اپنی عزت کا جنازہ نکالنے کے لیے اپنی غیرت کا جنازہ نکالنے کے لیے بیٹی کو اُٹھ کر ٹی وی کے پاس بھی نہ جانا پڑے یہی بیٹھ کر کبھی انڈیا کی بے غیرتی دیکھ لے کبھی امریکہ کی بے غیرتی دیکھ لے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اور پھر کیبل کا دور بھی پرانا ہو گیا پہلے مجرہ تمھارے بیڈ روم میں ہوتا تھا اب مجرہ تمھاری جیب میں موجود ہے اب مجرہ تمھاری پاکٹ میں موجود ہے یہ تمھاری جیب میں موبائل کی صورت میں گانا بھی موجود ہے کنجریوں کے ناچ بھی موجود ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

تمھارا جب دل کرے موبائل اون کرو یہ تمھیں مجرہ بھی دکھائے گا یہ تمھیں گانا بھی

سنائے گا یہ تمھیں فلمیں بھی دکھائے گا اور جب دیکھ دیکھ کر تھک جاؤ اس کو بند کر کے جیب میں ڈالو اور جیب سینے پر اور سینے میں دل ہے جس دل میں نبی ﷺ کی محبت ہونی چاہیے تھی آج اس دل پر ناز کر رہی ہے تو انڈیا کی کنجری ناز کر رہی ہے جس دل میں نبی ﷺ کی محبت ہونی چاہیے تھی آج اس دل پر گانا بیٹھ گیا جس سینے میں توحید کی شمع ہونی چاہیے تھی آج اس سینے پر آ کر گانا بیٹھ گیا۔ تمھارا سینہ کیسے روشن ہوسکتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

آیئے حضرات محترم میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں کائنات والو قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کی شکلیں بدل دے گا شکلیں تبدیل کر دی جائیں گی صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا محبوب ﷺ کیا وہ نمازیں نہیں پڑھتے ہوں گے؟ فرمایا: نمازیں پڑھتے ہوں گے، زکوٰۃ دیتے ہوں گے، حج کرتے ہوں گے لیکن اُن میں گناہ یہ ہوگا رات کو سوئیں گے تو گانا سنتے سنتے سوئیں گے نیند آئے گی تو موسیقی سنتے ہوئے آئے گی۔ پر کائنات کے رب کو ان کی یہ بات اتنی بری لگے گی آسمانوں کا رب صبح اٹھتے وقت ان کی شکلیں تبدیل کر دے گا۔

آیئے حضرات محترم سوچیے، غور کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید کی خوشی میں گانا بجانا کیوں؟

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ o﴾

(لقمان : ٦)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے، درود وسلام آقا کائنات سید الاولین و الآخرین امام اعظم امام کائنات امام المرسلین امام المجاہدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اطہر اعلیٰ و بالا کے لیے۔

حضرات ذی وقار آج کا دن انتہائی مقدس اور محترم دن ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ مومنو کے لیے روزہ داروں کے لیے ایمانداروں کے لیے آج کا دن خوشی کا دن ہے کیونکہ آج کے دن اللہ تعالیٰ نے روزہ داروں کے گناہوں کو بھی معاف کرنا ہے اور ایمانداروں کے گناہوں کو بھی معاف کرنا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص کرم نوازی سے قدرت کا یہ اتفاق ہے کہ جمعۃ المبارک کا بھی دن ہے عید الفطر کی اپنی فضیلت ہے اور جمعۃ المبارک کی اپنی فضیلت ہے۔

مجھے اور تمھیں اللہ کا شکر یہ ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے دو فضیلتوں والا دن ہمیں میسر فرمایا ہے میرے اور تمھارے نصیب میں یہ دو فضیلتوں والا دن آیا ہے دعا کرو اللہ رب العزت پورا سال جو آرہا ہے اس سارے سال کی خیر اور برکتیں مجھے اور تمھیں عطا فرمائے۔ آمین

اور ہر قسم کی آفت، آزمائش، بیماری اور مشکل سے اللہ رب العزت مجھے اور تمھیں تمام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ آمین

بعض باتیں بعض گناہ ایسے ہیں، ہمارے معاشرے میں زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ گناہ نہیں سمجھے جاتے، وہ گناہ ہی ہیں لیکن چونکہ ہمارے معاشرے میں وہ عام اتنے زیادہ ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے ان کو ہم نے گناہ سمجھنا ہی چھوڑ دیا ہے اُن میں سے کچھ باتوں کا ذکر میں عید کے خطبہ میں کر چکا ہوں اور کچھ چیزیں باقی ہیں جن کا ذکر اب تمھارے سامنے کیا جائے گا ان گناہوں میں سے ایک گناہ نماز نہ پڑھنا بے نماز ہونا ہے ہمارے معاشرے میں کوئی اتنا بڑا جرم یا اتنا بڑا گناہ یا کوئی اتنا بڑا عیب نہیں سمجھا جاتا ہے۔

دوسرے نمبر نبی پاک ﷺ کی سنت یعنی داڑھی والا حکم اس کا قتل کرنا سنت کو منڈوانا یا کٹوانا کیونکہ ہمارے معاشرے میں ہر دوسرا تیسرا فرد اس بیماری میں مبتلا ہے اس لیے اسے بھی گناہ نہیں سمجھا جاتا اور تیسرا گناہ جو آج میں خصوصاً انتہائی اختصار سے تمھارے سامنے ذکر کرنا چاہوں گا کیونکہ آج کی گفتگو اس لائق ہے کہ اختصار کیا جائے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس دن عید اور جمعہ اکٹھا ہو جائے اس دن مسلمانوں کو اختیار ہے کہ جمعہ پڑھ لیں پھر بھی ٹھیک ہے نا بھی پڑھیں تو بھی ٹھیک ہے لیکن اس کے باوجود میں الحمدللہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہم جمعہ پڑھیں گے تم ماشاء اللہ پھر بھی کثیر تعداد میں آ گئے ہو۔ اللہ رب العزت تمھارا آنا بیٹھنا اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین

میں انتہائی اختصار سے صرف ایک گناہ جو تمھارے معاشرے میں عام ہے اور آج کے دن میں بڑا عام ہے عید کی مناسبت سے میں اسے ذکر کرنا چاہتا ہوں آج تو یہ گناہ ہر پان والی دکان کے سامنے ہوتا ہوا نظر آئے گا ہر ہوٹل کے سامنے جناب اسپیشل انتظامات کیے گئے ہیں۔

ڈیک لا کر رکھے گئے ہیں ساؤنڈ بک کروائے گئے ہیں بڑے بڑے اسپیکر لگائے گئے ہیں تاکہ عید والے دن سارا دن گانا چلے عید کا سارا دن میوزک چلے مجرے چلے تاکہ بے

غیرتی عام ہو جائے حالانکہ یہ کتنا مقدس دن ہے۔

وہ دن کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے ہمیں روزوں کا اجر دینا ہے اور ہم اور گناہ کر رہے ہیں ہم اتنے زیادہ گناہ کر رہے ہیں کہ اس گناہ سے کوئی انسان بچ ہی نہیں سکتا یعنی گانا بجانا معاشرے میں اتنا عام ہو چکا ہے اتنا عام ہو چکا ہے کہ یہاں سے کوئی بندہ اُٹھ کر ایک کلومیٹر سفر کرے اس ایک کلومیٹر میں بھی کوئی بندہ اپنے کانوں کو گانوں سے نہیں بچا سکتا یعنی ہمارے معاشرے میں یہ بیماری اتنی اور یہ گناہ عام ہو چکا ہے۔

جبکہ یہ اتنا بڑا گناہ ہے۔

میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ میرے نبی ﷺ کے سینہ پاک پر نازل ہونے والا اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

اللہ اکبر اللہ......

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَ مِنَ النَّاسِ﴾ لوگوں میں سے بعض لوگ سارے نہیں، لوگوں میں سے بعض اس طرح کے بدبخت ہیں انساوں میں سے بعض انسان ایسے بدنصیب ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے ہیں ﴿يَشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ وہ ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ خریدتے ہیں ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ خود خرید کر لاتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو! مجھے اللہ کی قسم ہے ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ سے مراد گناہ ہے اور گناہ سے مراد گانا بجانا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ سے مراد گانا بجانا ہے۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ سے مراد گانا بجانا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں ذرا حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا آ کر عرض

کرتا ہے جناب میں بڑا غریب ہوں میرا ذریعہ معاش کوئی نہیں میرے پاس کاروبار کا کوئی ذریعہ نہیں میں دن بدن مالی حالات میں بڑا کمزور ہوتا جا رہا ہوں میں دن بدن بڑا پریشان ہوتا جا رہا ہوں البتہ میرے گھر میں ایک لونڈی ہے اس کی آواز بڑی خوبصورت ہے لیکن جاہلیت کے بڑے بڑے اشعار یاد ہیں۔ **اللہ اکبر اللہ**

میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مسئلہ پوچھنے کے لیے آیا ہوں اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے اجازت دیں تو میں اُسے گانے والے کام پر لگادوں وہ گایا کرے اور کما کر لائے تاکہ میرا پیٹ بھی بھر جائے اور میرے گھر کا سرکٹ بھی چل جائے۔ **اللہ اکبر اللہ**

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ لال ہوگیا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کام حرام والے کرتے ہو اور فتویٰ مجھ سے پوچھنے آتے ہو کام اللہ کی بغاوت والے کرتے ہو فتویٰ مجھ سے آ کر لیتے ہو۔ کام زنا والا کرتے ہو فتویٰ مجھ سے آ کر لیتے ہو چلو تم آ گئے ہو تو میں تمھیں فتویٰ دے کر بھیجوں گا مسئلہ بتا کر بھیجوں گا تمھارے دماغ میں مسئلہ اتار کر بھیجوں گا۔

بات یاد کرلو امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جاؤ میرا فتویٰ نوٹ کر کے لے جاؤ اگر تم نے اس عورت کو اس کام پر لگا دیا اور وہ عورت کما کر گھر لانے لگ پڑی آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کما کر لے کر آئے گی وہ سارا حرام ہوگا تم کھاؤ گے تو حرام کھاؤ گے بلکہ آپ نے اس طرح فرمایا جو کچھ لے کر آئے گی اگر وہ لقمہ تمھارے پیٹ میں جائے گا تو وہ لقمہ نہیں ہوگا بلکہ وہ جہنم کا انگارہ ہوگا وہ جہنم کی آگ ہوگی۔ **اللہ اکبر اللہ**

حضرات ذی وقار ہمارے اسلاف کی زندگی کیا ہے؟ گانے سے نفرت کرنا، ہمارے اسلام کا وصف کیا ہے؟ میوزک سے نفرت کرنا۔ ہمارے بڑوں کی صفت کیا ہے؟ گانے بجانے سے نفرت کرنا۔

آج تمھارے ہر چوک میں عید والے دن گانا چل رہا ہے ہر دکان پر گانا چل رہا ہے ہر بازار میں گانا چل رہا ہے اسپیشل انتظامات کیے گئے ہیں میں عید پڑھا کر جب گیا، قاری صاحب کے گھر میں تو راستے میں ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں، چار نہیں، پتہ نہیں کتنے پوائنٹ

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں جہاں اسپیشل ساؤنڈ بک کر کے لگایا گیا ہے اور جناب گانا چل رہا ہے با آواز بلند گانا چل رہا ہے لوگو یہ تو رب سے اجر لینے کا دن تھا ہم گناہ کیوں کما رہے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا ذرا! خالق کائنات کا قرآن بیان کر رہا ہے فرمایا:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾

فرمایا لوگوں میں سے بعض لوگ اس طرح کے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ جو ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ خریدتے ہیں ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ کا معنی میں تمھیں بتا چکا ہوں اور اپنے پاس سے نہیں بتایا نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی زبان میں سے بتایا ہے۔

پر اب میں معنی اس طرح کرنے لگا ہوں فرمایا:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ﴾ لوگوں میں بعض لوگ اس طرح کے ہیں ﴿يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ عید والے دن اپنی جیب سے پیسے لگا کر اپنی بیٹھک میں گانے کا اہتمام کر رہے ہیں لوگوں میں سے بعض لوگ اس طرح کے ہیں عید کے دن اپنی جیب سے پیسے خرچ کر کے ساؤنڈ بک کروا کر اپنی دکانوں کے باہر گانوں کا اہتمام کر رہے ہیں۔

لوگوں میں سے بعض لوگ اس طرح کے ہیں جو اپنی جیب میں سے پیسے خرچ کر کے اپنی گاڑی میں پٹرول ڈلوا کر اپنے دوستوں سے کہتے ہیں آؤ ہم لاہور چلیں لاہور میوزک کا بہت زبردست انتظام ہے لاہور بہت زبردست ڈرامے کا اہتمام ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾

فرمایا لوگوں میں سے بعض لوگ اس طرح کے ہیں جو جناب پیسے خرچ کر کے اپنے گھر میں کیبل کا کنکشن لگواتے ہیں لوگوں میں سے بعض اس طرح کے ہیں جو اپنی جیب سے پیسے خرچ کر کے اپنے مکان کی چھت پر لعنت کا چھابا ڈش انٹینا لگواتے ہیں لوگوں میں سے بعض لوگ اس طرح کے ہیں جو اپنے موبائل کے میموری کارڈ میں گانے ریکارڈ کروا رہے ہیں پیسے دے کر فلمیں ریکارڈ کروا رہے ہیں پیسے دے کر گندے ڈانس ریکارڈ کروا رہے ہیں پیسے دے

کر جناب بے حیائی بھروا رہے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

یہ دن کونسا ہے؟ جس دن رب نے معافیوں کا اعلان کرنا ہے وہ دن جس دن رب کے آگے ہاتھ پھیلا کر شکریہ ادا کرنا ہے ایک دن وہ ہے جس دن اللہ سے مانگنا ہے آج رب کی رحمت جوش میں آتی ہے تو مانگنے کا ٹائم گانوں میں ضائع کر رہے ہو آج تو اللہ تعالیٰ کی ذات نے روزوں کا اجر دینا ہے اور تم گانے سن رہے ہو آ جاؤ گانوں سے توبہ کرلو آ جاؤ گانوں کو پرے پھینک دو آ جاؤ اللہ کے در پر آ جاؤ ہاتھ پھیلا دو اور مالک سے ایسے کہہ دو،

الحی القیوم مولا سب کا حاجت روا ہے
میں مانگتا ہوں تیرے در کا
تو میرا بادشاہ ہے

موضوع کڑوا ہے ساتھ ساتھ تھوڑا تھوڑا میٹھا لگاتا جاؤں تم کہو کہ عید والے دن اتنی کڑوی تقریر اسی لیے میں ساتھ ساتھ سویٹ ڈش بھی دے رہا ہوں۔ اللہ اکبر اللہ

دامن میرا ہے خالی میں ہوں تیرا سوالی
بیٹھا ہوں تیرے در پہ بھر دے تو جھولی خالی
جاؤں کہاں میں مولا، اک تیرا آسرا ہے

اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا اللہ کا قرآن بیان کر رہا ہے فرمایا:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾

فرمایا لوگوں میں سے بعض لوگ اس طرح کے ہیں جو گانے والی کیسٹیں خرید کر اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ زاکیہ مطہرہ حافظہ عاملہ قاریہ محدثہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کائنات کے لوگوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((مَنْ مَاتَ وَعِنْدَهٗ جَارِيَهٗ مُغَنِّيَةٌ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو بندہ اس حالت میں مرا کہ اس بندے کے گھر میں گانا گانے والی عورت موجود ہے یہ پرانے وقت کی بات ہے تب جناب گانوں کا شوق رکھنے والے بدبخت لوگ پیسے بھر کر گانے والی عورتیں گھر میں لایا کرتے تھے جس طرح نضر بن حارث کے متعلق آتا ہے یہاں جناب

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ﴾

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے نضر بن حارث نامی آدمی اور ایک دو کافر ساتھ مل گئے انھوں نے مل کر دل میں سوچا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے ہیں تو لوگ دیوانے ہوتے جا رہے ہیں لوگو یہ برکتوں پر برکتیں رب کے قرآن کی ہیں قرآن جہاں پڑھا جائے وہاں رحمتیں برستی ہیں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے ہیں لوگ آکر قرآن سننے لگ جاتے ہیں انھوں نے جناب پیسے بھر کر گانے والی عورتیں خرید کر لے آئے، کس لیے؟ کہ لوگ قرآن کی محفل پر جمع نہ ہوں بلکہ گانوں کی محفل پر آکر جمع ہو جائیں۔ انھوں نے پورے علاقے میں اعلان کروا دیا کہ رات کو پروگرام چلے گا گانا چلے گا۔ اللہ اکبر اللہ

آجانا گانوں پر آجانا، پتہ چلا گانے کی سب سے پہلی محفل کس کے مقابلے میں کروائی گئی سب سے پہلے گانے کی محفل قرآن کے مقابلے میں کروائی گئی ہے سب سے پہلے گانے کا شوکب کروا گیا۔

رب کے قرآن کے مقابلے میں کروایا گیا میں ایک بات کہوں غصہ نہ کرنا میں ایک بات کہوں تم ماتھے پر تیور نہ لانا۔ بلکہ اپنے گریبان میں نظر ڈال کر سوچنا، آج جو قرآن کی محفل سجائے گا وہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہوگا۔ آج جو گانے کی محفل سجائے گا مکہ کے کافروں کے ساتھ ہوگا کیونکہ سب سے پہلے گانے کا اہتمام کرنے والے وہی تھے۔ اللہ اکبر اللہ

پرانے وقتوں میں گانے بجانے والی عورتیں لائی جاتیں وہ آکر گانا گایا کرتیں سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا اس لیے فرماتی ہیں فرمایا کائنات کے لوگوں ((مَنْ مَاتَ وَعِنْدَهُ جَارِيَهُ مُغَنِّيَةٌ)) فرمایا جس کے پاس گانا گانے والی عورت ہے آج کے حالات کے مطابق ترجمہ اس طرح کرنا پڑے گا، جو بندہ اس حالت میں مرا کہ اس کی جیب میں موبائل میں گانا بجانا موجود ہے اس کے دماغ میں بڑے گانے اور بڑی فلمیں یاد ہیں گھر میں جناب گانے کا اہتمام اور سب کچھ چل رہا ہے فرمایا اگر اس طرح کا بندہ مر جائے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کا نماز جنازہ پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں اس کا نماز جنازہ نہ پڑھو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

کتنا بُرا کام ہے گانے کا اہتمام کرنا اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے: لوگو! گانا نہ سنا کرو رب کا قرآن سنا کرو گانا نہ سنا کرو رب کے قرآن کا اہتمام کیا کرو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

آج بندے بھلا کیا کہتے ہیں اس طرح بندہ بازار میں جا رہا ہے سامنے دکان آ گئی چوہدری صاحب کی دکان میں داخل ہوئے کیا دیکھا سامنے گانا چل رہا تھا اور فلم لگی ہے حاجی صاحب یہ کیا لگایا ہے۔ آگے سے کہتا ہے میں نے کہا چلو فارغ بیٹھے تھے کسی کام پر لگ جاتے ہیں فارغ بیٹھنے سے چلو کام پر لگ جاتے ہیں اوئے پاگل جب فارغ بیٹھے ہو تو کام پر لگنا ہے تو رب کا ذکر کیوں نہیں کرتے فارغ بیٹھے ہو مصروف ہونا ہے تو رب کا ذکر کرو زبان سے اللّٰہ اکبر پڑھو آج کا دن تکبیروں کا دن ہے۔

الـلـه اكبر الله اكبر لا اله الا اللّٰه والـلـه اكبر، الله اكبر ولله الحمد۔ الله اكبر كبيرا والحمدلله كثيرا و سبحان الله بكرة و اصيلا۔

مصروف ہونا چاہتے ہو تو رب کا ذکر کرو، نا بیزی ہونا چاہتے ہو تو رب کا ذکر کرو، نا مصروف ہونا چاہتے ہو تو رب کا ذکر کرو، نا

ذکر اللہ دا بڑا نرالا
ٹٹے دلاں نوں جوڑن والا
تو ذکر دے موتی رول بندیا

اللہ ہی اللہ بول بندیا

اللہ اکبر اللہ

فرمایا:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

اللہ تعالیٰ کا قرآن کیا بیان کرتا ہے فرمایا گانا خریدتے ہیں گانا سنتے ہیں، کیوں سنتے ہیں مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ رب کے قرآن نے کتنے پتے کی بات کی ہے فرمایا گانے کا مقصد کیا ہے ﴿لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ فرمایا اللہ کے راستے سے دور کرنا، نبی ﷺ کی سنت سے دور کرنا۔

نبی ﷺ کی سنت سے دور کرنا قرآن سے دور کرنا نبی ﷺ کی حدیث سے دور کرنا نماز سے دور کرنا ﴿لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ گانا گانے والا ربِ کائنات سے دور ہو جاتا ہے گانا سننے والا نماز سے دور ہو جاتا ہے گانے سے پیار کرنے والا اللہ کا قرب حاصل نہیں کرسکتا اللہ کا جو راستہ صراط مستقیم ہے وہ اس راستے پر نہیں چل سکتا جو گانے سے پیار کرتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں۔ مسلم کی روایت ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((الغناء ينبت النفاق))

فرمایا کائنات کے لوگ گانا بندے کے دل میں نفاق پیدا کرتا ہے گانا بندے کے دل میں منافقت پیدا کر دیتا ہے دل کچھ کہتا ہے آنکھیں کچھ کہتی ہیں دل میں بدبخت بد ارادہ لے کر پھرتا ہے اور آنکھیں کچھ کہتی ہیں۔

بہرحال بندے کو بے حیائی کی طرف لے کر جاتا ہے گانا بندے کو بدکاری کی طرف لے کر جاتا ہے اور گانا بندے کو زنا کی طرف لے کر جاتا ہے گانا بندے کو زنا کے قریب کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً وَ سَآءَ سَبِیْلًا ○﴾

(بنی اسرائیل: ۳۲)

کائنات کے لوگو زنا کے قریب بھی نہ جانا کیا معنی جو چیزیں تمھیں زنا کی طرف لے کر جاتی ہیں اُن کے نزدیک نہ جانا اور بندے کو زنا کی طرف لے کر جانے والی سب سے بڑی چیز گانا ہے اس لیے گانے سے بچو کیونکہ گانا زنا کا راستہ ہے گانا بے حیائی کا راستہ ہے گانا بدکاری کا راستہ ہے۔

﴿لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾

آگے کیا فرمایا:

﴿بِغَیْرِ عِلْمٍ﴾

ایک ایک جملہ رب کے قرآن کا سونے کے پانی سے لکھنے والا ہے فرمایا:

﴿بِغَیْرِ عِلْمٍ﴾

گانا گانے والے جتنے ہیں وہ بے وقوف ہیں گانا گانے والا اور گانے سے پیار کرنے والا کوئی بندہ عالم نہیں کوئی بندہ علم والا نہیں سارے ہی جاہل ہیں سارے ہی عقل سے فارغ ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

قرآن پاک نے کیا فرمایا ہے یہ جو گانا گانے والے گانا سننے والے گانے سے پیار کرنے والے یہ جناب عقل سے فارغ علم سے فارغ ہیں علم والی بات کوئی نہیں، اپنے دل کی خواہشیں دماغ کے اوٹ پٹانگ کو گانا بنا کر قوم کو لالچ لگانا اور سب سے بڑی بات ہے جھوٹ کہتے ہیں اتنا بڑا جھوٹ تین گھنٹے کا جھوٹ چار گھنٹے کا جھوٹ، قوم بیٹھی ہے کئی بندے فلمیں دیکھی جا رہے ہیں ایسے بیٹھے ہیں اتنی توجہ سے پتہ نہیں کیا ہے، کیا ہے؟ جھوٹ ہے ساتھ انھوں نے لکھا بھی ہوتا ہے ڈرامہ ہے کیا ہے؟ ڈرامہ ہے ڈرامے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔

ڈرامہ، ڈرامہ ہوتا ہے ڈرامہ ہے یعنی سارا ہی جھوٹ ہے کیسی بات ہے اتنا قوم کو پاگل بنا رہا ہے۔ بندے پھر بھی بیٹھے ہیں ڈرامے اور جھوٹ پر بیٹھے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اللہ اکبر اللہ

میرے استاد محترم مولانا محی الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو ماں بنی بیٹھی ہے وہ ماں نہیں جو بہن بنی بیٹھی ہے وہ بہن نہیں جو بھائی بنا بیٹھا ہے وہ بھائی نہیں جو بیٹا بنا بیٹھا ہے وہ بیٹا نہیں سارا جھوٹ ہی جھوٹ ہے کتنے لوگ ہیں ان لوگوں کو میں جاہل نہ سمجھوں تو کیا سمجھوں جو جھوٹ پر چار گھنٹے ضائع کر دیتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا عید کا دن ہے عید خوشی سے منع نہیں کرتی خوشی کرو اپنے بچوں میں جاؤ، اپنے بچوں کا خیال کرو اپنے بچوں کی خواہشوں کا خیال کرو اپنے ماں باپ کے پاس جاؤ اپنے ماں باپ کی خواہشوں کا خیال کرو، اپنے یاروں اور دوستوں سے ملنے جاؤ، اپنے ماں باپ اور رشتے داروں سے ملنے جاؤ۔

خوشی سے کب شریعت منع کرتی ہے لیکن خوشی ہو گناہ نہ ہو خوشی ہو رب کا دل نہ دکھایا ہو۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں فرمایا:

﴿بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا﴾

یہ بڑی پیاری بات ہے، سمجھنے والی فرمایا:

﴿بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا﴾

مجبوری میں گانوں سے پیار کرنے والے جو لوگ ہیں اللہ کے دین کا مذاق اُڑا رہے ہیں رب کے قرآن کا مذاق اڑا رہے ہیں طبلوں اور سرنگوں میں رب کا نام لے رہے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

ڈانس میں رب کا نام استعمال کر رہے ہیں بدبخت شریعت کا مذاق اڑاتے ہیں اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے دین کا مذاق اڑاتے ہیں ظالم۔ اللہ اکبر اللہ

جب میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھایا کرتے تو وہ بھی مذاق اڑا رہا کرتے، طرح طرح کی باتیں زبان سے بکا کرتے۔ اللہ اکبر

آج بھی ذرا اندازہ لگا کر دیکھو، جو بندہ گانے سے زیادہ پیار کرتا ہے اُسے سمجھاؤ تو کہتا ہے کب سے صوفی بن بن گئے ہو کب سے بن گئے ہو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

دہشت گرد کب سے بن گئے ہو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

طرح طرح کی باتیں شریعت کا مذاق اڑاتے ہیں میرے نبی ﷺ کی پاک سنتوں کا مذاق مسلم اڑاتے ہیں جو بندہ دین کا مذاق اڑاتا ہے اللہ کو وہ بندہ پسند نہیں لگتا۔

حضرات ذی وقار! یہ بات مسلم ہے نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں ذاتی انتقام کبھی نہیں کیا ہاں جب دین میں کسی نے کوئی کوتاہی کی یا دین میں کسی نے کوئی دغا بازی کی یا کسی نے دین کا مذاق اڑایا ہے تو میرے نبی ﷺ نے فوراً اس کے لیے بددعا کی ہے۔

صحیح حدیث میں یہ بات آتی ہے میرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جا رہے ہیں ایک بندہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا ہے آقا ﷺ فرماتے ہیں اللہ کے بندے اگر کھانا ہے تو دائیں ہاتھ سے کھاؤ، ایک تو تمھیں ثواب ملے گا دوسرا اللہ کے حکم پر عمل ہو جائے گا۔ حالانکہ وہ ہاتھ اُس کا ٹھیک ہے کھانا کھا سکتا ہے لیکن اُس ظالم نے میرے نبی ﷺ کی بات کا مذاق اڑایا، کہتا جی میں دائیں ہاتھ سے کھانے کی طاقت ہی نہیں رکھتا۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں اللہ کرے تو طاقت رکھے ہی نا۔

حدیث پاک میں آتا ہے اُس دن کے بعد اس مرد کا ہاتھ ختم ہو گیا وہ دوبارہ اپنا ہاتھ نہیں اُٹھا سکا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

کیوں کس لیے؟ کیونکہ اس نے دین کا مذاق اُڑایا۔ دین کے معاملے میں میرے نبی ﷺ نے کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی، شریعت کے معاملے میں میرے نبی ﷺ نے کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی، ہاں میرے نبی ﷺ کی ذات پاک پر حرف آیا تو نبی پاک ﷺ نے کئی بار درگزر فرمایا ہے ایک بندے نے نبی پاک ﷺ کے گلے میں چادر پھیری نبی پاک ﷺ نے معاف کر دیا۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے، نبی پاک ﷺ یعنی ذاتی انتقام جب بھی آیا ہے

میرے نبی ﷺ معاف فرماتے گئے ہیں لیکن جس نے شریعت کا مذاق اڑایا اسے کوئی معافی نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا﴾

کائنات کے لوگو گانا بجانا دین کا مذاق ہے گانا بجانا شریعت کا مذاق ہے گانا بجانا رب کے قرآن کا مذاق ہے آؤ اللہ کے قرآن کا مذاق نہ اڑاؤ میرے نبی ﷺ پر نازل کردہ دین کا مذاق نہ اڑاؤ۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

﴿وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا﴾

آگے فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ٥﴾

فرمایا سنو کائنات کے لوگو دنیا والو! جو بندے گانوں سے پیار کرتے کرتے دنیا سے جائیں گے اُن پر عذاب مہین ہوگا ایک عذاب الیم ہے جس کا معنی دردناک عذاب ہے ایک عذاب عظیم ہے جس کا معنی بہت بڑا عذاب ہے ایک عذاب مھین ہے عذاب مھین کا معنی رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ابن کثیر میں فرماتے ہیں جو بندہ گانے سنتا بغیر توبہ کے جائے گا کل قیامت والے دن اس بندے پر میدانِ محشر میں بار بار مرگی کا دورہ پڑے گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ لوگوں کو پتہ چلے گا کہ یہ وہ بدبخت ہے جو گانے سے پیار کرنے والا ہے جو گانے سے محبت کرنے والا ہے میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم گانوں سے نفرت کیا کرتے تھے گانا یاد کرنا اپنا پیٹ پیپ اور ریشے سے بھرنا خیال کیا کرتے تھے یعنی جس بندے نے گانے یاد کر لیے جناب گندے دوہڑے اور ماہیے یاد کر لیے اور سنے دوسرے لفظوں میں پیپ گند ریشہ پیٹ میں بھر لیا برابر ہے گانے یاد کر لیے تو بندے نے اپنے پیٹ میں پیپ اور ریشہ بھر لیا۔ اللہ میری توبہ لاکھ بار توبہ۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میرے اور تمھارے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے کس لیے بھیجا ہے تا کہ میں آلات موسیقی توڑ دوں تا کہ میں طبلہ اور سرنگی توڑ دوں باجا اور ڈھول ختم کر دوں۔ اللہ اکبر اللہ

دوسری روایت پر غور کرنا میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جامع ترمذی کی روایت ہے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ایک نشانی ہے قیامت کے نزدیک گانا بجانا اور آلات موسیقی عام ہو جائیں گے گانا بجانا عام ہو جائے گا۔ اللہ اکبر اللہ

کوئی عام ہونے کی کسر رہ گئی ہے؟ کوئی عام ہونے کی بات رہ گئی ہے؟ گانا بجانا اتنا عام ہے درزی کہتا ہے مشین نہیں جلتی اگر گانا نہ چلتا ہو ٹریکٹر ڈرائیور کہتا ہے گانا نہ چلے تو کام نہیں ہوتا گانا آہستہ چلے تو بھی کام نہیں چلتا ٹرک ڈرائیور کہتا ہے گانا نہ چلتا ہو تو سفر نہیں گزرتا۔

او یاروں! بات کیا کرنی ہے سائیکل پر امرود بیچنے والا شام کو ڈیڑھ سو دو سو کمانے والا وہ بھی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو گانا لگا کر نکلتا ہے اور جناب لوگوں کو سنا کر نکلتا ہے۔
اللہ اکبر اللہ

اس گھر کے ماحول کو بور ماحول کہا جاتا ہے۔ جس گھر میں گانا نہ ہو اس شادی کے ماحول کو بور ماحول کہا جاتا ہے جس شادی میں گانا بجانا نہ ہو۔ اللہ اکبر اللہ

کتنا بڑا ظلم ہے کتنی بڑی زیادتی ہے۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! میرے اور تمھارے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں سنو کائنات کے لوگو دنیا والو! قیامت کے نزدیک گانا بجانا آلات موسیقی طبلہ اور سرنگی بہت زیادہ ہو جائیں گے گانا گانے والی عام ہو جائیں گی گانا جناب بھرنے والے ریکارڈ کرنے والے اور دینے والے عام ہو جائیں گے۔
اللہ اکبر اللہ

میری توبہ لاکھ بار توبہ آج ذرا اپنے معاشرے میں نظر دوڑا کر دیکھو نا کس قدر گانا عام

ہو چکا ہے گانے کا کتنا اہتمام کیا جارہا ہے بلکہ میری مجلس میں نوجوان تشریف فرما ہیں اگر میرے نوجوان بھائی غصہ نہ کریں تو میں محبت سے کہوں گا گھر میں کھانے کو دال بھی نہ ملتی ہو لیکن جیب میں پندرہ ہزار کا موبائل رکھنا ہے جیب میں موبائل بیس ہزار کا رکھنا ہے جیب میں کارڈ آٹھ جی بی سولہ جی بی کا رکھنا ہے پھر کمپیوٹر والے کے پاس چلے جانا ہے اُسے کہنا ہے جی دوسو گانا فلاں کنجری کا بھر دو ڈیڑھ سو گانا فلاں کنجر کا ریکارڈ کر دو آخر میں دو چار نعتیں بھی بھر دینا ایک دو قرآن پاک کی سورتیں بھی بھر دینا اصل میں، میں نے کبھی قرآن تو سنا نہیں پڑھا تو نہیں نہ مجھے نعتوں کا اتنا شوق ہے یہ تو میں اس لیے بھروا رہا ہوں بڑا بھائی مولویوں کے ساتھ رہتا ہے جب گھر آتا ہے تو گانے دیکھ کر لڑنا شروع کر دیتا ہے۔

اب جب بھی وہ گھر آئے گا میں جلدی جلدی نعت چلا دوں گا میں جلدی جلدی قرآن کی تلاوت لگا دیا کروں گا وہ سمجھتا ہے شاید یہ نیک ہوگیا ہے۔ حالانکہ میں نیک نہیں ہوا میں تو اپنے بھائی کو چکر دے رہا ہوں اللہ کے بندے تم اپنے بھائی کو چکر نہیں دے رہے بلکہ تم تو اپنے ایمان کو چکر دے رہے ہو۔

کیا تم کہہ سکتے ہو کہ گانا پاک ہوتا ہے؟ کیا تم کہہ سکتے ہو کہ گانا سچ ہوتا ہے؟ کیا تم کہہ سکتے ہو کہ گانا حق ہوتا ہے؟ گانا جھوٹ ہے، گانا ناپاک ہے، گانا باطل ہے۔

میرے نبی ﷺ کی نعت پاک ہے، میرے نبی ﷺ کی ذات پاک ہے، میرے نبی ﷺ کی نعت حق ہے تم اچھے نبی ﷺ کے امتی ہو میرا نبی ﷺ تو حق اور باطل میں فرق کرنے کے لیے آیا، تم نے حق بھی اکٹھا کیا باطل بھی اکٹھا کیا پاک بھی اکٹھا کیا ناپاک بھی اکٹھا کر دیا سچ بھی اکٹھا کیا جھوٹ بھی اکٹھا کیا۔

ہائے مکھن اور گوبر بھی اکٹھا کر دیا سارا کچھ اکٹھا، حق بھی اکٹھا باطل بھی اکٹھا سارا کچھ اکٹھا کر دیا ہے اور میں معذرت سے ذکر کروں گا ایسے اسٹیج دکھا سکتا ہوں جس پر پہلے تلاوت ہوتی ہے پھر نعت ہوتی ہے پھر گانا چلتا ہے ایسے مواقع بھی دکھا سکتا ہوں جن موقعوں پر ڈھولک کی تھاپ پر نعت پڑھی جارہی ہے ایسے مواقع بھی دکھا سکتا ہوں جن موقعوں پر میرے

نبی ﷺ کی نعت پڑھی جا رہی ہے اور میوزک پر پڑھی جا رہی ہے ایسی جگہ بھی دکھا سکتا ہوں جہاں میرے مالک کا نام لیا جا رہا ہے تو ڈھولکی کی تھاپ پر لیا جا رہا ہے یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ شریعت کا مذاق نہیں تو اور کیا ہے؟

میرے بھائیو! آؤ اپنی اپنی اصلاح کیجیے عید کا دن تو معافی کا دن ہے آج کا دن رب کو راضی کرنے کا دن ہے اللہ تعالیٰ سے انعام لینے کا دن ہے ہم کس طرف چل پڑے ہیں اور خصوصاً عید والے دن اس کام کا زیادہ اہتمام ہوتا ہے، تم دیکھو گے اپنی آنکھوں سے عید والے دن گانوں کے پروگرام کا زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے۔

میرے بھائیو! آؤ اپنے آپ کو ان سب کاموں سے بچائیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرنے جانا گانا بجانا بڑی بُری مرض ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

گانا بجانا نہ میرے نبی ﷺ کو پسند ہے ایک حدیث میں یہاں تک آتا ہے ایک دن محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جا رہے ہیں اچانک بانسری کی آواز آپ علیہ السلام کے کانوں میں پڑی میرے نبی ﷺ نے اس طرح انگلیاں اپنے کانوں میں لے لیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

جب تک آواز ختم نہیں ہوئی تب تک نبی پاک ﷺ نے اپنے کانوں سے اُنگلیاں باہر نہیں نکالیں میرے نبی ﷺ اس قدر گانے سے نفرت کیا کرتے تھے آج کا گلوکار کہتا ہے کہ گانا تو روح کی غذا ہے بکواس کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے آج کا گلوکار کہتا ہے گانا سننے سے دل کو قرار پہنچتا ہے جھوٹ بولتا ہے بکواس کرتا ہے۔ دل کو قرار پہنچتا ہے رب کے ذکر سے دل کو قرار پہنچتا ہے رب کے قرآن سے۔

میرے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے یَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِالصَّلٰوۃِ، اذان کہو دل کو سکون پہنچا لیں اللہ کو یاد کرلیں دل کو قرار پہنچے اللہ کے ذکر سے دل کو قرار پہنچے رب کے قرآن کی تلاوت سے، اگر دل کو قرار دینا چاہتے ہو تو پھر قرآن پڑھو رب کے قرآن کی تلاوتیں کیا کرو فرمایا:

"اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾

﴿وَالضُّحٰى ○وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ○مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ○وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ○وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ○وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ○وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ○ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ○وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○﴾ (الضحٰی: 1-11)

قرآن پڑھو تمھارے دل کو قرار پہنچ جائے قرآن پڑھو تمھارے دل کو سکون پہنچ جائے، ہوتا کیا ہے گانا گانے والے جب مرنے لگتے ہیں نا پھر اخبار میں خبر آ جاتی ہے اب نیک ہوگئی ہے مولانا نیک ہوگیا ہے روزانہ سپارہ پڑھنے لگ پڑے اب ڈیڑھ سپارہ پڑھنے لگ پڑے اب دو سپارے پڑھنے لگ پڑے ساری زندگی بیان رہا ہے گانا روح کی غذا ہے اللہ تعالیٰ نے وہاں بلایا نکالو اپنے دل سے گانا روح کی غذا نہیں گانا، تمھارے دل کا قرار نہیں، دل کا قرار رب کا قرآن ہے دل کا قرار میرے نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

آؤ اللہ کے قرآن کی طرف آ جاؤ پھر جا کر بات یہاں ختم ہوگی کہ سکون رب کے قرآن میں ہے ڈھولوں میں سکون کہاں ملتا ہے ان گانے بجانوں میں سکون کہاں، اس طرح کی باتیں زبان سے نکال کر اپنے مالک کو ناراض مت کرو اپنی عوام کا بیڑا غرق مت کرو خالق کائنات سے پکا اور سچا پیار کرو آج عید والے دن اپنے آپ کو گناہوں سے بچاؤ۔

اللہ رب العزت کے مقرب بن جاؤ میری دعا ہے کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان اور تقویٰ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

﴿یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (الحشر : ۱۸)

چار دن کے ہیں یہ رنگ و گل
اور حقیقت میں خار ہے دنیا
ایک پل میں ادھر سے ہیں اور ادھر
چار دن کی بہار ہے دنیا
موت سے غافل نہ ہو اے بے خبر
رہے گا ایک ساتھ تو دنیا پر
موت تیری آنے والی آئے گی
جان تیری جانے والی جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
ایک دن تجھ پر خاک ڈالی جائے گی
پہلوانوں کو بھی بچھاڑہ موت نے
کھیل کتنوں کا بگاڑا موت نے
اور قبر میں میت اُترتی ہے ضرور
اور جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے، درود وسلام آقا کائنات سید الاولین و الآخرین امام اعظم امام کائنات امام المرسلین امام المجاہدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اطہر اعلیٰ و بالا کے لیے۔

حضرات ذی وقار! قرآن پاک کی جو آیت مبارکہ میں نے اس وقت تم دوستوں کے سامنے پڑھی ہے اللہ رب العزت نے اس آیت پاک میں تین چیزوں کا ذکر فرمایا ہے سب سے پہلی چیز ایمان، دوسری چیز تقویٰ اور تیسری چیز آخرت کا فکر۔

تینوں چیزیں بڑی اہم اور بہت فضیلت اور بہت مرتبے کی حامل ہیں بلکہ اگر میں یہ بات کہوں تو میری بات غلط نہیں ہوگی جس بندے کے پاس یہ تین چیزیں موجود ہوں ایمان تقویٰ اور آخرت کی فکر ہو جس بندے کے پاس یہ تین چیزیں موجود ہیں مجھے پیدا کرنے والے رب کی قسم ہے اُس بندے کو جنت میں جانے سے کوئی روک ہی نہیں سکتا وہ بندہ ضرور جنت میں جائے گا اس کے جنتی ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں جس بندے میں یہ تین چیزیں موجود ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ ان تین چیزوں کو اپنی زندگی میں بنانے کی اللہ مجھے اور تم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میں انتہائی اختصار سے ان تینوں چیزوں کی تھوڑی تھوڑی وضاحت تمھارے سامنے کرنا مناسب سمجھوں گا ترتیب وہی ہے جو ترتیب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رکھی ہے پہلے ایمان کا تذکرہ اللہ رب العزت نے فرمایا پھر تقویٰ کا اور پھر آخرت کا۔

میں بھی تمھارے سامنے اسی ترتیب سے پہلے ایمان کا ذکر کروں گا پھر تقویٰ کا اور پھر آخرت کی فکر کا، سب سے پہلی چیز ایمان، ایمان کے متعلق دو چیزوں کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

سب سے پہلی بات:

ایمان کا تعارف کہ ایمان کس چیز کا نام ہے وہ کون سی چیز ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ نے ایمان رکھا ہے سب سے پہلے تمھیں ایمان کا تعارف بتاؤں گا اور ایمان کے تعارف کے بعد

پھر تمھیں یہ بتاؤں گا کہ ایمان کی قیمت کیا ہے؟ ایمان کتنا قیمتی ہے؟ ایمان کی اہمیت کیا ہے؟ ان دو چیزوں پر غور کرنا، تا کہ میں اور تم ان دو چیزوں کو سمجھ کر صحیح معنوں میں اللہ مجھے اور تم سب کو مومن بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک ہوتا ہے مومن اور ایک ہوتا ہے منہ من، دونوں دیکھے ہیں یا نہیں دیکھے۔ مومن تو میں بتا دیتا ہوں کہ کس طرح کا ہوتا ہے اور منہ من تم خود ہی اردگرد دیکھ لو نظر آ ہی جائے گا اصل میں بات یہ ہے جو داڑھی ہے نا، یہ بڑی سمجھدار ہے اتنی سمجھدار ہے کہ یہ کبھی کسی عورت کے چہرے پر نہیں آئی یہ جب بھی آتی ہے مرد کے منہ پر آتی ہے کیوں؟ یہ مرد کے چہرے پر آ کر بتاتی ہے مرد کو کہ تم مرد ہو۔ کیونکہ عورتوں کی طرف اس نے جانا نہیں، اُس نے صرف مرد کو آنا ہے جب مرد کے چہرے پر آتی ہے تو اسے یہ بتاتی ہے کہ تم مرد ہو، یہ آگے سے کیا کرتا ہے یہ سیفٹی لے کر استرا لے کر اسے ختم کر کے اسے بتاتا ہے کہ تم بھول گئی ہو میں مرد نہیں، وہ کہتی ہے کہ تم مرد ہو۔

یہ کہتا ہے کہ نہیں میں مرد نہیں، یہ اتار کر پھینک دیتا ہے وہ دو چار دنوں بعد پھر آ جاتی ہے میں پہلے بھی آئی تھی اور تمھیں بتا کر گئی تھی کہ تم مرد ہو یہ کہتا ہے میں نے بھی تمھیں بتایا تھا کہ میں مرد نہیں یہ پھر اتار دیتا ہے وہ پھر آتی ہے یہ پھر اتار دیتا ہے وہ پھر آتی ہے یہ بار بار اتاری جاتا ہے یہ بار بار آئی جاتی ہے۔ یہ بار بار ہی بتانا چاہتا ہے کہ میں مرد نہیں وہ اسے بار بار بتانا چاہتی ہے کہ تم مرد ہو چلتے چلتے بڑی زندگی گزر جاتی ہے وہ زبان حال سے کہتی ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی عورتوں کی طرف میں جاتی نہیں عورتوں کی طرف میں نے جانا نہیں، میں نے مردوں کی طرف آنا ہے میں جب تمھاری طرف آتی ہوں تمھیں مرد سمجھ کر آتی ہوں تم عرصہ دراز سے میرا قتل کر کے ہر بار کہتے ہو کہ میں مرد نہیں میں مرد نہیں، میں مرد نہیں، عورتوں کی طرف میں نے نہیں جانا، تم مرد نہیں تو پھر تم کون ہو؟

کیا چیز ہو عورتوں کی طرف تو میں نے نہیں جانا مردوں کی طرف میں نے آنا ہے میں مرد سمجھ کر تمھاری طرف آتی ہوں اور تم کئی سالوں سے مجھے قتل کر کے بتانا چاہتے ہو کہ میں مرد

نہیں نہ تم مرد نہ تم عورت؟ تم کیا چیز ہو؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ مومن بننے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اور منہ من بننے سے اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ آمین ۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میرے خیال سے بات اب سمجھ میں آ گئی ہوگی مومن تو ان شاء اللہ میں نے تمھیں کر دینا ہے اور منہ من اب تمھیں نہیں بھولتا کبھی بھی، کہ بھئی منہ من کون ہوتا ہے، پتہ ہے نا کہ کون ہوتا ہے منہ من بندے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ داڑھی کتنی سیانی ہے کہ وہ مردوں کی طرف آتی ہے عورتوں کی طرف نہیں، یہی سے سمجھ لو کہ منہ من کیا چیز ہے دعا کرو اللہ رب العزت نبی پاک ﷺ کی سنت کو اپنے چہرے پر سجانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

تو میں یہ بات کرنے لگا ہوں کہ مومن کون ہے؟ سب سے پہلے ایمان کا تعارف سمجھئے کہ ایمان کس چیز کا نام ہے؟ اللہ کا قرآن ہے سورۃ البقرہ ہے سورہ نمبر دو ہے آخری ایات ہیں اللہ تعالیٰ نے ایمان کا تعارف کروایا ہے۔

میری دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں اللہ میرے سمیت تم سب کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

میرے نبی ﷺ کے سینہ پاک پر نازل ہونے والا اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کائنات کے لوگوں ایمان کیا ہے فرمایا:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ﴾ (البقرۃ: ٢٨٦)

حضرات ذی وقار! ایمان کس چیز کا نام ہے میں اور تم اللہ پر ایمان لے کر آئے ہیں اللہ پر ایمان لانے کا کیا معنی، یعنی اللہ کے علاوہ کوئی نہیں اللہ کے علاوہ حاجت روا کوئی نہیں اللہ کے علاوہ مشکل کشا کوئی نہیں پوری کائنات بنانے والا اللہ، آسمان بنانے والا اللہ، زمین

بنانے والا اللہ، تتلی کے پروں پر پینٹ سجانے والا اللہ، مور کو ناز و نخرہ سے سجانے والا اللہ، کوئل کو میٹھی آواز عطا کرنے والا اللہ، ہرن کو پھرتی سکھانے والا اللہ، ہاتھی کو طاقت ور بنانے والا اللہ، شیر کو خونخواری کا طریقہ بتانے والا اللہ۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

پھیکے پانی سے میرے اور تمھارے لیے میٹھے فروٹ بنانے والا اللہ، پانی کے ایک قطرے سے چھ فٹ انسان بنانے والا اللہ، ایک مرد اور ایک عورت سے پوری کائنات میں انسان بنانے اور بسانے والا اللہ، سبز چارے سے گائے کے تھنوں سے سفید دودھ نکالنے والا میرا اللہ، جلتی آگ میں سے خلیل اللہ کو بچانے والا اللہ، چلتی چھری سے ذبیح اللہ کو بچانے والا اللہ، ننگی تلواروں سے میرے نبی ﷺ کو نکالنے والا اللہ، ایمان ہونا چاہیے کہ پوری کائنات بنانے والا اللہ ہے اور اللہ کی قسم اکیلا ہے۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میں اللہ کا محتاج ہوں اور تم سب اللہ کے محتاج، میں نبیوں کا درجہ کم نہیں کرتا لیکن سارے نبی اللہ رب العزت کے محتاج ہیں۔ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا درجہ کم نہیں کرتا لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میرے پروردگار کے محتاج ہیں۔ میں اولیائے کرام کی عزت کا قائل ہوں لیکن سب کے سب ولی میرے پروردگار کے محتاج ہیں۔ میں بزرگانِ دین کی عزت و احترام کا قائل ہوں لیکن سب کے سب بزرگ میرے پروردگار کے محتاج ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اگر تم توبہ کرو نا تو میں ترجمہ اس طرح کرنا چاہتا ہوں۔

محتاج رب دی ہے ساری خدائی
او رب سب دی کردا جے مشکل کشائی
آدم نوں جنت چوں سٹیا زمیں تے
کر کر کے سجدے نشان پے جبیں تے
تے فیر رب نے آدم نوں معافی عطائی
او رب سب دی کر داجے مشکل کشائی

محتاج رب دی ہے ساری خدائی

اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار!

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ﴾

ایمان اس چیز کا نام ہے میں اور تم اللہ پر ایمان لے کر آئیں اللہ کے بعد اللہ کے نبیوں پر ایمان لے کر آنا سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ، سارے پیغمبر اللہ کے محبوب اور برحق ہیں، اللہ کے نبیوں کے بعد حضرات ذی وقار، اللہ کی کتابوں پر ایمان لے کر آنا، تورات بھی اللہ کی کتاب ہے انجیل بھی اللہ کی کتاب ہے زبور بھی اللہ کی کتاب ہے اور یہ قرآن بھی اللہ کی کتاب ہے اللہ کی کتابوں کے بعد اللہ کے فرشتوں پر ایمان لے کر آنا۔

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ

کوئی بھی فرشتہ اللہ کا نافرمان نہیں ہوسکتا، رب کے فرشتوں کے بعد حضرات ذی وقار جنت اور دوزخ پر ایمان لے کر آنا، یعنی جنت بھی برحق ہے اور دوزخ بھی برحق ہے جنت اور دوزخ کے بعد تقدیر پر ایمان لے کر آنا میری اور تمھاری تقدیر اللہ کے ہاتھ میں ہے میں تمھاری تقدیر نہیں بدل سکتا تم میری تقدیر نہیں بدل سکتے، ہاتھوں کی لکیروں میں تقدیر ہی نہیں۔ اگر ہاتھ کی لکیریں چار ہیں اور تقدیر اچھی ہے کہیں نہیں لکھا اگر ہاتھ کی لکیریں پانچ ہیں اور تقدیر اچھی ہے کہیں نہیں لکھا۔

ہاتھ کی لکیروں پر نہ جا اے غالب
نصیب اُن کے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاتھ نہیں ہوتے

اللہ اکبر اللہ

تقدیر پر ایمان لے کر آنا تقدیر کے بعد مرنے پر ایمان لے کر آنا اور مرنے کے بعد اُٹھنے پر ایمان لے کر آنا۔

حضرات ذی وقار! یہ ایمان کا سبجیکٹ ہے، یہ ساری چیزیں مل جائیں تو ایک ایمان بنتا ہے یہ ساری چیزیں جس سینے میں جمع ہوجائیں وہ مومن بنتا ہے ایمان کی قیمت کیا ہے، یہ تو ایمان کا تعارف تھا اب ایمان کی قیمت کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ۝﴾ (المؤمن: ٤٩)

اللّٰہ اکبر اللہ

ایمان کی قیمت کیا ہے وہ جیسے بڑے لوگ مثال دیتے ہیں

سوہتھ رساں تے سرے تے گنڈھ

مثال دیتے ہیں، نا ایمان کی قیمت یہ ہے کہ اگر ایمان ہے تو جنت ہے اگر ایمان نہیں تو جنت نہیں، سیدھی سی بات ہے سیدھا اور شارٹ کٹ مسئلہ، جسے دنیا کی کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی مفتی ہو علامہ ہو، چھوٹا ہو بڑا ہو سر پر ٹوپی رکھے عمامہ باندھے جو مرضی کرے لیکن یہ اصول اور قانون توڑ نہیں سکتا ایمان ہوا تو جنت ہوگی اور اگر ایمان نہ ہو زور لگا لو جنت مل سکتی۔

نہیں، کہاں لکھا ہے؟ اس میں لکھا ہے، یہ کیا ہے؟ اللہ کا قرآن ہے، کتنے پاروں والا؟ تیس پاروں والا ہی ہوتا ہے۔ **اللّٰہ اکبر اللہ**

بات سمجھ گئے ہونا، ماشاءاللہ، سیانے بندے سمجھ جاتے ہیں۔ **اللّٰہ اکبر اللہ**

غور کرتے جانا، کچھ باتیں میں نے تمھیں زبان سے کہہ کر سمجھائی ہیں اور کچھ باتیں میں نے تمھیں اشارے سے سمجھائی ہیں، ٹھیک ہے، نا۔ **اللّٰہ اکبر اللہ**

توجہ کرنا حضرات ذی وقار! ایمان ہے تو جنت ہے، کہاں لکھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں من عمل صالحا فرمایا جو بندہ نیک عمل کرے گا من ذکر مردوں میں سے، او انثی یا عورتوں میں سے وھو مومن۔ بات یہاں بنتی ہے، وھو مومن فرمایا۔

شرط یہ ہے نیک عمل کرنے والا بندہ ایماندار ہونا چاہیے نیک عمل کرنے والی عورت مومنہ ہونی چاہیے اللہ سوہنیا حالتِ ایمان میں اگر ہم نیک عمل کریں گے تو آپ کیا عطا کرو

گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ﴾

فرمایا نیک عمل کرنا تمھارا کام ہے اور تمھیں جنت عطا کرنا رب کائنات کا کام ہے۔

حضرات ذی وقار! قرآن پاک کی اس آیت سے پتہ چل گیا کہ اگر ایمان ہوگا تو جنت ملے گی دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے اور تمھیں مرنے کے بعد جنت عطا فرمائے۔ آمین

کیوں بھئی جنت میں جانا ہے یا نہیں، جانا ہے نا، اللہ وہ کون سی جنت ہے۔

رو جنت جندے وچ ہمیشہ جوانی
جندے وچ مچھلی دی پہلی مہمانی
جندے وچ سونے تے چاندی دے برتن
او جنت جندے وچ زمرد زمین آ
زمیناں تے وچھے سبز رنگ قالین آ
قالیناں تے ریشم دے تکیے لگے نیں
بڑی عیش و عشرت دے دریا وگے نیں
اندازہ نہ جنت دا کدی لا سکوگے
کیڑی کیڑی نعمت نوں جھٹلا سکوگے

دعا کرو اللہ تعالیٰ اس جنت کا داخلہ عطا فرمائے۔ آمین کہ جس میں جانا ہے اور واپس آنا؟ یہ نہیں کہ ادھر سے گئے اور اُدھر سے باہر، ایسے نہیں، جس جنت میں جانا ہے اوز دوبارہ باہر نہیں نکلنا اور وہ جنت ہے جس میں پہلی مہمانی مچھلی کی ہے ڈنڈے نہیں چل جاؤ، یہ وہ جنت ہے جس میں مچھلی ملنی ہے ڈنڈے نہیں ملنے، سمجھ آ گئی ہے نا ماشاء اللہ۔ چلو آگے چلیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار! غور کرتے جاؤ ایمان ہے تو جنت ہے یہ قرآن کا حوالہ ہے اب نبی ﷺ کی حدیث ہے۔ بخاری میں روایت ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں ایک بندہ

اپنی سواری پر سوار ہو کر آیا، اس نے دور اپنی سواری کو باندھ دیا اور باندھ مجمع میں داخل ہوا اور داخل ہوتے ہی کہتا ہے ایکم محمد الرسول اللہ ﷺ، تم میں سے محمد کس کا نام ہے؟ پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ اپنے ساتھیوں میں ہی بیٹھے تھے اگر آپ ﷺ الگ بیٹھے ہوتے اونچے بیٹھے ہوتے تو اُسے دور سے پتہ چل جاتا کہ وہ نبی پاک ﷺ ہیں آپ ﷺ سب میں مل کر بیٹھے تھے اس لیے اسے پوچھنا پڑا کہ تم میں سے محمد ﷺ کون ہیں؟ او یار و کیسی عجیب بات ہے پوری کائنات میں سب سے بڑا نبی ﷺ پوری کائنات میں سے سب سے بڑا اور عظمت والا پیغمبرؐ پوری کائنات میں سے سب سے زیادہ مقام والا نبی ﷺ لیکن دوستوں میں گھل مل کر بیٹھے ہیں لیکن یہ نہیں کہ میں سید ہوں تم غریب ہو، کیونکہ میں سید ہوں میں سرہانے بیٹھوں گا کیونکہ تم غریب ہو تم پاؤں کی طرف بیٹھو گے، چاہیے میرے منہ پر داڑھی ہو یا نہ میں سید ہوں میرا ٹکانہ سراہنا ہے تمھاری داڑھی چاہے سفید ہو تمھارا ٹھکانہ پاؤں میں ہے او لوگوں یہ میرے نبی ﷺ کی تربیت نہیں جہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں وہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں جہاں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں وہی ابن عباس رضی اللہ عنہما بیٹھے ہیں جہاں عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں وہی صہیب رومی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں جہاں حیدر علی کرار رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں وہاں سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں لوگو جہاں کالے رنگ کا بلال رضی اللہ عنہ بیٹھا ہے وہی آمنہؓ کا لال علیہ السلام بیٹھا ہے۔

اللّٰہ اکبر اللہ سبحان اللہ

یہ ہے پوری کائنات کا سردار نبی ﷺ، دعا کرو اللہ تعالیٰ اس نبی ﷺ کے ہاتھ سے حوض کوثر نصیب فرمائے۔آمین۔اللّٰہ اکبر اللہ

نبی ﷺ اور مرشد ہو تو ایسا ہو او لوگو! رہبر ہو تو ایسا ہو میرا دل کرتا ہے کہ اپنے مرشد کی بھی تھوڑی سی بات کرتا جاؤں، تھوڑی سی اپنے رہبر کی بات کرتا جاؤں کیوں نہ محبت سے ایسے کہتا جاؤں اپنے پیر کی عظمت میں

آؤ شان سنا نواں جگاں دے پیر دیاں
بدرِ منیز دیاں
شاناں پیر دیاں بدر میر دیاں
قسم خدا دی اے عقیدہ ساڈا سچا اے
ساریاں اماما چوں امام ساڈا اچا اے
اوندے قدما وچ رُل جانواں
شاناں پیریاں بدر منیر دیاں

اللہ اکبر اللہ، ایکم محمد رسول ﷺ

صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی پاک ﷺ کی طرف اشارہ کردیا وہ چلتے چلتے میرے نبی ﷺ کے پاس آ گیا اور آ کر عرض کرتا ہے سوہنے نبی ﷺ میں بڑا لمبا سفر کر کے آپ کے پاس آیا ہوں اور صرف ایک بات پوچھنے کے لیے آیا ہوں۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں پوچھو کیا پوچھنے کے لیے آئے ہو عرض کرتا ہے حضور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایمان کسے کہا جاتا ہے۔ ایمان کی بات ہو رہی ہے نا، ایمان کسے کہا جاتا ہے؟ ایمان کس چیز کا نام ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

ان تومن باللہ

ایمان اس چیز کا نام ہے کہ تم اللہ پر ایمان لے کر آؤ۔ اللہ کے نبیوں پر کتابوں پر رسولوں پر جنت پر فرشتوں پر دوزخ پر تقدیر پر جینے پر مرنے پر اٹھنے پر، میرے نبی ﷺ نے سمجھایا وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کرتا ہے محبوب ﷺ مجھے اس رب کی قسم ہے جس نے آپ ﷺ کو حق کا امام بنا کر بھیجا ہے۔

لا ازید و علی ھذا ولا انقص

میں نے جو کچھ آپ ﷺ سے یاد کر لیا ہے، ایمان کا جتنا سبق آپ ﷺ سے پڑھ لیا ہے اس میں کم بھی نہیں کروں گا اور زیادہ بھی نہیں کروں گا یہ کم زیادہ والی عادت بہت گندی

ہے دعا کرو اللہ اس سے جان چھڑائے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

کم زیادہ نہیں کرنا چاہیے وہ کہتا ہے محبوب سوہنے بس زیادہ بھی نہیں کروں گا اور کم بھی نہیں کروں گا اتنی بات کہہ کر اُٹھ کر چلا گیا میرے نبی ﷺ کو اس کی یہ بات اتنی پسند آئی آقا ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں او یارو جنتی دیکھنا ہے؟ جی محبوب ﷺ بالکل دیکھنا ہے آقا ﷺ فرماتے ہیں اگر دنیا میں جنتی دیکھنا ہے اُسے دیکھ لو، دنیا میں چلتے پھرتے رب کی جنت کا وارث بن گیا ہے کیوں جنت کا وارث بنا ہے اس میں دو خوبیاں ہیں اس میں کتنی خوبیاں ہیں؟

پہلی خوبی یہ ہے کہ یہ مومن ہے، یہ کون ہے؟ مومن ہے، دوسری خوبی یہ ہے کہ یہ کم زیادہ نہیں کرتا، کم زیادہ نہ کرنا اتنی بڑی خوبی ہے اتنی اچھی خوبی ہے کہ جو ایمان میں اسلام میں دین میں قرآن میں شریعت میں ہیر پھیر نہیں کرتا محبوب ﷺ کی زبان سے وہ دنیا میں چلتا پھرتا، جنتی ہو جاتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

یہی دعوت ہے کہ لوگو ہیر پھیر نہ کیا کرو یہ اب پتہ چل گیا قرآن سے بھی اور نبی ﷺ کی حدیث سے بھی اگر ایمان ہوگا تو جنت پکی ہے۔ اگر ایمان نہ ہوا تو جنت ملنی؟ ایمان نہ ہوا تو جنت نہیں ملنی۔ کہاں لکھا ہے یہاں لکھا ہے اس میں لکھا ہے؟ یہ کیا ہے؟ قرآن، اس میں لکھا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

تو جو کرنا حضرات ذی وقار غور کرنا! یہ قرآن ہے یہ بڑے بڑے مسئلے حل کرتا ہے اللہ جانتا ہے بندہ قرآن پڑھے جو ہمارے اختلاف لڑائی جھگڑے ہیں سب ختم ہو جائیں اس میں ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم قرآن نہیں پڑھتے اس کا ترجمہ نہیں پڑھتے، کم از کم ہمیں قرآن کا ترجمہ پڑھنا چاہیے۔ کیوں بھئی قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنا چاہیے یا نہیں؟ بے شک ایک آیت پڑھا کرو لیکن ترجمے سے پڑھا کرو اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ توبہ سے کسی کی گفتگو سن رہا ہے اسے سمجھتا ہے یہ نہیں کہ مولوی قرآن پاک کی آیت کوئی اور پڑھے اور ترجمہ کسی اور آیت کا کردے یہاں سے پڑھی اور ترجمہ وہاں سے سنا دیا۔ ایسے نہیں جب قرآن کا

ہمیں صحیح پتہ چل جائے پھر ان شاء اللہ مسئلے حل ہو جائیں گے۔

میرے استاد محترم ایک بات سنایا کرتے تھے کہ ایک بندہ فوت ہوگیا، اس کے پاس جائیداد کافی زیادہ تھی پیچھے اس کی ماں اور ایک ہی بیٹا تھا ظاہر ہے اسی نے وارث بننا تھا ساری جائیداد اس کے نام ہونی تھی ماں کا ارادہ بنا کہ یہ جو جائیداد ہے اس میں سے کافی زیادہ حصہ مجھے مل جائے اور میں اپنی مرضی سے جتنا میرا دل کرے اس میں سے بیٹے کو دے کر فارغ کروں لیکن شریعت کے مطابق تو بیٹے نے وارث بننا تھا اس نے ایک مولوی سے مشورہ کیا کہ کوئی قرآن پاک کی ایسی آیت ہے جس میں لکھا ہو کہ سارا حصہ والدہ کو مل جائے جس کا باپ ہو باپ فوت ہو جائے باپ فوت ہو جانے کے بعد سارا مال ماں کا ہے کہیں لکھا ہے کسی نے کہا کہ مل جائے گا لکھا مل جائے گا پر مجھے کیا ملے گا؟

پہلے یہ بتاؤ میرے ساتھ فائنل کرو اس نے کہا مولوی صاحب جیسے کہو گے ویسے کریں گے لیکن ڈھونڈو ضرور، اس نے کہا تم کل اپنے بیٹے کو لے کر آجانا سب کچھ تیار ہوگا وہ کل لے گئی اپنے بیٹے کو، اس نے سمجھایا کہ بیٹا بات سنو تمھارے ابو فوت ہو گئے ہیں اور قرآن پاک کا یہ مسئلہ ہے کہ باپ کے فوت ہونے کے بعد یہ جتنا مال ہے وہ سارا ماں کا ہوتا ہے وہ کہنے لگا ماں یہ تو میں نے پہلی بار سنا ہے میں نے تو یہی سنا ہے کہ بیٹا وارث بنتا ہے ماں کہتی ہے بیٹا تمھیں کیا پتہ ہے قرآن میں لکھا ہے کہ سب کچھ ماں کا ہے، اس نے کہا ٹھیک ہے آؤ مولوی صاحب سے پوچھ لیں دونوں مولوی کے پاس چلے گئے وہ کہتا مولوی صاحب یہ میری والدہ ہے یہ کہہ رہی ہیں کہ قرآن میں لکھا ہے کہ جب باپ فوت ہو جائے تو اس کی ساری جائیداد وراثت میں والدہ کی ہوتی ہے اس نے کہا بیٹا بالکل ٹھیک ہے قرآن میں لکھا ہے، اس نے کہا کہاں لکھا ہے اس نے کہا یہ دیکھو قرآن پڑھو،

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝﴾ (اللهب: ۱، ۲)

وما کاسب، اس نے کہا یہ لکھا ہے وہ چلا گیا۔ اللہ اکبر اللہ

اگر اس نے ترجمہ پڑھا ہوتا تو وہ کہتا کہ ادھر آؤ میں تمھیں بتاتا ہوں کہ ماں کا ہے اور تمھیں کیا ملنا ہے۔

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! اگر ایمان ہے تو جنت ہے اگر ایمان نہیں تو جنت نہیں، کہاں لکھا ہے قرآن پاک میں، خالق کائنات کا قرآن بیان کرتا ہے، اللہ کے محبوب نبی سیدنا موسیٰ علیہ السلام فرعون کے سامنے گئے ہیں فرعون کو جا کر کیا کہا، اللہ پر ایمان لے آ، رب پر ایمان لے، وہ کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کس رب کی بات کر رہے ہو رب تو میں ہوں میں کوئی چھوٹا موٹا رب نہیں

﴿اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى﴾ (النازعات : ٢٤)

''میں بہت بڑا رب ہوں۔'' اللہ اکبر اللہ

تم کس رب کی دعوت لیے پھرتے ہو، خالق کائنات نے فرمایا میرے نبی موسیٰ علیہ السلام اب تم سائیڈ پر ہو جاؤ میں خود اس سے بات کرتا ہوں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے حکم فرمایا رات کے وقت اپنے ساتھیوں کو لے کر اس علاقے سے چلے جاؤ سیدنا موسیٰ علیہ السلام رات کے وقت ساتھیوں کو لے کر نکل گئے، فرعون کو چل گیا اس نے اپنی فوجیں پیچھے لگا دی ہیں سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر آگے جا رہے ہیں آگے دریا کا کنارہ آ گیا اور دریا پر جا کر رک گئے پیچھے نظر ماری تو کیا دیکھا، پیچھے فرعون اپنی فوجیں لے کر آ رہا ہے ایماندار خوف زدہ ہو گئے دوڑتے دوڑتے موسیٰ علیہ السلام نبی کے پاس آتے ہیں آ کر کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام ہم مر گئے، تباہ ہو گئے برباد ہو گئے یہ دیکھیں نا کیا بن رہا ہے آگے دریا اور پیچھے فرعون کی فوجیں کیا بنے گا؟ سیدنا موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۝﴾ (الشعراء : ٦٢)

نا نا نا، گھبرانے کی ضرورت نہیں ساتھ میرا اللہ ہے۔ اور جس کے ساتھ رب ہو وہ گر نہیں سکتا جس کے ساتھ رب ہو وہ ہار نہیں سکتا۔

اوّل حمد خدا دے تائیں
آئے جو مالک ہر ہر دا
اُس دا نام پکارن والا
کسے میدان نئیں ہردا

اللہ اکبر اللہ

کس لیے گھبرا گئے ہو گھبرانا نہیں میرے ساتھ اللہ ہے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے حکم نازل فرمایا میرے موسیٰ ہاتھ میں کیا ہے؟ اللہ جی عصا ہے ہاتھ میں، فرمایا عصا دریا میں مارو، رب کریم کیا بنے گا؟ فرمایا میرے نبی موسیٰ علیہ السلام تم ایماندار ہو تمھارے جسم کے رگ رگ میں ایمان موجود ہے۔ میں کائنات کے لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایماندار میں، میں نے اتنی قوت رکھی ہوتی ہے کہ ایماندار کی ضرب دریا بھی برداشت نہیں کر سکتے، اللہ کیا بنے گا فرمایا، مارو، نا ذرہ عصا دریا میں۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عصا مارا بارہ راستے بن گئے بارہ موٹروے بن گئے سیدنا موسیٰ علیہ السلام ایمانداروں کو لے کر گزرتے جا رہے ہیں اور پیچھے فرعون بھی آ گیا آ کر کھڑا ہو گیا اور سمجھ گیا، اب کام خراب ہو جائے گا یہ جو راستہ موسیٰ علیہ السلام کے لیے بن گیا ہے کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے کوئی مسئلہ بننے لگا ہے وہ کہتے ہیں چلو گزرو بڑے رب جب آگے راستہ بنا ہے گزرو۔ اللہ اکبر اللہ

دل تو نہیں کرتا؟ فرعون کو سب نے مل کر دھکے سے بھیج دیا ہے جو پیچھے سے دھکہ دینے والے ہوتے ہیں نا

اللہ اکبر اللہ

یہ چمچے وغیرہ یہ بہت گندے ہوتے ہیں ان چمچوں نے دھکا دیا چل فرعون جی جاؤ نا آپ ہم آپ کے ساتھ ہیں فرعون دریا میں چلا گیا۔

حضرات ذی وقار! اس وقت دریا میں ایماندار بھی موجود ہیں اور بے ایمان بھی موجود

ہیں دونوں جماعتیں دریا میں موجود ہیں ایماندار دریا میں سے گزرتے جا رہے ہیں اور بے ایمان دریا میں داخل ہوتے جا رہے ہیں ایمان کی قیمت بتانے لگا ہوں جب آخری ایماندار کا قدم دریا سے باہر نکل گیا اُدھر آخری بے ایمان کا قدم دریا میں آ گیا جتنی دیر تک ایماندار کا دریا میں قدم تھا دریا نے ڈبویا نہیں، جب ایماندار کا قدم دریا میں سے نکل گیا تو دریا نے کچھ چھوڑا ہی نہیں سب کچھ ڈبو دیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

پانی آپس میں مل گیا سارے اندر غرق ہو گئے حالانکہ جب فرعون کو پہلا غوطہ آیا نا تو کہتا ہے:

"اٰمَنْتُ"

اب میں ایمان لے کر آیا ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو بھیجا فرمایا اس کے بالوں سے پکڑو اور پانی میں غوطے دو بڑے رب کو، کہتا ہے میں رب ہوں کہتا میں ایمان لے کر آیا ہوں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً﴾ (یونس : ۹۲)

اپنے آپ کو خدائی دعویٰ میں رکھنے والے میں تمھیں اتنی گندی سزا دوں گا قیامت کی دیواروں تک تمھارے گندے جسم کو میری مٹی بھی قبول نہیں کرے گی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

کائنات کے لوگو! دریا نے ڈبو دیا مٹی نے قبول نہیں کیا، کیوں؟ فرعون کے سینے میں ایمان نہیں، سینے میں ایمان ہو تو دریا بھی قدر کرتے ہیں اگر ایمان ہو جسم مٹی میں پڑا ہو جناب مٹی جسم کی حفاظت کرتی ہے لوگو اگر سینے میں ایمان نہ ہو مٹی قبول نہیں کرتی اگر سینے میں ایمان ہو مٹی بھی کچھ نہیں بگاڑتی کئی سالوں سے جسم ویسے پڑے رہتے ہیں۔

بخاری شریف میں روایت موجود ہے میرے نبی پاک ﷺ کے حجرہ پاک کی دیوار گر گئی ہے بہت پرانی بات ہے لوگ جلدی جلدی آئے کہ اس دیوار کو درست کیا جائے اُنھوں نے آ کر درست کرنے کا ارادہ کیا دیکھا پورا پاؤں ٹخنے تک باہر نکل آیا ہے ٹخنے تک پاؤں باہر اور تر و تازہ خوبصورت ایسے جیسے پھول کی پتیوں جیسے نازک ہیں پورے کا پورا پاؤں جناب

تروتازہ ہے لوگ ادب سے پیچھے ہٹ گئے کہ یہ نبی پاک ﷺ کا پاؤں مبارک ہے۔ اللہ اکبر اللہ

ایک ساتھی کو بلایا گیا، اُس ساتھی نے آ کر اس پاؤں کو دیکھا اُس نے پہچانا اور کہا لوگو! آج تک جو پاؤں تروتازہ ہے آج تک جو پاؤں پھولوں کی پتیوں کی طرح ٹھیک ہے یہ پاؤں کس کا پاؤں ہے یہ پاؤں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے کئی ہفتے گزر گئے کئی مہینے گزر گئے کئی دن گزر گئے کئی سال گزر گئے صدیاں بیت جانے کے بعد بھی جن کے سینے میں ایمان موجود ہے اُن کے جسم کو مٹی کھاتی؟ نہیں کھاتی، اور جس کے سینے میں ایمان نہ ہو اس گندے جسم کو مٹی قبول نہیں کرتی قیامت کی دیواروں تک جسم ویسے ہی پڑا رہتا ہے۔

دعا کرو اللہ ایمان کی قیمت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ **اللہ اکبر اللہ**

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا۔

اب ایمان دار ایک نشانی بیان کرکے اگلی بات شروع کرتے ہیں ایمان کا تعارف بھی میں نے تمھیں سمجھا دیا ہے ایمان کی قیمت بھی میں نے تمھیں بتا دی ہے اب مومن بندے کی میں ایک نشانی بیان کرنے لگا ہوں نشانیاں تو بہت ہے مومن کی نشانیاں بہت زیادہ ہیں یہ رب کے قرآن نے مومن کی ایک بہت پکی نشانی بیان کی ہے وہ کون سی نشانی ہے سورۂ الاحزاب، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾

(الاحزاب: ٦)

فرمایا کائنات کے لوگو! مومنین، کون؟ مومنین کی جماعت کون سی ہے؟ فرمایا جو مومنین ہیں اُن کی نشانی یہ ہے کہ وہ اللہ کے نبی ﷺ کو بہت عزیز سمجھتے ہیں وہ نبی پاک ﷺ کا اتنا احترام کرتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ کا اتنا قدر کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی بیویوں کو امی امی کہہ کر بلاتے ہیں نبی ﷺ کی ازواج کو امی کہہ کر بلاتے ہیں امی عائشہ رضی اللہ عنہا، امی خدیجہ رضی اللہ عنہا، امی جویریہ رضی اللہ عنہا امی ام سلمٰی رضی اللہ عنہا، امی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا۔

کائنات کے لوگو! قرآن پاک کے اوراق میں سورۃ الاحزاب میں ایمانداروں کی ایک صفت موجود ہے نہ ادھر جانے کی ضرورت ہے نہ ادھر جانے کی ضرورت، نہ شور شرابے میں پڑنے کی ضرورت، جاؤ قیامت کی دیواروں تک مشرق سے لے کر مغرب تک شمال سے لے کر جنوب تک اوّل سے لے کر آخر تک دوڑو، عربی ملے عجمی ملے ہندی ملے سندھی ملے جو بھی ملے یاد رکھو جو نبی ﷺ کی بیویوں کو امی کہے وہ مومن ہے جو نبیوں کی بیویوں کو ماں نہ کہے میں قرآن پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں وہ بندہ مومن نہیں ہوسکتا جو مرضی ہو کیونکہ رب کے قرآن نے ایمانداروں کی صفت بیان کی ہے۔

مومن وہ ہوتا ہے جو نبی ﷺ کی بیویوں کو ماں کہہ کر بلاتا ہے کیوں بھئی بات صحیح ہے یا نہیں یہ نشانی ہے یا نہیں، یہ قرآن پاک کی آیت ہے یا نہیں، دو چیزیں موجود ہیں، اللہ کے قرآن کی آیت نہ ہو میں مجرم، ترجمہ یہ نہ ہو تو میں مجرم سورۃ الاحزاب نہ ہو تو میں مجرم، اور اگر تم نبی ﷺ سے پیار کر کے بیویوں کا انکار کرو تو پھر تم سوچو کہ مجرم کون ہے؟ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا یہ ایمانداروں کی صفت ہے میں نبی ﷺ کی عزت کا قائل ہوں میرے شیخین قائل ہیں تم بھی قائل ہو یا نہیں؟ اللہ اتنے قائل ہیں ہم نبی ﷺ کی عظمت میں ترانے بولتے پھر رہے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔

اللہ آقاؐ دے پسینے نوں، مائی عائشہؓ نے صاف کیتا
تائیوں عائشہؓ دی چادر دا، لوگو مہکار بڑا سوہنا
عرشاں اُتوں مولا نے دے دتیاں صفائیاں نیں
کہ میرے سوہنےؐ دی بیوی دا، لوگو کردار سوہنا

اللہ اکبر اللہ

لوگو! اللہ کا قرآن ہے، میرے اور تمہارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ کے سینے پر نازل ہونے والا قرآن ہے، فرمایا:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُo﴾ (البقرة : ٢٨٦)

اللہ اکبر اللہ

یہ ہے ایمان، اسے کیا کہا جاتا ہے؟ ایمان، اب اگلی بات شروع کریں یا رہنے دیں۔ اگلی بات بھلا کون سی ہے؟ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! دوسری چیز ہے تقویٰ، اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُو اللّٰهَ﴾

فرمایا کائنات کے لوگو! دوسری چیز یہ ہے کہ ﴿اِتَّقُو اللّٰهَ﴾ اللہ سے ڈر جاؤ ہر کوئی اپنے اپنے دل میں اپنے مالک کا ڈر پیدا کرے اگر کوئی جوان ہے تو وہ بھی اللہ سے ڈر جائے، اگر کوئی بڑھاپے میں ہے تو وہ بھی اللہ سے ڈر جائے اگر کوئی مرد ہے تو وہ بھی اللہ سے ڈر جائے اگر کوئی عورت ہے تو وہ بھی اللہ سے ڈر جائے، آج کا جوان ڈیروں میں چھپ کر شراب پیتا ہے، آج کا جوان مجروں میں بیٹھ کر جناب بدکاریاں کرتا ہے۔

میں پوچھتا ہوں جناب تم شراب چھپ کر کیوں پیتے ہو؟ آگے سے کہتا ہے مولانا آپ کا کیا خیال ہے میں چوک میں کھڑے ہوکر شراب پیوں مجھے اتنے جوتے پڑے گے کہ ہوش نہیں آئے گی۔ مجھے ڈر لگتا ہے لوگوں سے مجھے ڈر لگتا ہے لوگ اکھٹے ہو جائیں گے اور مجھے بہت ماریں گے میں لوگوں سے ڈرتا ہوں اس لیے میں شراب چھپ کر پیتا ہوں آسمانوں سے آواز آتی ہے تمھیں لوگوں سے ڈر لگتا ہے اپنے پیدا کرنے والے مالک سے کیوں نہیں لگتا۔

حالانکہ جب تم چھپ کر شراب پیتے ہو تب تمھیں دنیا کا کوئی بندہ نہیں دیکھتا رب تو تمھیں دیکھ رہا ہے اس سے کیوں نہیں ڈرتے، ڈر جاؤ ﴿اِتَّقُو اللّٰهَ﴾ اپنے اپنے دل میں اپنے مالک کا ڈر پیدا کرو، اللہ اکبر اللہ

تقویٰ کا ایک معنی ہے اللہ سے ڈرنا اور تقویٰ کا ایک اور معنی ہے وہ کون سا معنی ہے

تمھیں ذرا دوسرے انداز میں، میں سمجھاؤں یہ باہر فصلیں نظر آ رہی ہیں کتنی فصلیں باہر نظر آ رہی ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

ایک بندہ راہ گزر اس طرف کھڑا ہے اس نے راہ گزر کر اس کر کے دوسرے کلے میں جانا ہے دوسری زمین میں جانا ہے یہ چھوٹی سی راہ گزر ہے اس طرف بھی کانٹے ہیں اور اس طرف بھی کانٹے ہیں ادھر بھی خاردار جھاڑیاں ہیں اُدھر بھی خاردار جھاڑیاں ہیں اس نے درمیان میں سے جانا ہے کیسے جائے گا یہ اپنے کپڑوں کو سمیٹے گا تا کہ کوئی کانٹا اس کے کپڑوں کو نہ لگ جائے تا کہ کوئی کانٹا اس کے جسم کو نہ لگ جائے۔

حضرات ذی وقار! یہی معنی تقویٰ کا ہے ایک تمھاری راہ گزر اور ایک میری راہ گزر ہے تم اپنی راہ گزر پر کھڑے ہو میں اپنی راہ گزر پر کھڑا ہوں تمھاری راہ گزر کی منزل بھی قبر ہے اور میری راہ گزر کی منزل بھی قبر ہے قبر پر جا کر راہ گزر ختم ہو جاتی ہے درمیان میں کانٹے بہت ہیں کوئی کانٹا چھبتا ہو گا اس سے بچنا ہو گا کوئی کانٹا زنا کا ہے اس سے بچنا ہو گا کوئی کانٹا شراب کا ہے اس سے بچنا ہو گا اگر ان سارے کانٹوں سے بچ کر تم قبر تک چلے گئے پھر رب کعبہ کی قسم ہے اگر تم متقی بن گئے تو تم رب کی جنت کے چوہدری بھی بن گئے اور نواب بھی بن گئے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اے راہی منزل راستے میں لٹ نہ جائے تیرا زادِ سفر
صیاد ہزاروں تاک میں ہیں

صیاد شکاری کو کہتے ہیں

صیاد ہزاروں گھات میں ہیں
اور جال بچھائے بیٹھے ہیں

ہر شکاری اپنا اپنا سامان لے کر بیٹھا ہے تمھیں بلا رہا ہے ادھر آؤ میں ایسے کروں گا تو ایسے ہو جائے گا ایک کہے گا میں کچھ بھی نہیں کروں گا پر تم دیکھنا ہوتا کیا ہے۔

صیاد ہزاروں گھات میں ہیں
اور جال بچھائے بیٹھے ہیں
ہوشیار کہ تیری راہ جو ہے
دشوار بھی ہے پُر خار بھی ہے
اس راہ پر کتنے اہل حجاب
دامن بچھائے بیٹھے ہیں

اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں، حضرات ذی وقار! یہ تقویٰ ہے۔

تیسری چیز کون سی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾

فرمایا ہر بندے کو چاہیے اپنے کل کی فکر کرے ہر بندے کو چاہیے اپنے آنے والے کل کی فکر کرے مولا کریم آپ کس کل کی بات کرنا چاہ رہے ہیں آج اتوار ہے اور کل پیر، آپ پیر کی بات کر رہے ہیں فرمایا، نا، نا، نا، اللہ پھر کون سی بات ہے جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے میں اس کل کی بات کر رہا ہوں آج لوگ تمھیں عبداللہ کہتے اور عبدالرحمٰن کہتے ہیں لیکن کل ایک وقت ایسا آئے گا تمھارا نام ڈیڈ باڈی میت اور مردہ رکھ دیا جائے گا آج تم اپنے گھر سے نکلتے ہو تو ٹوڈی اور کرولا پر سوار ہو کر جاتے ہو کل تم جاؤ گے تمھیں لوگوں کے کندھوں پر سوار ہو کر جانا پڑے گا۔

آج تم گھر سے جاتے ہو تو واپس آنے کی امیدیں لگ جاتی ہیں ماں کہتی ہے میرا بیٹا ابھی تھوڑی دیر تک واپس آ جائے گا۔ بہن کہتی ہے میرا بھائی ابھی تھوڑی دیر تک واپس آ جائے گا۔ بیوی کہتی ہے میرے سر کا تاج ابھی تھوڑی دیر تک واپس آ جائے گا لیکن کل جب تم گھر سے نکلو گے تو قیامت کی دیواروں تک واپس آنے کی امیدیں ٹوٹ جائیں گی۔

اے بندے دی زندگی وانگ ڈوراں
پیچا موت دا لگیا تے اے ٹٹ جانی
پر روندے رہنا سجناں متراں نے
پر شکل نمانی لگ جانی
لکھ پانویں اناج دے لُٹیر ہوون
چگ حصے دی پنچھیاں نے چگ جانی
تے جدوں موت دی پینی اے جام ویرا
آس واپس مڑن دی مُک جانی

اللہ اکبر اللہ

﴿وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ﴾

ایسے نہ کہا کرو وہ میرا رقبہ اور وہ میری زمین ہے جہاں تک نظر آتی ہے وہ میری زمین ہے نہ، نہ، نہ، تمھاری زمین تو وہ ہے جس میں تم نے اتنا لیٹنا ہے کہ کروٹ تک نہیں لی جانی، تم وارث نہیں، ہوسکتا ہے تم پر موت کا وقت آئے تو تم لاوارث ہو کر ملو، یہ تو بہت دور کا علاقہ ہے۔

فیصل آباد سے لاہور جاتے ہوئے راستے میں ایک شہر مور کھنڈا آج سے تقریباً بیس بائیس سال پہلے کا غالباً واقعہ ہے موڑ کھنڈا میں ایک بہت زبردست ایکسیڈنٹ ہوا تھا کچھ بندے مر گئے تھے کچھ زخمی ہو گئے تھے۔ اللہ اکبر اللہ

جو بندے مر گئے ان کی ڈیڈ باڈیوں کو سائیڈ پر لگایا لوگ اپنی اپنی میتیں پہچان کر لے جا رہے ہیں اُن مرنے والوں میں ایک بوڑھا بابا فوت ہو گیا ہے لوگ آ رہے ہیں پر اُسے کوئی پہچان نہیں رہا شام کا وقت ہو گیا جامعہ سلفیہ سے چند طالب علم بھی وہاں آئے تھے انھوں نے دیکھا بابا کا کوئی وارث نہیں اس بے چارے کو اٹھا کر دفن کر رہے ہیں وہ طالب علم تھے، انھوں نے کہا چلو یار آپس میں پیسے جمع کرتے ہیں کسی نے پچاس روپے دیئے تو کسی نے سو روپے

دیئے آپس میں پیسے اکھٹے کر کے اس بابا کا کفن خریدا۔

اُس بابا کو غسل دیا اس بابا کو کفن دیا کفن دے کر اُسے دفن کر دیا چار دن بعد اس بابا کے ورثاء پہنچے تو پتہ چلا کہ جس بابا کے کفن کے لیے پیسے اکھٹے کیے گئے وہ پندرہ مربعوں کا مالک ہے پندرہ مربعوں کا مالک دنیا سے گیا ہے تو چندے کا کفن پہن کر گیا ہے تم مربعے لیے پھرتے ہو تم کوٹھیاں لیے پھرتے ہو تم جائیداد لیے پھرتے ہو، یہاں تو رب وارثوں کو بھی لاوارث کر کے دبا دیتا ہے یہاں تو وارثوں پر بھی لاوارثی کا وقت آ جاتا ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

آیئے حضرات ذی وقار!

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاں ہے تماشا نہیں ہے
ہوئے نام والے بے نشاں کیسے کیسے
مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاں ہے تماشا نہیں ہے
یہی تجھ میں رہن ہے رہو سب سے اعلیٰ
ہو زینت نرالی وہ فیشن نرالا
ضیاع کرتا ہے یونہی مرنے والا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاں ہے تماشا نہیں ہے

میرے اور تمہارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ کے سینے پر نازل ہونے والا قرآن۔

﴿وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾

فرمایا بندے کل کی فکر کرو، میرے اللہ فرماتے ہیں میرے بندے اپنے کل کی خبر لو اپنے

کل کے لیے کیا تیاری کی ہے، ایک وقت آنا ہے ہم نے مر جانا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ موت کا وقت آ گیا، کون ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جس کے سینے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں ہزاروں کے حساب سے محفوظ ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ زار و قطار رو رہے ہیں پوچھنے والا پوچھتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیوں رو رہے ہو؟

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پاس سامان بہت کم ہے اور جس سفر پر چلنا ہے وہ سفر بہت لمبا ہے کون کہہ رہا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہہ رہا ہے کون ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جس کی جیب میں جنت کا ٹکٹ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالا ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جنت ملی ہے جسے جنت کی گارنٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ملی ہے اُسے آخرت کی فکر ہے آج کے شرابی کو کیوں نہیں۔ آج کے زانی اور بدکار کو فکر کیوں نہیں۔

حضرات ذی وقار! اپنی آخرت کی فکر کیجیے خالق کائنات کا قرآن ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (الحشر : ١٨)

اللہ اکبر اللہ

اپنے کل کی فکر کیجیے میری تیری زندگی میں تغیر ہے، تبدل ہے۔ آج بال کالے ہیں کل سفید ہو جائیں گے آج جوانی ہے کل بڑھاپا آ جانا ہے آج زندہ ہیں کل دنیا سے چلے جانا ہے آج آواز ہے کل خاموشی چھا جانی ہے آج نظر آ رہے ہیں کل چھپ جانا ہے۔ اس تغیر کے آنے سے پہلے پہلے اپنی زندگی میں نیک اعمال کیجیے ایسا نہ ہو کہ تم پر بڑھاپا آئے تم پچھتاؤ جوانی کو کہ کہیں جوانی میں رب کو یاد کیا ہوتا تم پر موت آئے تم پچھتاؤ اپنی زندگی کو کاش زندگی میں اپنے مالک کو یاد کیا ہوتا۔

آیئے اس دنیا میں کوئی نہیں رہا بڑے بڑے آئے دنیا سے چلے گئے۔ آخری بات پچھلے دو سال پہلے میرے چچا وفات پا گئے دعا کرو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین

وہ ہمیں ایک بات سنایا کرتے تھے ایک سکھ اس کا نام کھڑک سنگھ تھا، کھڑک سنگھ بڑا بدمعاش تھا لوگ اس سے ڈرتے تھے بوڑھا ہوا بیمار ہو گیا بہت کمزور ہو گیا حتیٰ کہ چارپائی سے اُٹھنے کے قابل بھی نہ رہا ایک دن چارپائی پر لیٹا اور جس کمرے میں لیٹا تھا اس کمرے کی کھڑکی ہوا سے ہلی تو کھڑک ہوا تو ڈر گیا جب ڈرا تو اس نے شعر بولا کہتا:

کبھی کھڑک سنگھ کے کھڑکنے سے کھڑکتی تھی کھڑکیاں

اب کھڑکیوں کے کھڑکنے سے کھڑکتا ہے کھڑک سنگھ

ایک وہ وقت تھا جب ہم سے ہر چیز ڈرتی تھی آج وہ وقت ہے کہ ہم کھڑکیوں سے ڈر رہے ہیں۔

میرے محترم بھائیو! ہر عروج کو زوال ہے، ہر زندگی کی موت ہے، ہر جوانی کی شام ہو جانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گناہوں سے نیکی کی طرف سفر

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ o﴾ (آل عمران : ۱۳۳)

اوتھے جا کے پئی اے بڑی مشکل
اوتھے عملاں دی سخت پرچول ہووے
اوتھے کم نئیں یارو سفارشاں دا
سارا عمل اُوتھے تکڑی تول ہووے
تے ہر اک دے سامنے آ جانا
ہر ایک دا سامنے آ جانا
تے منوؤں جو بولیاں بول ہووے
تے اوندے کولو فرشتیاں کی پچھنا
خزانہ توحید جس دے کول ہووے

ہر قسم حمد و ثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم امام المرسلین امام المجاہدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اطہر کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار! رمضان المبارک کا پُر مقدس مہینہ اللہ رب العزت نے ایک بار پھر ہماری زندگی میں ہمیں میسر فرمایا ہے اور یقیناً یہ مہینہ اللہ رب العزت کی رحمتوں برکتوں کی سیل

اور ڈپولے کر آیا ہے اور اس مہینے میں دعوت ہے ہر اُس باغی کو اس مہینے میں پکار اور تنبیہ ہے۔

ہر گنہگار کو اور اس مہینے میں خصوصی شفقت اور مہربانی ہے اس شخص کے لیے کہ جس نے پچھلے سال اور پچھلے کئی ماہ گناہ کر کے اللہ رب العزت کو ناراض کیا ہے اللہ رب العزت کی عطا کردہ نعمتوں کا استعمال کر کے اور پھر اس کا شکر ادا نہیں کیا بلکہ احسان فراموشی کی ہے ایسے انسان کے لیے یہ رمضان المبارک کا مہینہ بڑا ہی بہترین ہے کہ وہ انسان گناہوں سے بچ جائے خطاؤں سے اپنے آپ کو پاک کرے غلطیوں سے اپنے آپ کو دور کرے برائیوں سے اپنے آپ کو بچا کر نیکیوں کی طرف رجوع کرے جنت کی طرف رجوع کرے۔

اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ ہو جائے اور جو بندہ اللہ رب العزت کی رحمت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ کی رحمت پھر اس بندے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور جب کوئی انسان اپنے گناہوں سے نیکیوں کی طرف آنے کا ارادہ کر لیتا ہے۔

اللہ فرماتے ہیں ایسا انسان جو گناہ چھوڑ کر نیکی کی طرف آئے گا اس کے لیے خصوصی شفقت یہ ہے اگر وہ پکی اور سچی توبہ کرے گا تو ہم اس کے گناہوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل کر دیں گے یہ اللہ رب العزت کا خاص احسان اور کرم ہے۔

آیئے اللہ کے قرآن پر غور کیجیے میری دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں اللہ میرے سمیت ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ کے سینہ پاک پر نازل ہونے والا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (آل عمران : ۱۳۳)

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا خالق کائنات کا اعلان سن لو اللہ رب العزت کا اعلان کیا ہے فرمایا:

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾

اے کائنات کے لوگو! اپنے خالق و مالک کی مغفرت کی طرف اللہ رب العزت کی رحمت کی طرف جلدی کرو جلدی آ جاؤ اللہ کی مہربانیوں کی طرف جلدی جلدی آ جاؤ کائنات کے رب کی مغفرت کی طرف، اور فرمایا اس جنت کی طرف جلدی جلدی آ جاؤ، جس کا طول و عرض رب نے زمین اور آسمان کے برابر بنا دیا ہے۔

﴿اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۝﴾

اور جنت کائنات کے رب نے تیار کی ہے تو متقین کے لیے۔ اللہ رب العزت سے ڈرنے والوں کے لیے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میں قربان جاؤں حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! اللہ کے قرآن کے دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾ (التحریم:۸)

فرمایا اے ایمان والو، نا اللہ رب العزت کی طرف رجوع کرو کائنات کے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور پکی اور سچی توبہ کرلو۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کائنات کے لوگو توبہ کسے کہا جاتا ہے سب سے پہلے نمبر پر بندہ جو گناہ کر رہا ہے اس گناہ پر نادم ہونا چاہیے اس گناہ پر بندے کو شرمندہ ہونا چاہیے۔ دوسرے نمبر پر جو گناہ سے توبہ کر کے نیکی کی طرف آ رہا ہے دوبارہ اس گناہ کی طرف لوٹ جانے کا عزم ختم کرنا چاہیے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

تیسرے نمبر پر جس گناہ سے بندہ نیکی کی طرف سفر کر رہا ہے وہ سفر میرے نبی ﷺ کے طریقے کے مطابق ہونا چاہیے۔

چوتھے نمبر پر اس کا گناہ حقوق العباد میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔ اور اگر اس کا گناہ حقوق العباد میں شامل ہے پھر اس بندے کو چاہیے کہ رب سے معافی مانگنے سے پہلے جس انسان پر زیادتی کی ہے جا کر اس سے معافی طلب کرے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

پھر اس بندے کو چاہیے جب کوئی دروازے پر چل کر آ جائے یار میں تم پر زیادتی کر

بیٹھا ہوں درگزر کردو اسے درگزر کر دینا چاہیے۔ کائنات کے لوگو بندے کے پاس اگر کوئی چل کر درگزر کے لیے آجائے تو بندے کو اتنی جلدی درگزر کر دینا چاہیے جیسے بندہ گناہ کرنے کے بعد چاہتا ہے کہ کائنات کا رب مجھ سے جلدی جلدی درگزر کر دے جیسے اللہ سے بندہ معافی کی توقع رکھتا ہے ایسے ہی اگر کوئی گناہ اور زیادتی کے لیے درگزر کروانے کے لیے آجائے اسے بھی درگزر کرنے کے لیے دیر نہیں کرنی چاہیے۔ درگزر کرنا چاہیے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ کے سینہ پاک پر نازل ہونے والا قرآن کیا بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾

فرمایا کائنات کے لوگو توبہ بھی کرنی ہے اور توبہ نصوح کرنی ہے ﴿تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ کا مطلب کیا ہے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کائنات کے لوگو ﴿تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ کا مطلب یہ ہے توبہ کرنے سے پہلے بندہ جتنا گناہ سے پیار کرتا تھا توبہ کے بعد اتنی ہی گناہ سے نفرت کرنے لگ جائے اس کا مطلب ہے ﴿تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ جتنی گناہ سے محبت کرتا تھا اب اتنی ہی گناہ سے نفرت کرنے لگ پڑے یہ صحیح معنوں میں ﴿تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

ایک اور تیسرے مقام پر غور کرنا، فرمایا:

﴿وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝﴾ (النساء : ۱۱۰)

فرمایا ایسا بندہ جو گناہ کرتا ہو برائیاں کرتا ہو اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے،

﴿ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ﴾

پھر گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں کا سفر اختیار کرے۔

﴿يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝﴾

فرمایا جب نیکیوں کی طرف سفر شروع کرے گا تو میں رب کو مہربان پائے گا کائنات کے رب کو شفقت کرنے والا پائے گا۔

مسند احمد میں روایت آتی ہے ایک بوڑھا بزرگ میرے نبی ﷺ کے پاس آ گیا اس کے بال سفید ہو چکے ہیں ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں ہاتھ میں ایک عصا پکڑ کر کانپتے کانپتے آیا عرض کرتا ہے اللہ کے سوہنے محبوب نبی ﷺ میں ساری زندگی گناہ کرتا رہا ہوں حتی کہ گناہ کرتے کرتے میرے بال سفید ہو گئے گناہ کرتے کرتے میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں گناہ کرتے کرتے جوانی ڈھل گئی اور بڑھاپا چھا گیا۔ محبوب ﷺ کیا کائنات کا رب مجھے بھی معاف کر دے گا جو میں ساری زندگی کرتا رہا ہوں اب تو زندگی کی شام ہوگئی ہے کیا اللہ میرے گناہ بھی معاف کر دے گا؟

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں اے آنے والے بزرگ! کیا تم اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہو؟ جی محبوب ﷺ میں اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہوں کیا تم اس کے رسول ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتے ہو؟ جی محبوب ﷺ میں رسالت کا اقرار کرتا ہوں فرمایا جو پہلے کیے ہیں ان پر نادم ہو کر دوبارہ نہ کرنا رب نے تمھارے پہلے سارے گناہ ہی معاف کر دیئے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں، یہ ہے کائنات کا پروردگار جو مہربان بھی ہے مشفق بھی ہے جو کوئی بندہ نیکی کی طرف آنا چاہے۔ اللہ اکبر اللہ

وہ زندگی کے گناہوں کو معاف کرنے والی ذات ہے۔ میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں سنو کائنات والو دنیا والو!

جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے اور گناہ کرتا چلا جاتا ہے آخر گناہ کرتے کرتے دل میں ایک بات آجاتی ہے۔

کیوں نا میں اپنے مالک سے معافی مانگ لوں کیوں نا گناہوں کو چھوڑ کر نیکیوں کی طرف آ جاؤں اور پھر وہ بندہ خالق و مالک کے دروازے پر آ جاتا ہے اللہ سے آ کر معافیاں

مانگتا ہے۔ اور اپنے خالق و مالک سے کیا کہتا ہے میں اپنی زبان میں بتاؤں اپنے ہاتھ باندھ کر اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہے اور زبان سے کہتا ہے:

اللہ غلطیاں دا لٹیرے کے
اللہ غلطیاں دا لٹیرے کے میں تیرے در تے آ گیا
معاف کر دے مالکا میں تیرا نام پکاریا میں تیرا نام پکاریا

آواز آتی ہے

ہاں ہاں بندے تو ہے آیا
میں بڑا غفار ہاں
تو غلطی کر کے معافی منگ لئی
ہن میں تیرا یار ہاں

اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں غور کرتے جانا! میرے محبوب ﷺ نے فرمایا جب کوئی بندہ گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں کی طرف آتا ہے آسمانوں کے مالک کو بڑی خوشی ہوتی ہے آسمانوں کا خالق و مالک اپنے بندے کے اس مبارک سفر پر بہت راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دیکھو میرے فرشتو میرا بندہ گناہوں سے نفرت کر کے نیکیوں کی طرف آ رہا ہے میرا بندہ گناہوں سے بچ کر نیکیوں کی طرف آ رہا ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

رمضان المبارک کے پُر مقدس مہینے میں آ جاؤ اپنے گناہوں کی معافی مانگو اپنے خالق و مالک سے، اگر تم نے اب نیکیوں کی طرف چل کر نہیں آنا تو کب آؤ گے اب تو تمھارے ملک کا شیرازہ بدل چکا ہے اب تو جناب غربت کی دلدل میں پھنستا چلا جا رہا ہے۔ اب بھی تم نیکیوں کی طرف سفر نہیں کرو گے تو کب کرو گے؟ **اللہ اکبر اللہ**

ایسا نہ ہو جناب کہ تمھیں گناہ کرتے کرتے موت کا پیغام آ جائے اور دنیا چھوڑ کر تمھیں جانا پڑ جائے اور خالق و مالک کے سامنے جاؤ اپنے مالک کو ناراض پاؤ، کتنی بُری بات ہے اس

وقت کے آنے سے پہلے پہلے اپنے خالق سے معافیاں مانگو اپنے گناہوں کی۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((کَمَنْ لَّا ذَنْبَ .))

ایسے ہی سمجھو جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں جیسے اس سے گناہ ہوا ہی نہیں۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں کائنات کا رب اتنی چھوٹ دے کائنات کا رب اتنی مہربانی کرے تم پھر بھی اللہ رب العزت کی طرف توجہ نہ کرو تو تمہاری بدقسمتی ہے کائنات کا خالق اتنی مہربانیاں کرے تم پھر بھی اللہ رب العزت کی طرف رجوع نہ کرو تو حضرات ذی وقار! بدنصیبی ہی ہے نا۔ اللہ اکبر اللہ

مالک تو بلاتا ہے بندے کو کہ آجائے میرا بندہ، اللہ کے قرآن کا ایک اور مقام سننا ذرا، فرمایا:

﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾

میں قربان جاؤں، آؤ اپنے خالق و مالک کی طرف، اللہ کی رحمت پر بھروسہ کر کے رب کی رحمتوں کی امیدیں رکھ لو، آؤ تو سہی مانگو تو سہی، گناہوں سے نفرت تو کرو، تم رب کو مہربان ہی پاؤ گے خالق و مالک کو معاف کرنے والا پاؤ گے۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا، بخاری شریف میں روایت موجود ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں سنو کائنات والو دنیا والو، ایسا بندہ جو تنہائی میں بیٹھ کر اپنے خالق و مالک کو یاد کرتا ہے اپنی غلطیوں اور خطاؤں کو اپنے سامنے رکھتا ہے اور دیکھ کر آنکھ سے آنسو کا قطرہ بہا دیتا ہے آدھی رات کا وقت ہے اس کے گھر والے آرام کر رہے ہیں بچے آرام کر رہے ہیں اس کی بیوی نے اپنی آنکھوں میں نیند کا کاجل ڈالا آرام کر رہی ہے۔ اس کے ماں باپ کو کروٹ بدلنے کا پتہ نہیں پوری انسانیت مزے کی نیند میں سو رہی ہے یہ اپنے گھر سے اٹھا اور اٹھ کر وضو کر کے مسجد میں آیا مسجد میں آ کر اپنے رب کو یاد کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کا مسجد

کی طرف سفر کرنا عبادت ہے اس کا ایک ایک قدم اٹھانا مبارک ہے اس کا جناب ایک ایک قدم رکھنا رحمت ہے مسجد میں آ کر اپنے خالق سے کہتا ہے۔

"ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ"

مسجد میں آ کر اپنے خالق کو یاد کر رہا ہے اپنے مالک کو یاد کر رہا ہے اور اپنے گناہوں کی فہرست اپنی آنکھوں کے سامنے رکھی ہے

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

آنکھیں رو پڑی اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس طرح آنسو کا قطرہ نکلا چلتے چلتے اس کے رخسار پر آ گیا ہے اس طرح اپنی حیاء کی چادر کا پلو پکڑا ہے اور پکڑ کر آنسو صاف کیا ہے آسمانوں سے آواز آتی ہے میرے بندے آج تم نے بستر چھوڑ کر سفر کیا میری طرف آج تم آئے میری رحمت کی طرف آج تمھاری آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ نکلا ہے میرے بندے پر آنکھ کے آنسو صاف کرتے دیر لگ سکتی ہے میرے معاف کرنے میں دیر نہیں ہو سکتی میں تمھیں اتنی جلدی معاف کر دوں گا اتنی جلدی میں تمھاری خطاؤں کو ختم کر دوں گا۔ اللّٰــــہ اکبر اللّٰہ

رحمت دا دریا الٰہی تے ہر دم وگ دا تیرا
جے اک قطرہ مینوں بخشیں اج کم بن جاؤ میرا

اور

ادھی راتی رحمت رب دی کرے بلند آوازہ
گنہگاراں تے زیادتی کارن کھلا رحمت دا دروازہ

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا، بخاری شریف کتاب الاذان میں باب فضل السجود کی روایت ہے، میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

اللہ رب العزت جنتیوں کو جنت میں جہنمیوں کو جہنم میں پھینک دے گا پھر کچھ لوگوں کو

جہنم سے نکال کر واپس جنت میں بھیجے گا ان میں سے ایک آخری بندہ جو جنت میں جائے گا اس طرح روئے گا اور چلائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کیوں رو رہے ہو کیوں چلا رہے ہو؟ خالق و مالک جی جہنم کی آگ مجھ سے برداشت نہیں کی جاتی جہنم کی تپش مجھ سے برداشت نہیں کی جا رہی جہنم کی حبس مجھ سے برداشت نہیں کی جا رہی، جی بتاؤ اب کیا چاہتے ہو؟

اللہ جی مجھے جہنم کی آگ سے دور کر دو خالق و مالک اس بندے کو جہنم کی آگ سے دور کر دے گا۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں یہ جہنم کی آگ سے دور کر دیا جائے گا جب تک اللہ چاہے گا آرام کرے گا کچھ وقت کے بعد پھر عرض کرے گا اللہ جی سامنے جنت کے باغات نظر آ رہے ہیں جنت کی پیاری کوٹھیاں اور محلات نظر آ رہے ہیں یا اللہ جہنم سے نکال دیا ہے یا اللہ جنت کے تھوڑا قریب کر دو۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے تم نے پہلے بھی یہی بات کی تھی بندہ کہے گا:

"لَا عِزَّتِكَ"

اللہ مجھے میری عزت کی قسم ہے میں تم سے دوبارہ سوال نہیں کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ میرے بندے تھوڑا سا اور آگے چلے جاؤ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں یہ بندہ اتنا نزدیک چلا جائے گا کہ جنت کے مین گیٹ کے بالکل قریب پہنچ جائے گا جنت کے دروازے کے بالکل نزدیک چلا جائے گا۔ اللہ اکبر اللہ

اب جنت کے دروازے کے بالکل قریب چلا گیا ہے کچھ دیر خاموش رہا دوبارہ پھر سوال کرنا شروع کر دیا۔

اے کائنات کے خالق اور مالک اللہ سوہنیا اے اللہ تیرے خزانے میں کوئی کمی نہیں، جی بول میرے بندے کیا کہنا چاہتے ہو میرے نبی ﷺ نے جب یہ واقعہ سنایا تو میرے محبوب ﷺ مسکرا پڑے۔

"حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِزَہٗ"

حتی کے میرے نبی ﷺ کے دندان مبارک نظر آنے لگ پڑے۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم جانتے ہو میں اتنا کیوں مسکرا رہا ہوں، محبوب ﷺ ہم تو نہیں جانتے فرمایا جب اس بار بندہ کائنات کے رب سے سوال کرے گا تو آسمانوں کے رب کو بھی مسکرانا آجائے گا اپنے بندے کے بار بار سوال کرنے پر اپنے بندے کے بار بار مانگنے پر کہاں سے سفر کرتا کرتا کہاں سے چلتا چلتا کس جگہ پر آگیا ہے جنت کے دروازے کے پاس آگیا ہے جنت کے مین گیٹ کے پاس آگیا ہے اور اللہ رب العزت سے سوال کر رہا ہے۔

مولا تشنم چڑیا کے منہ میں اگر نمی آجائے گی
مولا تیرے دریا کرم میں کیا کمی آجائے گی

اللہ سوہنیا میں جہنم کی وادیوں سے سفر کرتا کرتا اب جنت کے گیٹ پر آگیا ہوں مالک تھوڑی سی ہاں کر دو تو میں قدم اٹھا کر جنت میں کیوں نہ رکھ لوں۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

حدیث پاک میں آتا ہے: آسمانوں کا رب مسکرا پڑا۔

اللہ رب العزت فرمائیں گے میرے بندے میں تمھیں کون کون سی نعمتیں عطا کروں بندہ کہے گا اللہ کیا دینا چاہتے ہو۔

حدیث پاک میں ہے اللہ خود بندے کو یاد کروائے گا میرے بندے یہ بھی مجھ سے مانگ لو میں تمھیں دے دوں یہ بھی مجھ سے مانگ لو میں تمھیں دے دوں اس نعمت کا بھی سوال کر لو میں تمھیں عطا کر دوں۔

بھائیوں مجھے قسم ہے پیدا کرنے والے پروردگار کی اس طرح تو بندے کو پیدا کرنے والی ماں بھی لاڈ نہیں کرتی جیسے کائنات کا رب کر رہا ہے جیسے آسمانوں کا رب کر رہا ہے وہ کتنا بدنصیب آدمی ہے جو رب کی دی ہوئی نعمتیں کھا کر بھی گناہوں سے توبہ نہیں کر رہا۔

میرے خالق و مالک کی قدر کو پہچان نہیں رہا، اللہ اس بندے کو یاد کروائے گا یہ بھی

مانگ لو میرے بندے یہ بھی لے لو میرے بندے یہ بھی مانگ لو میں تمھیں دے دوں میرے بندے یہ بھی مانگ لو میں تمھیں دے دوں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے نبی ﷺ نے فرمایا: بندہ جب مانگ مانگ کر تھک جائے گا بس کر دے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے میں نے تمھیں جنت بھی دے دی اور جتنی نعمتیں تم نے مانگی ہیں اس سے دس گناہ زیادہ تمہیں عطا کر دی ہیں۔

فرمایا جو کچھ تم نے مجھ سے مانگا ہے میں نے دس گناہ زیادہ تمھیں عطا کر دیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾

کائنات کے لوگو جلدی جلدی کرو آ جاؤ آ جاؤ، اللہ کی رحمت کی طرف آ جاؤ مغفرت کی طرف آ جاؤ، گناہوں سے نفرت کرنے لگ جاؤ۔ نیکی کے راستے پر آ جاؤ کون سی جنت، جس جنت کا طول وعرض کائنات کے رب نے زمین و آسمان کے برابر بنایا ہے اور جانتے ہو وہ جنت کن لوگوں کے لیے بنائی ہے۔

﴿اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ o﴾

متقین کے لیے، جانتے ہو متقین کس کو کہا جاتا ہے؟ متقین کسے کہا جاتا ہے؟ متقین ایسے سمجھو یہاں میں کھڑا ہوں وہاں قبر ہے یہاں سے لے کر قبر تک کا سفر طے کرنا ہے درمیان میں کانٹے موجود ہیں کانٹوں میں سے ایک چھوٹا سا راستہ گزرتا ہے یہاں سے چل کر وہاں تک جانا ہے ان کانٹوں سے بچ کر جانا ہے ان خاردار جھاڑیوں سے بچ کر جانا۔ راستے میں کوئی کانٹا شرک کا بھی آ جائے گا راستے میں کوئی کانٹا بدعت کا بھی آ جائے گا راستے میں کوئی کانٹا زنا کا بھی آ جائے گا راستے میں کئی کانٹے بدکاری کے بھی آ جائیں گے اگر تم یہاں سے چل کر قبر تک جھاڑیوں سے بچ کر چلے گئے تو تم متقی بن گئے۔ اگر تم متقی بن گئے تو تم رب کی جنت میں چلے جاؤ گے۔ اللہ اکبر اللہ

یہاں سے لے کر وہاں تک سفر کرنا ہے۔ لیکن گناہوں سے بچ کر کرنا ہے کانٹوں سے بچ کر کرنا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا کائنات والو دنیا والو!

فرمایا بنی اسرائیل کا ایک بندہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی ڈکیتی کرنے والا چوری کرنے والا اور بدکاری کرنے والا قتل و غارت میں مہارت رکھنے والا ایک کم سو بندہ مارا اس نے اور مارنے کے بعد دل میں خیال آ گیا کہ چلو نیکی ہی کرلیں۔ چلو اللہ کے نیک بندے بن جائیں ساتھ ہی دل میں خیال آ گیا جتنا کچھ میں نے کیا ہے کون معاف کرے گا جتنے پاپ میں کر کے آیا ہوں مجھے کون معاف کرے گا چلو کسی رہبر سے مشورہ ہی کر لیتے ہیں کسی اللہ کے بندے سے مشورہ ہی کر لیتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

ایک بندے کے پاس چلا گیا اسے جا کر کہتا ہے مولانا بات سنو میں بہت بڑا ڈکیت اور چور ہوں بڑی قتل و غارت کرنے والا اور برائیاں کرنے والا اب میرا دل کرتا ہے کہ میں خالق کا اچھا بندہ بن جاؤں اور میرا دل کرتا ہے کہ برائیوں سے نیکی کی طرف سفر کرلوں آپ کا کیا خیال ہے کہ رب مجھے معاف کرے گا یا نہیں کرے گا؟ دعا کرو اللہ صوفیوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

اللہ، اللہ، اللہ، جاؤ، جاؤ، چلے جاؤ مجھ سے دور ہو جاؤ کہیں مجھ پر بھی تمھاری وجہ سے عذاب نہ آ جائے توبہ، توبہ، توبہ اتنا بڑا گنہگار اتنی غلطیاں کرنے والا تمھیں معافی کہاں سے ملنی ہے تم کہاں معاف ہو گے اس نے کہا معافی تو ملنی نہیں تمھارا تو کام ختم کردوں جاتے جاتے جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔ اللہ اکبر اللہ

تمھاری سختی سے تو نبٹتا جاؤں میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں اسے بھی قتل کر دیا۔

اب سو قتل کر دیا لیکن دل میں تمنا اور تڑپ یہ ہے کہ رب کسی نہ کسی طریقے سے مجھے

معاف کر دے اس طرح کوئی حساب لگ جائے کہ میں اپنے مالک سے معافیاں مانگ لوں اپنی خطاؤں اور غلطیوں کی دعا کیا کرو بندے کا دل سخت نہ ہو بندے کا دل نرم نہ ہو میرے نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے اللہ دل کی سختی سے محفوظ فرما جب بندے کا دل سخت ہو جایا کرتا ہے پھر بندہ گناہ کرتا جاتا ہے اور توبہ کا بندے کو خیال تک نہیں آتا۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن بھی کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً﴾

(البقرة : ٧٤)

فرمایا تمھارے دل ایسے سخت ہو گئے ہیں جیسے کوئی پتھر ہوا کرتا ہے حالانکہ پتھر بھی اتنا سخت نہیں ہوتا جتنا تمھارا دل سخت ہو چکا ہے تمھاری آنکھوں کے سامنے کئی جنازے اُٹھے تم پھر بھی توبہ نہیں کرتے تمھاری آنکھوں کے سامنے بڑی بڑی لاشیں آئیں تم پھر بھی توبہ نہیں کرتے اس طرح لاش دیکھی ہے بندہ ایکسیڈینٹ سے مر گیا ہے اس طرح نظر پڑی ہے تو کہتا ہے توبہ توبہ توبہ بس وقت کی توبہ زبان کی توبہ منہ کی توبہ اور الفاظ کی توبہ تھوڑا سا دور چلا گیا تو برائیاں بھی شروع ہیں بدکاریاں بھی شروع ہیں۔

اللہ رب العزت کی نافرمانیاں بھی شروع ہیں اتنا دل سخت ہو چکا ہے حالانکہ پہاڑ اتنے سخت ہیں لیکن وہ بھی اللہ سے ڈر کر رو پڑتے ہیں خالق و مالک کا ڈر وہ بھی رکھتے ہیں لیکن بندے تمھارا چھوٹا سا دل ہے وہ بھی پہاڑوں اور پتھروں سے بھی سخت ہو چکا ہے۔ کیا تمھیں کبھی خیال نہیں آیا کہ میں گناہوں سے بچ کر نیکیوں کی طرف آ جاؤں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اس کے دل میں خیال آیا ہے اور بڑی مدت کے بعد آیا ہے اس کے دل میں خیال آیا ہے اور بڑے دنوں کے بعد بڑی دیر کے بعد آیا ہے گناہ بڑے کیے ہیں غلطیاں بڑی کی ہیں چل پڑا ایک اور اللہ کا بندہ مل گیا اُسے جا کر کہتا ہے بات سنو مولانا میں نے بڑے گناہ کیے ہیں حتی کہ میں نے ایک کم سو قتل بھی کیے ایک بندے کے پاس جا کر میں نے مشورہ بھی کیا ہے میں توبہ کرنا چاہتا ہوں اور برائیوں سے نیکیوں کی طرف سفر کرنا چاہتا ہوں کیا خالق و

مالک مجھے معاف کردے گا۔ اس نے نفرت کا اظہار کہا کیا جاؤ چلے جاؤ میرے پاس سے میں غصے میں آ کر اسے بھی قتل کر بیٹھا ہوں اب بتاؤ میں کیا کروں؟ میں کس طرف جاؤں کیا کروں؟ اللہ اکبر اللہ

وہ کہتا ہے فلاں علاقے میں چلے جاؤ وہ علاقہ نیکیوں کا علاقہ ہے وہ بستی نیکوں کی بستی ہے نیکوں کی بستی کی فضیلت دیکھ لو جہاں نیک لوگ رہتے ہیں اس علاقے کی برکت دیکھ لو! اس علاقے میں چلے جاؤ اس علاقے میں جاؤ گے نیک لوگوں میں بیٹھوں گے تو تمھارا دل اور نرم ہوجائے گا خالق و مالک تمھیں معاف کردے گا۔ اللہ اکبر اللہ

اس نے جناب سفر کرنا شروع کر دیا ہے ایسے سمجھ لو کہ برائیوں سے نیکیوں کی طرف سفر کر رہا ہے گناہوں سے نیکیوں کی طرف سفر کر رہا ہے اپنی پچھلی گناہوں والی زندگی کو مٹانا چاہتا ہے نیکیوں کے سفر پر آ کر نیک بندہ بننا چاہتا ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں چلتا جا رہا ہے چلتا جا رہا ہے سفر کرتا جا رہا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

چلتے چلتے راستے میں ابھی گناہوں سے نیکیوں کی طرف سفر پورا نہیں ہوا اس کی زندگی کا سفر پورا ہوگیا ہے ابھی وہ بستی نہیں آئی کہ موت پہلے آ گئی ہے میں نے حدیث پاک میں پڑھا ہے۔

اور میں نے اپنے دماغ اور عقل سے یہی بات سوچی ہے اللہ تعالیٰ نے اس بندے کو معاف کیا ہے تو اس کی صرف یہی ادا کی وجہ سے کیا ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں اس طرح جب جان نکلنے لگی زمین پر گر گیا زمین پر گرا اور دل میں اتنی خواہش ہے توبہ کرنے کی کہ آگے کو ہاتھ ڈالتا ہے کہ میں کسی طرح اس بستی میں پہنچ جاؤں، میں زمین پر کھسک کھسک کر اس بستی میں پہنچ جاؤ اور رب سے معافیاں مانگ لوں آسمانوں سے خالق و مالک نے دیکھا ہے میرا بندہ گناہوں سے نفرت کر کے نیکیوں کی طرف سفر کرنے کے لیے کتنی تگ و دو کر رہا ہے پاؤں سے چلا نہیں جاتا اور کھسک کر جانا چاہتا ہے ہاتھ پاؤں کام نہیں کر رہے اور جانا چاہتا ہے کہ میں آگے چلا جاؤں راستے میں موت آ گئی جان نکل گئی۔ اللہ اکبر اللہ

موت سے غافل نہ ہو اے بے خبر
رہے گا ایک ساتھ تو دنیا پر
موت ٹھہری آنے والی آئے گی
جان ٹھہری جانے والی جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
ایک دن تجھ پر خاک ڈالی جائے گی
پہلوانوں کو بچھاڑا موت نے
ارے کھیل کتنوں کا اجاڑا موت نے

اور

قبر میں میت اُترنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

موت آگئی جان نکل گئی آسمانوں سے دوطرح کے فرشتے آگئے۔ **اللہ اکبر اللہ**

جنت والے بھی آگئے اور دوزخ والے بھی آگئے وہ کہتے ہیں ہم نے لے کر جانا ہے وہ کہتے ہیں ہم نے لے کر جانا ہے جنت والے کہتے ہیں ہمارے پاس دلیل یہ ہے کہ اس بندے کے دل میں توبہ کی تڑپ موجود ہے یہ بندہ گناہوں سے نیکیوں کی طرف مسافر بن کر جارہا ہے جہنم والے کہتے ہیں ہمارے پاس دلیل یہ ہے ابھی تک یہ سفر پورا نہیں کرسکا ابھی منزل کے آخر تک نہیں پہنچ سکا چلا جاتا معافیاں مانگ لیتا تو ٹھیک تھا ابھی تک تو پہنچا ہی نہیں۔ **اللہ اکبر اللہ**

دلائل اس کے بھی بجا اور دلائل اس کے بھی بجا، فیصلہ خالق و مالک کے ہاتھ میں، مولا کریم آپ ہی بتائیں کیا کرنا چاہیے۔ **اللہ اکبر اللہ**

میرے مالک کی اپنے بندے کے ساتھ محبت دیکھنا اپنے بندے کے ساتھ اللہ رب العزت کا پیار دیکھنا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! زرا زمین کا ناپ کرکے دیکھ لو

اگر نیکوں کی بستی قریب آ گئی ہے تو جنت والے لے جائیں اگر پیچھے سفر تھوڑا کیا ہے تو جہنم والے لے جائیں۔ اللہ اکبر اللہ

پیمائش کی گئی ناپ کیا گیا میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں حقیقتاً بات یہ تھی اس نے سفر تھوڑا کیا تھا آگے سفر زیادہ رہتا تھا یعنی نیکیوں کی بستی زیادہ دور اور برائی کرنے والا علاقہ زیادہ قریب تھا اللہ تعالیٰ نے اپنی زمین کو سکڑ جانے کا حکم دے دیا ہے فرمایا زمین آگے والی سکڑ جاؤ تا کہ نیکوں والی بستی قریب آ جائے نیکوں کی بستی قریب آ جائے اللہ نے زمین کو حکم دیا اور زمین سکڑ گئی ہے زمین کو ناپا گیا اور پیمائش کی گئی جب پیمائش کی گئی تو نیکوں کی بستی زیادہ قریب نظر آئی۔ اللہ اکبر اللہ

اللہ رب العزت نے اپنے بندے کا سفر گناہوں سے نیکیوں کی طرف قبول کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو جنت کا داخلہ عطا فرما دیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

اگر وہ گناہوں سے نیکی کی طرف سفر کر سکتا ہے تو پھر کامونکی کا نوجوان کیوں نہیں کر سکتا وہ سفر کرے تو رب اس کے سفر کی قدر کرتا ہے تم کرو گے تو کیا رب تمھارے سفر کی قدر نہیں کرے گا قدر کرے گا پر تمھارے دل سے رب کی قدر نکل چکی ہے میرا مالک تو ہے ہی بڑا قدردان۔

افسوس اس بات کا ہے کہ تمھارے دل سے خالق کی قدر نکل چکی ہے تم برائی کرتے وقت اتنا تو سوچ لیتے ہو کہ میرا باپ نہ مجھے دیکھے کیونکہ باپ سے تجھے ڈر لگتا ہے آسمانوں سے آواز آتی ہے اپنے باپ کے سفید بالوں کا خیال کرتے ہو اپنے خالق و مالک کا حیاء کیوں نہیں کرتے۔ اللہ اکبر اللہ

اپنے دل میں کائنات کے رب کی قدر پیدا کرو قال اللہ تعالیٰ:

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۝﴾ (آل عمران : ۱۳۳)

آجاؤ آجاؤ نیکیوں کی طرف آجاؤ اسی لیے تو جاتے جاتے پیغام دینا چاہتا ہوں۔

آجا ہن کرلے توبہ سچے دل نال بھائی
اج نئیں تے کل یارا موت ہے سر تے آئی
اج نئیں تے کل یارو، موت ہے سر تے آئی

اور

زندگی دی ڈور بندیا، جانا اے توڑ بندیا
قبراں دے وچ پینا کرلے کچھ غور بندیا
اٹھنی اے میت تیری ہنجواں دے نال بھائی
اج نئیں تے کل یارا موت ہے سر تے آئی
آجا ہن کرلے توبہ سچے دل نال بھائی

اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ (الزمر : ۵۳)

فرمایا اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اور آ جاؤ۔

﴿وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ﴾

اپنے پروردگار کی طرف اپنے آپ کو متوجہ کرو۔

﴿تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾

پکے پکے اللہ کے پیارے بن جاؤ، گناہوں سے نفرت کرنے والے بن جاؤ۔

حضرات ذی وقار! آیئے اللہ رب العزت کا پاک اور مقدس مہینہ ہمارے پاس ہے اس وقت جناب موقع ہے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں کی طرف آ جائیں۔ میری دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ظالم کون؟

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿وَ اَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ o﴾ (ابراهيم: ٤٤)

مختصر حمد و ثناء کے بعد اللہ رب العزت کا نہایت ہی فضل و کرم ہے اس کی توفیق خاص سے آج اس مقام پر جمع ہوئے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ میرا اور تم سب کا اس مقام پر جمع ہونا اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین

قیامت کا دن ہے ظالم لوگ اللہ کی عدالت میں اس حال میں پیش کیے گئے ہیں کہ ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں لگائی گئی ہیں جب اللہ تعالیٰ کے دربار میں وہ پہنچے اس وقت انھوں نے اللہ تعالیٰ سے ایک اپیل کی ہے ایک گزارش کی ہے کہتے ہیں۔

﴿اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ﴾

اے ہمارے الہ اے ہمارے داتا اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی سی زندگی اور دی جائے زندگی کے ہمارے تھوڑے سے سانس بڑھا دیئے جائیں ہمیں ایک بار دنیا میں دوبارہ بھیجا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر میں تمھیں دوبارہ دنیا میں بھیج دوں تو تم دنیا میں جا کر کیا کروں گے وہ آگے سے کہتے ہیں۔

﴿نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ﴾

ہم دنیا میں صرف دو کام کریں گے ایک تو جو آپ کہتے تھے وہی مان لیں گے اور جو تیرے رسول علیہ السلام کہتے تھے وہ بھی؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

جو آپ کہتے تھے وہ بھی مانیں گے اور جو آپ کے رسول علیہ السلام کہتے تھے وہ بھی مان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَوَلَمۡ تَكُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَكُمۡ مِّنۡ زَوَالٍۙ﴾

(ابراھیم:٤٤)

وہ وقت تمھیں بھول گیا ہے وہ وقت اب تمھیں یاد نہیں رہا جب تم قسمیں اُٹھا اٹھا کر کہتے تھے میں نے نہیں مرنا۔

﴿مَا لَكُمۡ مِّنۡ زَوَالٍۙ﴾

عہدہ کوئی مجھ سے چھین لے گا میری کرسی کوئی مجھ سے لے جائے گا میری طاقت کم ہو جائے گی میری قوت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا میرے پاس بہت ڈیجیٹل کیمرے ہیں اور میرے پاس جناب سیکورٹی فورسز بہت ہے میرے پاؤں بہت مضبوط ہیں میرے ہاتھ بہت لمبے ہیں مجھے کوئی کچھ نہیں کرسکتا تم قسمیں اُٹھا اُٹھا کر کہتے تھے۔

﴿وَّ سَكَنۡتُمۡ فِىۡ مَسٰكِنِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ﴾ (ابراھیم:٤٥)

اور ہم نے تمھیں ان لوگوں کے گھروں کا مالک بنایا جنھوں نے ہماری زمین پر رہ کر ہماری نمک حرامی کی پھر ان پر ہمارا عذاب آیا پھر وہ تباہ ہو گئے پھر اُن کے خالی مکانوں میں تم جا کر آباد ہوئے اُن کے محلوں میں قبضے تم نے کیے تمھیں ذرا شرم نہ آئی جو پہلے یہاں رہتے رہے وہ نہیں بچے ہم نے کہاں بچنا ہے تم نے اس بات پر غور ہی نہیں کیا اگر یہ بات کسی نے سمجھائی تو تم نے اُن کا مذاق اُڑایا۔

آج میرے پاس آگئے ہو میں تمھیں دنیا میں بھیجوں دفع ہو جاؤ میرے دربار میں تمھارے لیے کوئی رحمت نہیں فرشتوں پکڑو، ان کو آگ کی ہتھکڑیاں لگاؤ ان کو آگ کی بیڑیاں پہناؤ اور ان کے منہ میں آگ کی لگامیں لگاؤ اور ان کو یہاں سے گھسیٹنا شروع کردو

اور ان کو گھسیٹ کر جہنم کے گڑھے کے قریب لے جاؤ اور جب جہنم کا گڑھا آ جائے ان کو الٹا لٹکا کر ٹانگیں اوپر کو کر کے سر نیچے کر کے الٹا کر کے ان بد بخت ظالموں کو جہنم کے گڑھے میں پھینک دو۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو اس دردناک اور ذلت ناک انجام سے محفوظ فرمائے۔ آمین

قیامت والے دن ظالموں کا یہ حال ہونا ہے اب جب اللہ کی عدالت میں ان کی کوئی بات سنائی نہ دی ان کی بات نہ مانی اللہ نے، اب ظالم بندہ پتہ کیا کرتا ہے اور ساتھ جاہل ہتھکڑیاں لگی ہیں فرشتے گھسیٹ کر لے کر جا رہے ہیں اور ساتھ رو رہا ہے اور ساتھ زبان سے کیا کہہ رہا ہے ظالم بندہ جہنم کی طرف جا رہا ہے اور زبان سے کیا کہہ رہا ہے جو وہ کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان کیا ہے سورۃ الفرقان انیسواں پارہ ظالم کیا کہہ رہا ہے ذرا غور کرنا۔

خالق کائنات کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَالَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًاO يَاوَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًاO﴾

(الفرقان: ٢٧-٢٨)

ظالم بندہ رو رہا ہے اور ساتھ کیا کہہ رہا ہے اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھا رہا ہے خود ہی اپنی انگلیاں اپنے دانتوں میں لے کر کھاٹے جا رہا ہے افسوس سے اور زبان سے کہتا ہے۔

﴿يَالَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًاO﴾

کاش میں دنیا میں رسول ﷺ کی بات مان لیتا کاش میں دنیا میں نبی ﷺ کے پیچھے لگ جاتا کاش میں دنیا میں اللہ کے نبی ﷺ کی بات مان لیتا۔ اللہ اکبر اللہ

قیامت کا دن ہے رب کی عدات ہے ظالم بندہ ہے جہنم کا چالان ہے ایسے موقع پر ظالم کو باپ بھی یاد نہیں آیا ایسے موقع پر ظالم کو بھائی بھی یاد نہیں آیا بلکہ ایسے موقع پر ظالم کو یاد آیا

تو رسول ﷺ یاد آیا، یاد آیا تو نبی ﷺ یاد آیا یاد آیا یاد آیا تو آمنہ رضی اللہ عنہا کا دریتیم یاد آیا اور پاگل کل جو یاد کرتے ہو نبی ﷺ کو آج ہی یاد کرلو نبی ﷺ کو، کل جو تم نے نبی پاک ﷺ کا نام لے کر رونا ہے آج اُس نبی ﷺ کے پیچھے لگ جاؤ جہاں بٹھا دیں بیٹھ جایا کرو جہاں چلا دیں چل جایا کرو جہاں لگا دیں لگ جایا کرو جہاں روک دیں رُک جایا کرو میں پیدا کرنے والے رب کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں تم میرے نبی ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے جاؤ حوضِ کوثر سے ہوتا ہوا سیدھا جنت الفردوس میں چلے جاؤ گے۔

آؤ میرے نبی ﷺ کے پیچھے لگ جاؤ آمنہ رضی اللہ عنہا کے دُریتیم کے پیچھے لگ جاؤ اور مجھے کہاں یاد آئے۔ اللہ اکبر اللہ

ایک شاعر بڑی پیاری بات کرتے ہیں مولانا علی محمد صمصام رحمۃ اللہ علیہ ساری باتوں کا ترجمہ بڑے پیارے انداز سے کرتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

محمدؐ محمدؐ پکاندا چلا جا
ایہہ گیت صمصام گاندا چلا جا
محمدؐ محمدؐ پکاندا چلا جا
مسلمان بن جا مسلمان ہوجا
نبیؐ جی دی سنت تے قربان ہوجا
تے بدعت دے سر خاک تے بدعت اے سر خاک
تے بدعت دے سر خاک پاندا چلا جا
محمدؐ محمدؐ پکاندا چلا جا
ایہہ گیت صمصام گاندا چلا جا

اللہ اکبر اللہ

میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ کے سینے پر نازل ہونے والا قرآن ہے، فرمایا:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًاO يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًاO﴾

(الفرقان: ۲۷۔۲۸)

یہ قیامت والے دن ظالم کا حال ہونا ہے، کس کا؟ ظالم کا، تمھیں پتہ ہے کہ ظالم کس کو کہتے ہیں؟ آؤ میں تمھیں بتاؤں ظالم وہ ہوتا ہے جو کسی حقدار سے اس کا حق لے کر کسی ایسے کو دے دے جو اُس کا حق نہ رکھتا ہو۔

مثال کے طور پر یہ موبائل میرا ہے، اس کے میں نے پیسے بھرے ہیں اس کا میں حقدار ہوں ایک بندہ آیا اس نے یہ موبائل مجھ سے چھین لیا اور مجھ سے چھین کر کسی ایسے بندے کو دے دیا جس نے اس کے پیسے نہیں بھرے تھے یہ جو بندہ درمیان میں آیا ہے یہ کون ہے؟

یہ ظالم ہے کیونکہ اس نے میرا حق چھین کر دوسرے کو دیا ہے اور ظالموں کی کئی قسمیں ہیں کئی طرح کے ظالم ہیں مگر میں نے تمھارے سامنے دو ہی بیان کرنے ہیں۔

سب سے پہلا ظالم یہ ہے جو اللہ کا حق اللہ سے لے کر اللہ کی مخلوق میں بانٹتا ہے ایک ظالم یہ ہے اور دوسرا ظالم وہ ہے جس نے اللہ کے رسول ﷺ سے رسول اللہ ﷺ کا حق لے لیا اور لے کر آپ ﷺ کے امتیوں میں بانٹ دیا۔ چاہے ایک امتی کو دے دیا چاہے چار امتیوں کو دے دیا اور چاہے بارہ امتیوں کو دے دیا۔

سب سے پہلا ظالم جس نے اللہ کا حق اللہ سے لے کر اللہ کی مخلوق میں بانٹا ہے اللہ کا حق کیا ہے؟

آیئے اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک سے پوچھتے ہیں سورۃ البقرہ سورہ نمبر دو۔

خالق کائنات کا قرآن ہے اللہ کا حق کیا ہے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَO الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا

لِلّٰهِ اَنۡدَادًا وَّ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾ (البقرہ: ۲۱،۲۲)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ﴾

اے لوگو! جی اللہ جی کیا بات ہے؟ فرمایا:

اعۡبُدُوۡا عبادت کرو یہ حق ہے اعۡبُدُوۡا عبادت کرو، اللہ کس کی عبادت کریں، فرمایا رَبَّکُمُ اپنے رب کی عبادت کرو، اللہ کون ہمارا رب ہے؟

فرمایا میں تمھارا رب ہوں، اللہ اگر تو ہمارا رب ہے تو تیرے رب ہونے کی کیا دلیل ہے؟ آخر تمھیں سجدہ کرنا ہے آخر تمھیں پکارنا ہے آخر مشکل وقت میں تیرا نام لینے کی کوئی دلیل بھی تو ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آو تمھیں دلائل دوں، میں تمھارا رب ہوں کیسے رب ہوں، کیسے تو ہمارا رب ہے؟ فرمایا:

﴿خَلَقَکُمۡ﴾

میں نے تمھیں پیدا کیا۔

﴿وَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ﴾

تم سے پہلے لوگوں کو بھی میں نے پیدا کیا۔

اللہ بس دو ہی دلیلیں؟ فرمایا، نا، نا، نا،

﴿الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّکُمۡ﴾ (البقرۃ: ۲۲)

میں نے ہی تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنایا میں نے ہی تمھارے لیے آسمان کو چھت بنایا، میں نے ہی تمھارے لیے آسمان سے پانی نازل کیا، میں نے ہی اس پانی سے زمین سے رزق پیدا کیا۔

﴿فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا﴾

کائنات کے لوگو! تمھیں بناؤں تو میں اکیلا، تم سے پہلوں کو بناؤں تو میں اکیلا، زمین اور آسمان بناؤں تو میں اکیلا ندی نالے چلاؤں تو میں اکیلا، تتلی کے پَروں پر پرنٹ سجاؤں تو میں اکیلا مور کو ناز ونخرہ عطا کروں تو میں اکیلا، بلبل کو ترانہ عطا کروں تو میں اکیلا، کوئل کو سریلی آواز عطا کروں تو میں اکیلا پانی کے ایک قطرے سے چھے سات فٹ کا انسان بناؤں تو میں اکیلا ایک مرد اور ایک عورت سے کروڑوں انسان پیدا کروں تو میں اکیلا گائے کے تھنوں سے سفید دودھ پیدا کروں تو میں اکیلا پھیکے پانی سے میٹھے فروٹ پیدا کروں تو میں اکیلا۔

سب کچھ میں اکیلا کروں اور جب سجدے کی باری آتی ہے تب کہتے ہو یہاں بھی کرلو اور وہاں بھی کرلو اسے بھی مان لو اور اُسے بھی مان لو اسے بھی پکارو اور اُسے بھی پکارو، اس کا نام بھی لے لو اور اس کا نام بھی لے لو جب میں اکیلا ہو کر تم سب کو نہیں بھولتا پھر تم سب مل کر مجھ اکیلے کو کیوں بھول جاتے ہو؟

اپنے حق کے لیے عدالتیں لگاتے ہو اپنے حق کے لیے پرے اور پنچایت لگاتے ہو اپنے حق کے لیے قتل کر دیتے ہو، اپنے حق کے لیے کلاشنکوف اُٹھا کر چل پڑتے ہو اپنے حق کے لیے خون کی ندیاں بہا دیتے ہو اور میں مالک کے حق کو اُٹھا کر کلو کلومیٹر پر کیوں بانٹ دیتے ہو اپنے حق کی خاطر لڑنا سیکھا ہے میں مالک کا حق گلی گلی بانٹنا سیکھا ہے میں اکیلا ہو کر تم سب کا حق ادا کرتا ہوں تم سب مل کر میں رب کا حق ادا نہیں کرتے جہاں دل کیا وہاں سجدہ کرلیا جہاں دل کیا رب کا حق دے دیا جہاں سے دل چاہا بیٹا مانگ لیا کسی سے دل کیا بیٹی مانگ لی، تم سب کچھ مجھ سے مانگتے ہو ایک بیٹا بیٹی مجھ سے کیوں نہیں مانگتے اگر میں تمھیں پیدا کر سکتا ہوں تمھارے گھر میں بیٹا بیٹی نہیں پیدا کر سکتا، ہائے ہائے ہائے، مالک کا حق بانٹے پھرتے ہو۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا مالک کا حق تقسیم نہ کیا کرو۔

مالک دا در چھڈ کے سجدے
در مخلوق دے کر دے او
رب دے حق نوں در در ونڈ کے
رب توں کیوں نیئں ڈر دے او
مالک دا دَر چھڈ کے سجدے
لا الہ الا اللہ نوں
نال ایمان پکایا کر
سورۂ اخلاص دا سجنا
دل تے ذکر جمایا کر
بن توحید دے رب نئیں ملدا
اینویں ضد وچ کیوں پے لڑدے او
رب دے حق نوں دَر دَر ونڈ کے
رب توں کیوں نیئں ڈر دے او
مالک دا دَر چھڈ کے سجدے

اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا۔

رب کون ہے؟ اس کے رب ہونے کی دلیلیں نوٹ کرلو اسے پہچانتے نہیں اُسے جانتے نہیں کون سا رب ہے سن لو اللہ کے قرآن کا دوسرا مقام ہے۔

فرمایا:

﴿اللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا﴾

مرکز توحید والو تمھیں توحید سے پیار ہی نہیں، یار قرآن میں تو مٹھاس ہی بڑی ہے قرآن میں تو لذت ہی بڑی ہے میں محبت سے پیار سے قرآن پڑھتا ہوں تم محبت ہی نہیں

کرتے، لگتا ہے تمھیں قرآن میں لذت نہیں آتی؟

قرآن میں لذت نہیں اللہ کی قسم بڑی لذت ہے بڑا پیار ہے، اللہ اللہ۔

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ○ هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○﴾ (المومن: ٦٤، ٦٥)

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا کون ہے داتا تمھارا، کون ہے مشکل کشا، اُسے پہچانو تو سہی، اس کی پہچان تو کرو، فرمایا:

﴿صُوَرَكُمْ﴾ لوگو میں وہی ہوں جس نے تمھاری شکل بنائی ہے۔

﴿صُوَرَكُمْ﴾ میں وہی ہوں جس نے تمھارے رنگ بنائے ہیں۔

﴿صُوَرَكُمْ﴾ میں وہی ہوں جس نے تمھارا چھے سات فٹ وجود تیار کیا ہے۔ اللہ رنگ کا کالا بنایا تو رب نے بنایا رنگ کا گورا بنایا تو رب نے بنایا۔

ہتھ لایا میلے ہوون کئی
تے کئی ہندے توے تو کالے نیں
کئی مارے ہوئے نصیباں دے
کئی بھتے ای کرماں والے نیں
کتے سونا سونا سونا ایں
کتے کتاں وچ نیئں والے نیں
کتے لسی پین نوں مل رہی نیئں
کئیاں کتے وی ددھی پالے نیئں
کتے اگلے ڈنگ لئی جڑ دی نیئں
تے کئی دیندے پھر دے چھٹے نیں

واہ مولا توں اپنیاں قدرتاں دے
کیا سوہنے نقشے کڈھے نیں
ہے اکو ای دل انگوراں دی
کجھ مٹھے نیں کجھ کھٹے نیں

اللہ اکبر اللہ

کائنات کے لوگو سر بناؤں تو میں بناؤں، جھکاتے کسی اور کے آگے کیوں ہو، زبان دوں تو میں دوں گیت کسی اور کے کیوں گاتے ہو۔ ہاتھ عطا کروں تو میں کروں پھیلاتے کسی اور کے آگے کیوں ہو وجہ کیا ہے؟ میں اب تمھیں ایک مثال دینے لگا ہوں بندے کے پاس جاز کی سم ہو تو لوڈ بھی جاز کا ہی چلتا ہے بندے کے پاس ٹیلی نار کی سم ہو تو لوڈ بھی ٹیلی نار کا چلتا ہے بندے پاس زونگ کی سم ہو تو لوڈ بھی زونگ کا ہی چلتا ہے بندے کے پاس یوفون کی سم ہو تو لوڈ بھی یوفون کا چلتا ہے بندے کے پاس وارد کی سم ہو تو لوڈ بھی وارد کا چلتا ہے اور جب پیدا کرنے والا رب ہو پھر سجدہ بھی چلتا ہے تو اکیلے رب کا چلتا ہے۔

یہ کیا بات ہوئی دینے والا کوئی اور نام کسی اور کا، سم دینے والا کوئی اور سجدہ کسی اور کا، جنھوں نے اتنی سی سم دی ہے وہ تمھیں کسی اور کا لوڈ نہیں چلانے دیتے، جس نے تمھیں چھے سات فٹ کا وجود دیا ہے وہ کسی اور کا سجدہ چلنے دے گا نہیں چلنے دے گا تم چلا کر دکھاؤ تم کرو سجدے یہاں کرو وہاں کرو در بدر کرو، نتیجہ کیا نکلے گا۔

﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌO تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةًO﴾ (الغاشية: ٣، ٤)

سجدہ وہی قبول ہوگا جو مالک ارض و سماء کے آگے کیا جائے گا یہ رب کا حق ہے یہ پیدا کرنے والے کا حق ہے اسے گلی گلی کیوں بانٹتے ہو اسے کلو کلو میٹر پر کیوں بانٹتے ہو جب وہ تمھارا حق ادا کرنے میں مخلص ہے تم اپنے مالک کا حق ادا کرنے میں کیوں نہیں مخلص؟ ہائے ہائے ہائے،

وہ بھی کوئی بندہ ہے جس نے اپنے مالک کا حق ہی نہیں پہچانا وہ بھی کوئی بندہ ہے جسے یہ

نہیں پتہ کہ میرے مالک کا حق کیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اور مجھے یاد آیا جنھوں نے رب کا حق پہچانا ہے، انھوں نے پہچان ہی لیا ہے۔ انھوں نے چلّے کاٹے بغیر پہچان لیا ہے انھوں نے جناب قبرستان میں رات کاٹے بغیر پہچان لیا ہے جنھوں نے اپنے مالک کا حق پہچانا، کیسے پہچانا، ذرا غور کرنا،

بخاری اور مسلم حدیث کی دو کتابوں کا حوالہ، مسجد نبوی میں، ایک عورت رہتی تھی وہ مسجد نبوی میں جھاڑو دیتی تھی فارغ وقت میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کے گھروں میں چلی جانا کوئی کام کر دینا، اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے گھر میں وہ اکثر آتی تھی اور اس نے جب بھی آنا یہ بات کہنی وہ سرخ موتیوں والے ہار والا دن کتنا عجیب دن ہے جس دن میں نے اپنے اللہ کو پہچانا ہے اماں کہتی ہیں ایک دن وہ آئی تو کام کرتے کرتے پھر کہنے لگی وہ سرخ موتیوں کے ہار والا دن کتنا؟ میں نے کہا بس رُک جاؤ، مجھے بات بتاؤ سارے کام چھوڑ دو یہاں میرے پاس بیٹھ کر مجھے بات سناؤ تم جو کہتی ہو کہ تم نے اُس دن اللہ کو پہچانا مجھے بھی بتاؤ کہ تم نے اللہ کو کیسے پہچانا، پھر اُس عورت نے ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتایا میں اب تمھیں بتانے لگا ہوں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! وہ بیان کرتی ہے ماں جی میں ایک غریب سی عورت تھی میں ایک گاؤں میں رہا کرتی تھی اس گاؤں کا جو بڑا وڈیرا بندہ ہے اُس کے گھر میں مَیں ملازمت کیا کرتی تھی برتن دھو دیتی صفائیاں کر دیتیں کپڑے دھو دیتی ہیں میرا کام تھا مجھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کوئی پتہ نہیں اللہ کون ہے؟ اللہ رب العزت کے بارے میں مجھے بالکل بھی کوئی معلومات نہیں تھیں ہاں اتنا ضرور پتہ تھا اس گاؤں نے جو لوگ ہیں آگے پیچھے لات منات کا نام لیتے رہتے ہیں اور جب ان پر کوئی بڑی مشکل آجاتی ہے اس وقت کوئی اللہ ہے اس کا نام لے لیتے ہیں۔

بس مجھے اتنا پتہ ہے اس کے علاوہ مجھے اللہ کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ کہتی ایک دن ایسے ہوا میں اپنے گھر میں کام کاج کرتی رہی تھوڑی دیر کے بعد پڑوسن کی ایک جوان بیٹی

میرے پاس آئی اُس نے گلے میں ایک سرخ قیمتی موتیوں والا ہار ڈالا ہوا ہے اُس نے میرے سامنے ہار اتار، اتار کر ایسے میرے سامنے رکھ دیا مجھے کہتی بی بی بات سنو، میں نہانے کے لیے جا رہی ہوں یہ میرا قیمتی ہار ہے بہت قیمتی ہے اس کا تم نے خیال کرنا ہے میں نہا کر واپس آ ؤں گی تو تم سے ہار لے لوں گی اتنا کہہ کر وہ نہانے کے لیے چلی گئی ہار اُس نے جیسے رکھا میں نے ویسے ہی پڑا رہنے دیا میں نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ میں پیچھے ہو کر بیٹھ جاتی ہوں۔ اللہ اکبر اللہ

میرے دیکھتے دیکھتے کیا ہوا اچانک آسمانوں سے ایک چیل اڑتے اڑتے آئی ہے اُس چیل نے ہار اٹھایا ہے سرخ تھا، نا اس نے سمجھا شاید گوشت کا ٹکڑا ہے اس نے اٹھایا اور اٹھا کر لے گئی۔

جب وہ لڑکی نہا کر واپس آئی کہتی لاؤ میرا ہار دو ہار کہاں ہے؟ میں نے کہا بی بی بات سنو۔ ہار تو ابھی ابھی یہاں سے چیل اڑا کر لے گئی ہے وہ کہتی ہے مذاق مت کرو ہار واپس کرو کبھی چیلوں نے بھی ہار اٹھائے ہیں مجھے ہار دو میں نے کہا بی جی میں جھوٹ نہیں بول رہی ہار واقعی چیل اُڑا کر لے گئی ہے وہ کہتی ہے بات سنو تم غریب عورت ہو تم نے میرا ہار اپنے کپڑوں میں چھپا لیا ہے۔ تا کہ تمھارے کام آئے میں نے کہا بی بی میں غریب ضرور ہوں پر میں کسی کی چیزیں چرانے والی عورت نہیں۔ میں غریب ضرور ہوں پر میں کسی کی چیزوں پر قبضہ کرنے والی عورت نہیں۔

ہار میرے پاس نہیں ہار چیل اڑا کر لے گئی ہے اس نے اپنے باپ کو آواز دی یعنی چوہدری صاحب کو، وہ بھی آ جاتا ہے آ کر کہتا ہے بی بی بات سنو میری بیٹی کا ہار واپس کر دو ہار بہت ہی قیمتی ہے تمہیں ہار دینا ہی پڑے گا۔

میں نے کہا چوہدری جی مجھے تو ہار کا پتہ ہی نہیں ہار یہاں سے چیل اڑا کر لے گئی ہے میں بار بار بتا رہی ہوں۔ چوہدری کیا کہتا ہے بات سنو ہار واپس کر دو تو بات ٹھیک ہے اگر تم میرا ہار واپس نہیں کرو گی میں اس گاؤں کے نوجوان لڑکوں کو بلا لوں گا وہ تمھیں کھینچ کر گاؤں

کے چوک میں لے جائیں گے تیرے جسم کے کپڑے اُتار کر تمھیں ننگا کر دیا جائے گا پھر ہار جہاں چھپا ہوگا خود ہی ظاہر ہو جائے گا اور ساتھ گاؤں کے لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ چوہدری کے گھر سے چیزیں چرانے کی سزا کیا ہوا کرتی ہے۔ ماں جی جب اُس نے اتنی بات کی میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ اللہ اکبر اللہ

میں ڈر گئی، میں گھبرا گئی، میں پریشان ہوگئی اور میں سوچنے لگ پڑی اگر بھرے چوک میں میرے کپڑے اُتر گئے تو میری عزت کا جنازہ نکل جائے گا میری عزت رُل جائے گی اور میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گی مسلمانوں عزت تو عزت ہوا کرتی ہے چاہے کسی ککھوں کی گلی میں رہنے والی بچی کی عزت ہو عزت تو اس کی بھی عزت ہے چاہے کوئی رنگ کی کالی عورت کیوں نہ ہو عزت تو آخر اس کی بھی عزت ہوا کرتی ہے۔

ماں جی میں ڈرنے لگی گھبرانے لگ گئی حتیٰ کہ میں نے اس چوہدری کے سامنے ایسے کر کے ہاتھ باندھ دیئے چوہدری جی میں آپ کے ترلے کرتی ہوں اور منتیں کرتی ہوں ہاتھ باندھتی ہوں مجھے کچھ نہ کہو مجھے آپ کے ہار کا نہیں پتہ ہار چیل اُٹھا کر لے گئی ہے میری منتیں کرتے کرتے۔

اُس نے لڑکوں کو بلا لیا انھوں نے مجھے پکڑا اور کھینچنا شروع کر دیا اسی دوران اچانک میرے دماغ میں بات آ جاتی ہے اس گاؤں کے لوگ جب کسی مشکل میں آتے ہیں تو کوئی اللہ ہے اس کا نام لیتے ہیں چلو میں بھی اس کا نام لے کر دیکھوں شاید میرا کام بھی بن جائے تو میں نے اللہ کا نام لے لیا میں نے کہا اللہ میں تمھیں جانتی نہیں اللہ میں تیری ذات سے واقف نہیں، اللہ میں تیرے ٹھکانے سے واقف نہیں مجھے تو بس اتنا پتہ ہے کہ یہ مشکل میں تیرا نام لیتے ہیں میں غریب ہوں اور اتنی بڑی مشکل آ گئی ہے میری عزت رُلنے والی ہے۔

اے اللہ اگر واقعی توں اپنے بندوں کی عزت کا رکھوالا ہے مجھ غریب کی عزت بچالو، میں کمزور ناقص کی عزت بچالو میرے اللہ، ماں جی بس اتنی بات زبان سے کہنے کی دیر ہے اچانک وہ چیل اڑتی اڑتی واپس آتی ہے ہار پھینک کر چلی جاتی ہے میں نے اس طرح ہار

اپنے ہاتھ پر رکھ کر پکڑا اور کہا لو دیکھو یہی ہار ہے جس کے لیے تم مجھ غریب کی عزت کا جنازہ نکالنا چاہتے تھے پھر میں نے ہار اُٹھایا اس چوہدری کی جھولی میں ڈال دیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میں نے کہا یہ لو چوہدری اسی ہار کی وجہ سے تم میری عزت کا جنازہ نکالنا چاہتے تھے یہی وہ ہار ہے جس کی وجہ سے تم میرے کپڑے اُتار کر مجھے پریشان کرنا چاہتے تھے یہ پکڑو اپنا ہار اپنے قبضے میں کرلو چوہدری بات ٹھیک ہے تمھارا ہار بہت قیمتی ہے پر مجھ غریب کی عزت سے زیادہ قیمتی تو نہیں۔ تمھارے ہار کی قیمت بہت زیادہ ہے پر میں ناتواں کی عزت سے زیادہ قیمتی تو نہیں تمھارے ہار کی قیمت پر تمھیں اپنے ہار کی بہت فکر رہی ہے پر مجھ غریب کی عزت کی تمھیں کوئی فکر نہیں رہی ہیں۔

تو شکر گزار ہوں اس مالک کی جسے زندگی میں پہلی بار پکارا ہے رب نے پہلی بار میری عزت بچالی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

ماں جی میں نے ہار اُس کو دے دیا، مجھے اس گاؤں کے لوگوں سے شدید نفرت ہو جاتی ہے رات کی تاریکی میں، میں نے وہ گاؤں چھوڑ دیا سفر کرتے کرتے رات کا پچھلا پہر ہو جاتا ہے ایک جگہ پر مجھے خیمے لگے نظر آتے ہیں میں نے دل میں سوچا عورت ذات ہوں کہاں تک جاؤں گی یہ خیمے والے کوئی قافلے والے لگتے ہیں ان کے پاس رُک جاتی ہوں صبح جدھر یہ جائیں گے میں بھی چلی جاؤں گی میں ایک خیمے کے پاس جا کر بیٹھ جاتی ہوں تھوڑی دیر بعد اس خیمے سے ایک نوجوان نکلتا ہے وہ وضو کرتا ہے ایسے کانوں پر اپنے ہاتھ رکھتا ہے با آواز بلند پڑھتا ہے:

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر

اشھد انا لا الہ الا اللّٰہ

اشھد انا لا الہ الا اللّٰہ

وہ اذان کہتا ہے۔

لوگ جمع ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں جیسے جیسے دن چڑھتا ہے وہ مجھے پہچانتے جاتے ہیں مجھے دیکھ لیتے ہیں میں نے اپنا سارا واقعہ اُن کے سامنے بیان کردیا ہے وہ کوئی عام نہیں تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاک نبی ﷺ کے پاک صحابہ رضی اللہ عنہم تھے مجھے وہ نبی پاک ﷺ کے پاس لے کر آ گئے میری ملاقات محسن انسانیت رہبر انسانیت ﷺ رحمت للعالمین، رہبر کامل پوری کائنات کے سردار نبی ﷺ سے ملاقات ہوجاتی ہے میں نے اپنا سارا واقعہ نبی پاک ﷺ کے سامنے بیان کردیا ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں بی بی گھبرانے کی ضرورت نہیں آج کے بعد تمھارا گھر مسجد نبوی ہوگا اور تمھارا شہر مدینہ ہوگا آج کے بعد یہ مدینہ تیرا شہر ہے۔

کائنات کے لوگو! کسی کالج میں جا کر اُس عورت نے نہیں پڑھا کسی کتاب کا مطالعہ نہیں کیا کسی یونیورسٹی کی ڈگری اس نے حاصل نہیں کی ایک ایسی عورت کو پتہ چلا کہ مالک کون ہے، تم کتابیں پڑھ پڑھ کر تم یونیورسٹی کی ڈگریوں کے وزن اُٹھا اُٹھا کر کے، تم اپنے آپ کو علامہ فہامہ اور پروفیسر کہلوا کر خود بھی رب کا حق بانٹا لوگوں سے بھی رب کا حق بٹواتے ہو تم کیسے پروفیسر ہو جو مالک کا حق نہ پہچانے وہ پڑھ کر بھی اَن پڑھ ہوتا ہے، جسے مالک کا حق کا پتہ ہو وہ نہ پڑھ کر بھی پڑھا لکھا ہوا کرتا ہے۔

کس بات کی تمھاری تعلیم ہے جب تمھیں یہ ہی نہیں پتہ کہ مالک کا حق کیا ہے۔

دعا کرو اللہ مالک کا حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اگر مالک کا حق نہ پہچانا، نا اگر گلی گلی میں رب کا حق بانٹا تو پھر پتہ ہے کیا ہوگا پھر قیامت کا دن ہوگا ہتھکڑیاں لگی ہوں گی بیڑیاں لگی ہوں گی رو رہا ہوگا اور کیا کہہ رہا ہوگا۔

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝﴾

(الفرقان: ۲۷۔۲۸)

پھر قیامت والے دن ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھاؤ گے رو رو کر کہو گے یا اللہ ایک بار واپس

بھیج دو تمھیں دنیا میں دوبارہ نہیں بھیجا جائے گا اس لیے آج موقع ہے ظلم سے بھی بچ جاؤ ظالم سے بھی بچ جاؤ اللہ ہمیں ظلم سے بھی بچائے اللہ تمھیں ظالم سے بھی بچائے۔ آمین۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

یہ پہلا ظالم ہو گیا اب دوسرا ظالم بیان کر کے بات ختم کرتا ہوں۔

دوسرا ظالم کون ہے؟ دوسرا ظالم وہ ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کا حق رسول اللہ ﷺ سے لے کر آپ ﷺ کے امتیوں میں بانٹتا ہے، کتنوں میں بانٹا ہے؟ چاروں میں بانٹا ہے؟ ایک میں بانٹا یا بارہ میں بانٹا، جتنوں میں مرضی بانٹا، اس نے رب کے رسول ﷺ کا حق جو بانٹ دیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اللہ کے رسول ﷺ کا حق کیا ہے جیسے قرآن میں سے تمھیں بتایا کہ الٰہ کا حق کیا ہے ایسے میں تمھیں یہ بتانے لگا ہوں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا حق کیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! اللہ کے رسول ﷺ کا حق کیا ہے؟ رب کائنات کا قرآن ہے فرمایا:

﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ﴾ (النساء: ٦٤)

فرمایا کائنات کے لوگو دنیا میں جتنے بھی رسول آئے اللہ تعالیٰ نے یہی حق دیا اُس کی بات ماننی چاہیے اُس کا کہنا ماننا چاہیے رسول جیسے کہے کر دیا کیوں کہ یہ رسول کا حق ہے رسول ﷺ جہاں بٹھا دے بیٹھ جایا کرو یہ رسول ﷺ کا حق ہے رسول ﷺ جہاں سے روکے رُک جایا کرو یہ حق ہے رسول ﷺ کا۔

بات میں کروں دلیل پوچھا کرو بات پروفیسر کرے دلیل پوچھا کرو۔

لیکن جب بات رسول ﷺ کرے دلیل پوچھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ رسول ﷺ بھی دلیل ہوتا ہے اور رسول ﷺ کا وجود بھی دلیل ہوا کرتا ہے۔ رسول ﷺ کا قول بھی دلیل ہوا کرتا ہے رسول ﷺ سے دلیل پوچھنے کی ضرورت نہیں، رسول ﷺ خود دلیل ہے۔

یہ ہے حق رسول اللہ ﷺ کا، ہر رسول کا سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک ہر نبی کا ہر پیغمبر کا ہر رسول کا یہی حق ہے مگر میں نے نبی پاک ﷺ کے بارے میں بات کرنی ہے نبی پاک ﷺ کا ایک حق نہیں آپ ﷺ کے کئی حقوق ہیں۔ ان کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے مولانا اقبال کیلانی حفظہ اللہ، بڑی اچھی کتاب ہے طالب علم اس کا مطالعہ کرسکتا ہے مگر میں نے چونکہ حقوق بیان نہیں کرنے میں نے صرف تمھیں اُن کی پہچان کروانی ہے میں قرآن کریم کی دو آیات پڑھنے لگا ہوں، ان دونوں میں اللہ تعالیٰ نے میرے محبوب ﷺ کے سارے حقوق اکھٹے بیان کر دیئے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا!

اللہ کا قرآن ہے فرمایا:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَO﴾

(التوبة : ٢٤)

حضرات ذی وقار! اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ساری محبتیں اکٹھی کر دی ہیں۔

﴿اٰبَآؤُكُمْ﴾

باپ کی محبت

﴿وَ اَبْنَآؤُكُمْ﴾

بیٹوں کی محبت

﴿وَ اِخْوَانُكُمْ﴾

بھائیوں کی محبت

﴿وَ اَزْوَاجُكُمْ﴾

بیویوں کی محبت

﴿ وَ عَشِيْرَتُكُمْ ﴾

کنبہ وقبیلہ کی محبت

﴿وَ تِجَارَةٌ﴾

کاروبار کی محبت

﴿وَ مَسٰكِنُ﴾

بنگلے کوٹھیوں کی محبت۔

ساری محبتیں رب نے اکٹھی کی ہیں مسلمانوں ہر محبت کے پیچھے کوئی نہ کوئی مفاد ہوتا ہے جب تک بندے کو مفاد ملتا رہتا ہے محبت برقرار رہتی ہے جب مفاد ختم ہوجاتا ہے تو محبت ختم ہوجاتی ہے۔

مثال کے طور پر دو باتیں سن لو باپ اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے بڑا ہی پیار کرتا ہے کیوں کرتا ہے تاکہ میرا بیٹا بڑا ہوکر میرے بڑھاپے کی لاٹھی بنے میرا بیٹا کمائے گا میں بیٹھ کر کھاؤں گا اور اگر بیٹا بڑا ہوکر اپنے باپ کو کما کر نہ دے بلکہ اپنے باپ کو برا بھلا کہے اچھا نہ سمجھے تو محبت نفرت میں بدل جاتی ہے باپ کہتا ہے میں عدالت میں لکھ کر دے آتا ہوں کہتا ہوں میرا بیٹا ہی نہیں میری جائیداد میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

نفرت بن گئی جب مفاد نہیں ملا۔ بیوی اپنے خاوند سے اور خاوند اپنی بیوی سے پیار کرتا ہے کیوں کرتا ہے؟ خاوند کی یہ خواہش ہے کہ میری بیوی میرے بستر کی حلاوت بن جائے میری امانت میں خیانت نہ کرے یہی بیوی اپنے خاوند کے بستر کا خیال نہ کرے اُس کی امانت میں خیانت کرے تو خاوند جناب اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور عدالت میں جا کر کہتا ہے جاؤ تمھیں طلاق ہے طلاق ہے تم میری بیوی نہیں میں نے تمھیں چھوڑ دیا ہے فارغ کردیا ہے۔

کیوں چھوڑا ہے؟ نفرت کیوں پڑی ہے خاوند کو مفاد نہیں ملا ہر محبت کے پیچھے کوئی نہ

کوئی مفاد ہوتا ہے جس نبی ﷺ کا میں اور تم کلمہ پڑھتے ہیں اس نبی ﷺ کو ہم سے کوئی مفاد نہیں اس نبی ﷺ کو مجھ اور تم سے کوئی فائدہ نہیں۔

الٹا امت گالیاں دیتی ہیں اور وہ نبی ﷺ دعائیں دیتا ہے امت پتھر مارتی ہے نبی ﷺ قرآن پڑھ کر سناتا ہے، امت پتھر مار مار کر لہولہان کر دیتی ہے اور نبی ﷺ رات کے وقت مصلے پر آنسو بہاتا ہے آسمانوں سے اللہ جبریل علیہ السلام کو بھیجتا ہے جبریل علیہ السلام پوچھو میرے سوہنے سے کیا بات ہے کیوں رو رہے ہیں جبریل علیہ السلام آ کر کہتے ہیں محبوب ﷺ رب پوچھتے ہیں کیوں رو رہے ہو؟ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ میں دعا کرتا ہوں۔ پتھر مارنے والوں کو جنت عطا کر دے پتھر مارنے والوں کو ہدایت عطا کر دے۔

اللہ اللہ میرے نبی دا حوصلہ
گالیاں سن کے وی مسکراندا رہیا
اللہ اللہ میرے نبی دا حوصلہ
جیہڑے کول آگئے او صحابہؓ بنے
ٹکٹ جنت دے سوہنا عطا ندا گیا
اللہ اللہ میرے نبی دا حوصلہ

اللہ اکبر اللہ

جو نبی ﷺ ہر چیز سے بڑھ کر بغیر کسی مفاد کے محبت کرتا ہے کیا اُس نبی ﷺ کا حق نہیں کہ اس پر بچے قربان کر دیں۔ اس نبی ﷺ کا حق نہیں اس پر بیوی قربان کر دیں، کیا اس نبی ﷺ کا حق نہیں اپنے جسم میں جتنا خون ہے خون کا ہر قطرہ اُس نبی ﷺ پر قربان کردیں یہ میرے نبی ﷺ کا حق ہے۔

تیرے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک تمھارے جسم میں جتنا خون ہے سارا خون نبی ﷺ کی حرمت پر قربان کر دیا تو پھر تم نے میرے نبی ﷺ پر کوئی احسان نہیں کیا یہ تو تمھارا حق ہے کہ تم نبی ﷺ پر قربان ہو جاؤ یہ تمھارا حق ہے کہ تم نبی ﷺ پر تن

من دھن قربان کر دو۔

لیکن آج میں بڑے افسوس سے بات کہوں گا نبی ﷺ سے تن من دھن قربان کرنا تو بہت دور کی بات ہے آج مسلمان چہرے پر داڑھی کے چند بال بھی پسند نہیں کرتے، یہ بھی اُتار کر پھینک دیتے ہو اگر رکھ لیتا ہے تو اس کی منگیتر کے فون آنے شروع ہو جاتے ہیں اب آپ اولڈ مین لگ رہے ہو اب آپ صوفی لگ رہے ہو اب آپ مولوی لگنے لگ پڑے ہو لہٰذا سنت کا قتل کر دیتا ہے نبی ﷺ پر جان قربان کرنا تو بڑی دور کی بات ہے تم تو داڑھی کے چند بال بھی پسند نہیں کرتے تم نبی ﷺ پر قربان کیسے ہو سکتے ہو ہاں تم قربان ہو سکتے ہو تو آج کی لڑکی پر ہو سکتے ہو تم جان دے سکتے ہو تو اپنی معشوقہ کے لیے دے سکتے ہو تم جان قربان کر سکتے ہو جس سے تم پیار کرتے ہو گرل فرینڈ سے کر سکتے ہو نبی ﷺ سے نہیں کر سکتے۔

نوائے وقت اٹھا کر دیکھو، جنگ اٹھا کر دیکھو اخبارات گواہ ہیں تصویر لگی ہوتی ہے سترہ سالہ نوجوان اپنے گلے میں رسی ڈال کر پھندا ڈال کر لٹک کر مر گیا ہے پچھلی رات، نیچے لکھا ہوتا ہے کیوں مرا؟ فلاں لڑکی سے پیار کرتا تھا اس کی شادی کہیں اور ہو گئی اس نے سوچا میں نے اب زندہ رہ کر کیا کرنا ہے۔ لڑکی تو میری زندگی سے نکل گئی۔ لہٰذا اس نے جان دے دی۔

ہائے! بیت المقدس پر گولے برسے تم جان نہ دے سکے، خانہ کعبہ پر قبضہ کرنے کے منصوبے بنائے گئے تم جان نہ دے سکے، مکہ مکرمہ پر قبضے کے منصوبے بنے تم جان نہ دے سکے۔ رب کے قرآن کو گندے گٹروں میں پھینکا گیا تم جان نہ دے سکے، برما میں مسلمانوں کی گردنیں کاٹی گئی ہم جان نہ دے سکے۔ مسلمانوں کی عورتوں پر ظلم کیے گئے تم جان نہ دے سکے۔

کائنات کے لوگو! سن 2005ء سے لے کر اب تک میرے نبی ﷺ کے خاکے چھپتے آئے تم جان نہ دے سکے تم نے جان کب دی جب ایک لڑکی تمھاری زندگی سے نکل گئی۔ ہاں مجھے کہنے دو تیرے نزدیک خانہ کعبہ کی کوئی قدر نہیں، مکہ مدینہ کی کوئی قدر نہیں، بیت اللہ کی کوئی قدر نہیں۔ اسلام اور مسلمان کی کوئی قدر نہیں، رب کے قرآن کی کوئی قدر نہیں۔

تیرے نزدیک قدر ہے تو لڑکی کی ہے اگر لڑکی تیری زندگی میں ہے تو تم زندہ اگر لڑکی تیری زندگی سے نکل گئی تو تم مردہ۔ تمھاری زندگی کا مقصد عورت ہے کیا تم نے قرآن پاک کی آیات کبھی نہیں پڑھی:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات: ۵۶)

جن وانس کی پیدائش کی غرض وغایت عبادت ہے نا کہ لڑکی، اُن لوگوں کا کیا بنے گا جو نبی ﷺ کے خاکے بنتے برداشت کرتے ہیں۔ گرل فرینڈ پر ہنس کر جان دیتے ہیں وہ کیسے عظمت پائیں گے وہ کیسے نبی ﷺ کے حق کو پہچانیں گے وہ کیسے نبی ﷺ سے تن من دھن قربان کریں گے کہ جن کے نزدیک نبی ﷺ کی عظمت وحیثیت صرف اتنی ہے کہ یہودی بے غیرت خاکے پر خاکہ چھاپتا چلا جائے تمھیں خوشی میں خوشی آ رہی ہے تم شراب جی بھر کر پی رہے ہو تم اپریل فول جی بھر کر منا رہے ہو تم رسم حناء جی بھر کر منا رہے ہو تم ویلن ٹائن ڈے جی بھر کر منا رہے ہو۔

تمھیں کیا پتہ نبی ﷺ کے حق کا ہائے ہائے میرے بھائیو!

آؤ میں تمھیں بتاؤں جنھوں نے نبی ﷺ کا حق پہچانا، آؤ میں تمھاری ان سے ملاقات کرواؤں جنھوں نے نبی ﷺ سے تن من دھن کی بازیاں لگا کر بھی کہا محبوب ﷺ ابھی ہم نے کچھ بھی نہیں کیا محبوب ﷺ ابھی تو کچھ بھی نہیں کیا۔

آؤ میں تمھاری ملاقات کرواؤں البدایہ والنہایہ میں یہ واقعہ موجود ہے اس وقت پوری دنیا میں صرف اٹھاسی مسلمان تھے۔ کتنے مسلمان؟ صرف اٹھاسی، اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روز نبی پاک ﷺ سے کہتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ میرا دل کرتا ہے کہ آپ مجھے اجازت دیں میں مکہ کے کسی چوک میں کھڑے ہو کر اللہ کا حق بیان کروں اللہ کے رسول ﷺ کا حق بیان کروں تو نبی پاک ﷺ فرماتے صدیق رضی اللہ عنہ ابھی ہماری تعداد کم ہے جب زیادہ ہوگی تب کریں گے روزانہ ایسا ہوتا ہے۔

ایک دن نبی پاک ﷺ فرمانے لگے جاؤ صدیق رضی اللہ عنہ آج میں نے تمھیں اجازت

دے دی جہاں تمھارا دل کرتا ہے کھڑے ہو جاؤ اور بیان کرو سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ میں آ گئے۔ اٹھاسی مسلمان بھی ساتھ لے کر آئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے کر آئے اس طرح اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اٹھاسی مسلمان بھی بیٹھ گئے سامنے بیت اللہ ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے سامنے کفار اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں اے مکہ کے لوگو! میں اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں یہ خانہ کعبہ کا جو رب ہے میں اس کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں یہ جو انسان میرے سامنے بیٹھا ہے یہ اللہ کا سچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ اللہ کا سچا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

مسلمانو بس زبان سے اتنی بات کہنے کی دیر ہے کافر پتھر لے کر دوڑ پڑے، مسلمانوں پر پتھراؤ شروع کر دیا مسلمانوں کو بھی پتھر مارے جاتے ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پتھر مارتے ہیں۔ میرے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی مارتے ہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھتے ہیں اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کر دیتے ہیں سارے پتھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔

اتنے پتھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لگے اتنے لگے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غش کھا کر زمین پر گر پڑتے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

ایک عتبہ نامی بندہ آگے بڑھتا ہے اپنا جوتا اُتارتا ہے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سر پر جوتے اور پتھروں کا وار شروع کر دیتا ہے اتنے پتھر مارتا ہے چہرے پر اتنے جوتے مارتا ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا چہرہ خون سے لت پت ہو جاتا ہے۔ باہر سے آنے والا بندہ پہچان نہیں سکتا کہ یہ صدیق رضی اللہ عنہ ہے یا کوئی اور ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلے کے لوگوں کو پتہ چلتا ہے حالانکہ انھوں نے کلمہ نہیں پڑھا وہ دوڑ کر آتے ہیں اور مکہ کے کافروں کو ہٹاتے ہیں اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں ڈال کر اُٹھا کر گھر لے جاتے ہیں اتنے زخم آئے ہیں کہ قبیلے کے لوگ آس پاس کھڑے ہو کر

باتیں کرنے لگتے ہیں آج صدیق رضی اللہ عنہ بچیں گے نہیں آج دنیا سے چلے جائیں گے اتنا مار دیا گیا ہے اتنے زخم دے دیے گئے ہیں صبح سے لے کر شام تک سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ ہاتھ نہیں ہلاتے آنکھ نہیں کھولتے ادھر شام کا سورج غروب ہو رہا ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں کھلتی ہیں لب حرکت کرنے لگ جاتے ہیں۔

قبیلے کے لوگ دوڑ کر قریب آتے ہیں دیکھیں کہ صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوش آئی ہے لب ہلتے ہیں صدیق رضی اللہ عنہ کیا بات کر رہے ہیں جب لب ہلائے کان قریب کیے تو سنا سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ زخموں سے چور صدیق رضی اللہ عنہ سارا دن بے ہوش رہنے والا صدیق رضی اللہ عنہ زبان ہلاتے پہلا لفظ ادا کرتے ہیں سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

مجھے بتاؤ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ مجھے بتاؤ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ قبیلے کے لوگ ملامت کرتے ہیں صدیق رضی اللہ عنہ جس کی وجہ سے تمھیں پتھر لگے ہیں تم سب سے پہلے اُسی کا نام لے رہے ہو اگر دوبارہ اس کا نام لوگے تو ہم تمھیں چھوڑ کر چلے جائیں گے ابھی وہ چپ نہیں کرتے کہ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ پھر کہتے ہیں۔

بتاؤ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ ایک ایک کر کے قبیلے کے لوگ چلے جاتے ہیں گھر خالی ہو جاتا ہے آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ آگے بڑھتی ہیں اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا سر پکڑ کر اپنی گود میں رکھ لیتی ہیں اور کہتی ہیں میرے بیٹے مجھے بتاؤ، تم صبح سے بے ہوش رہے ہو تم نے کچھ نہیں کھایا مجھے بتاؤ میں تمھارے لیے کھانے کو کیا لے کر آؤں روٹی لے کر آؤں دودھ لے کر آؤں پانی لے کر آؤں اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ اس طرح اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں اماں میں نے رب کائنات کی قسم اٹھائی ہے اتنی دیر تک کچھ نہیں کھاؤں جتنی دیر تک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نہیں دیکھ لوں گا۔

جتنی دیر تک اپنے مرشد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر نظر نہیں ڈال لوں گا۔ صدیق رضی اللہ عنہ کچھ نہیں کھائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زخموں سے چور ہو اور صدیق رضی اللہ عنہ کھانا کھالے یہ صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان گوارہ نہیں کرتا۔

رات ہوگئی رات کی تاریکی میں آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ آپ کو سہارا دے کر اٹھاتی ہیں مکے کے بازار میں سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ چلتے جا رہے ہیں والدہ کے سہارے پر جناب آہستہ آہستہ صدیق رضی اللہ عنہ چلتے ہیں پتہ چلتا ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم میں موجود ہیں اس طرح دارِارقم کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں دروازہ کھل گیا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑتی ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر آگے صدیق رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ایسے ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر بار بار بوسے دیے جا رہے ہیں اور ساتھ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زبان سے کہتے ہیں صدیق رضی اللہ عنہ میری وجہ سے تمھیں پتھر مارے گئے صدیق رضی اللہ عنہ میری وجہ سے تمھارا چہرہ زخمی کیا گیا۔

ساتھ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روئے جا رہے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایسے صدیق رضی اللہ عنہ پکڑ کر پیچھے کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جی کیسی بات کر رہے ہو یہ تو صدیق رضی اللہ عنہ کا صرف ایک چہرہ ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرا چہرہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہے میرا تن من دھن بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہے میرا باپ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہے میری ماں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہے۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں یہ محبت ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی

مدنی دے بعد رہبر صدیقؓ منّنا پوسی
آقاؐ دا یار غار اے
تسلیم کرنا پوسی
مدنی دے بعد رہبر صدیقؓ منّنا پوسی

اللہ اکبر اللہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سب کچھ قربان کرنے کے بعد بھی صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کچھ نہیں کیا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تن من دھن قربان کیا واہ صدیق رضی اللہ عنہ میں تیری عظمت پر صدقے جاؤں تم زخموں سے چور ہوئے ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

خاطر تم نے چہرے پر پتھر کھائے ہیں تو نبی ﷺ کی خاطر۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

تم بیمار ہوئے ہو تو نبی ﷺ کی خاطر، پتہ نہیں ان لوگوں کے دل کس طرح کے ہیں جو تمھیں گالیاں دیتے ہیں پتہ نہیں وہ ایسی زبانیں کہاں سے لے کر آئے ہیں جو تمھارے بارے میں بولتی ہیں تم تو نبی ﷺ پر سب کچھ قربان کر دینے والے ہو کائنات کے لوگو! یہ میرے نبی ﷺ کا حق ہے اب قرآن کی دوسری آیت سن لو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾

(آل عمران: ۳۱)

کائنات کے لوگو! میرے رب کا اعلان ہے اگر تم چاہتے ہو کہ میں رب تم سے پیار کروں پھر تم میرے نبی ﷺ سے پیار کرنے لگ جاؤ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمھیں اپنا محبوب بناؤں تم اللہ کے نبی ﷺ کو اپنا محبوب بنالو۔

کائنات کے لوگو! یہ بھی میرے نبی ﷺ کا حق ہے جہاں میرے نبی ﷺ کی ذات ہے وہاں کسی اور کی ذات نہیں جہاں نبی ﷺ کی بات یہ نہیں ادھر نبی ﷺ کی بات آ گئی اوپر ہاتھ رکھ دیا کہہ دیا اگر چہ چونکہ چنانچہ ادھر کی ادھر کی یہ ہے وہ ہے فلاں ہے، نا، نا یہ نبی ﷺ کا حق نہیں ادا کیا۔

نبی پاک ﷺ کا حق یہ ہے جہاں نبی ﷺ کی حدیث آ جائے آگے فُل سٹاپ لگا دو آگے کسی کا فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا آگے کسی کا قول نہیں لکھا جا سکتا میرے نبی ﷺ کی حدیث کے سامنے فتوے ختم ہیں میرے نبی ﷺ کی حدیث ائمہ کے اقوال کے سامنے ختم ہیں۔

اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں ایسا قلم توڑ کر پھینک دینا چاہیے جو نبی ﷺ کی حدیث کے بعد کوئی فتویٰ لکھنے پر مجبور کرے ایسی زبان کا کوئی فائدہ نہیں جو نبی ﷺ کی حدیث کے بعد کہے حدیث تو صحیح ہے مگر امام کا قول یہ ہے ایسے دل کو پارہ پارہ کر دینا چاہیے جو دل نبی ﷺ کی حدیث کے بعد کسی دوسرے کی بات کی محبت دل میں رکھتا ہے ایسا دل لے کر آؤ جس دل

میں نبی ﷺ کی اتنی محبت ہو جہاں نبی ﷺ کی ذات آ جائے دل بس کر دے۔

ایسا قلم لے کر آؤ جہاں نبی ﷺ کی حدیث آ جائے آگے قلم لکھنا بند کر دے ایسی زبان لے کر آؤ جہاں نبی ﷺ کی حدیث آ جائے آگے بولنا بند کر دے۔

تمھیں ایسا دل کہاں سے ملے گا؟

ایسا دل اہلحدیث سے ملے گا۔

ایسا قلم کہاں سے ملے گا؟

ایسا قلم اہلحدیث سے ملے گا۔

ایسی زبان کہاں سے ملے گی؟

ایسی زبان اہلحدیث سے ملے گی

اہلحدیث نبی ﷺ کی حدیث پر کٹ سکتا ہے مر سکتا ہے نہ کسی مفتی کا فتویٰ مان سکتا ہے نہ کسی امام کا قول مان سکتا ہے اماموں کی قدر ہے۔ اللہ کی قسم ہے تمام آئمہ کرام کا احترام ہے تمام بزرگانِ دین کی قدر ہے۔ تمام اللہ کے اولیاء کی قدر ہے۔ تمام علمائے کرام کی قدر ہے لیکن آخری بات میرے نبی ﷺ کی ہے، حکم آخری میرے نبی ﷺ کا ہے بات آخری میرے نبی ﷺ کی ہے ذات آخری میرے نبی ﷺ کی ہے۔

یہ موقف میرا ہے۔ کیوں میرا مؤقف ہے؟ کیونکہ میرا دل بھی وفادار ہے، میری زبان بھی وفادار ہے، میرا قلم بھی وفادار ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل کا علاج مگر کیسے؟

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○﴾ (البقره : ٧٤)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والاخرین امام اعظم امام المرسلین امام المجاہدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اطہر اعلیٰ کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار! انسان کے جسم میں اللہ تعالیٰ نے ایک گوشت کا ٹکڑا اور لوتھڑا ایسا بنایا ہے کہ اگر وہ ٹکڑا ٹھیک ہے تو بندہ ٹھیک ہے اگر وہ گوشت کا ٹکڑا ٹھیک نہیں تو بندہ بھی ٹھیک نہیں اُس گوشت کے ٹکڑے اور لوتھڑے کا نام دل ہے۔

دل پورے جسم کا جج ہے، دل پورے جسم کا جسٹس ہے، دل پورے جسم کا سرپنچ ہے جو فیصلہ بندے کا دل کرتا ہے پورا جسم اُس فیصلے کا پابند ہوتا ہے۔ میرے دل نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ جو بندہ ہے یہ نفرت کے لائق ہے بس یوں ہی دل نے فیصلہ کیا دل کے فیصلے کی وجہ سے آنکھ اس بندے کی طرف نہیں اُٹھتی، زبان اُس بندے سے بولتی نہیں ہاتھ اُس بندے کی طرف بڑھتا نہیں، قدم اُس بندے کی طرف اُٹھتا نہیں، کیوں؟

کیونکہ دل نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ بندہ نفرت کے لائق ہے میرے دل نے فیصلہ کیا ہے

کہ یہ جو بندہ ہے اس سے محبت کرنی ہے اس سے پیار کرنا ہے۔ دل کے فیصلے کے فوراً بعد آنکھ اس بندے کو دیکھنے لگ پڑی۔ زبان اس بندے سے بولنا شروع کر دیتی ہے ہاتھ اُس بندے کی طرف بڑھنے لگ پڑا، قدم اُس بندے کی طرف بڑھنے لگ پڑا کیوں؟ کیونکہ دل نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ بندہ لائقِ محبت ہے۔

میرے پیارے بھائیوں! بندے کا دل جو فیصلہ کر دے پورا جسم اس فیصلے کا پابند ہوتا ہے۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ دل صحیح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دل کی تین قسمیں ہیں، دل تین طرح کا ہوتا ہے:

(۱) قلب کافر (۲) قلب مومن (۳) قلب گنہگار

سادہ الفاظ میں کافر کا دل، مومن کا دل اور گنہگار بندے کا دل۔

اب ایک دل میرے سینے میں ہے اور ایک ایک دل تم سب کے سینے میں ہے۔ اب جو میرے سینے میں دل دھڑکتا ہے ان تین دلوں میں سے کون سا دل ہے؟ جو دل تمھارے سینے میں دھڑکتا ہے وہ تین دلوں میں سے کون سا دل ہے؟ اس بات کا پتہ لگوانا ہے ہمیں پتہ تو چلے کہ جو دل ہمارے سینے میں ہے وہ آخر ہے کون سا؟ قلب مومن ہے، قلب کافر ہے قلب گنہگار ہے۔ کیا شئے ہے؟

اس کا پتہ لگوانا چاہیے یا نہیں؟

لگوانا چاہیے، آؤ پھر اس کا پتہ لگوائیں، اس کا پتہ لگے گا؟ کہاں سے لگے گا قرآن میں سے، قرآن بتائے گا کہ میرے اور تمھارے سینے میں جو دل دھڑکتا ہے وہ ان تین دلوں میں سے کون سا دل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن پاک میں ہر دل کی ایک ایک نشانی بتائی ہے۔ ایک ایک علامت بیان کی ہے۔ اس علامت سے پتہ چلے گا وہ علامت میں تمھارے سامنے ذکر کرنے لگا ہوں اس علامت کو یاد کرلو اس نشانی کو اپنے دل و دماغ میں بٹھا لو۔ اگر وہ نشانی تمھیں یاد ہوگئی، تینوں دلوں کی ایک ایک نشانی، پھر یہ کنفرم کرنا بڑا آسان

ہو گا کہ میرے سینے میں دھڑ کنے والا کون سا دل ہے۔

آیئے توجہ کیجیے میری دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں اللہ میرے سمیت تم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میرے نبی ﷺ کے سینہ پاک پر نازل ہونے والا اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے۔ پہلا دل کون سا دل ہے۔ فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝﴾ (البقرة : ٦)

فرمایا کائنات کے لوگو! اے میرے محبوب نبی ﷺ جن لوگوں نے کفر کیا، کفر کا مطلب انکار کرنا، جن لوگوں نے اللہ کا انکار کیا، اللہ کے فرشتوں کا انکار کیا، اللہ کی کتابوں کا انکار کیا، اللہ کے نبیوں کا انکار کیا وہ کافر ہو گئے۔

﴿سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ﴾

اے میرے محبوب ﷺ برابر ہے ان لوگوں پر۔

﴿ءَأَنْذَرْتَهُمْ﴾

آپ ﷺ ڈراؤ ان لوگوں کو۔

﴿أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ﴾

آپ ﷺ نہ ڈراؤ اُن لوگوں کو۔

﴿لَا يُؤْمِنُوْنَ۝﴾

وہ دل بدلنے والے نہیں۔ وہ ایمان لے کر نہیں آنے والے۔ **اللہ اکبر اللہ**

قرآن پاک اُن دلوں پر اثر نہیں کرتا، نبی ﷺ کا فرمان اُن دلوں پر اثر نہیں کرتا۔ کل بھی زانی، آج بھی زانی۔ کل بھی شرابی، آج بھی شرابی۔ کل بھی ظالم، آج بھی ظالم۔ کل بھی مشرک، آج بھی مشرک۔ کل بھی بدعتی اور آج بھی بدعتی۔

اے اللہ ان لوگوں پر قرآن پاک اثر کیوں نہیں کرتا، اے اللہ ان لوگوں پر تیرے

محبوب ﷺ کا فرمان اثر کیوں نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، قرآن بتانے لگا ہے فرمایا:

﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾

فرمایا ان لوگوں پر قرآن پاک اثر اس لیے نہیں کرتا ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے، یہ کافروں کے دل ہیں ان کے دلوں پر پکے پکے تالے لگ چکے ہیں۔ جو مرضی پڑھتے رہو یہ بدلنے نہیں لگے جو مرضی سنا دو یہ ٹس سے مس نہیں ہونے لگے۔

حضرات ذی وقار! اب میں محبت سے کہوں گا تصورات کی دنیا میں اپنے اپنے سینے میں ڈوب جاؤ، میں بھی اپنے سینے میں چلا جاؤں، تم بھی اپنے سینے میں چلے جاؤ۔

اپنے ہی من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی

اپنے دل کے پاس چلے جاؤ اور اس علامت کے تحت دیکھو اپنے دل کو، قرآن تمھارا دل نرم کرتا ہے یا نہیں کرتا؟ نبی ﷺ کا فرمان تیرے دل میں نرمی پیدا کرتا ہے یا نہیں کرتا؟ اللہ اکبر اللہ

اُٹھتے جنازے تمھارا دل نرم کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ یہ قبر کے ڈھیر اس سے تمھارے دل میں کوئی عبرت آتی ہے یا نہیں؟ یہ دو دو گھنٹے کی تقریریں یہ تم پر اثر کرتی ہیں یا نہیں کرتیں؟

اگر یہ اثر کرتی ہیں تو پھر اگلی دو قسموں میں سے کوئی قسم ہوگی اور اگر تمھارے دل پر قرآن اثر نہیں کرتا، تقریر سے پہلے بھی گانا بجانا، تقریر کے بعد بھی گانا بجانا جلسے سے پہلے بھی سودی کاروبار جلسے کے بعد بھی سودی کاروبار قرآن پاک سننے سے پہلے بھی مجرہ، قرآن پاک سننے کے بعد بھی مجرہ۔

پھر تم خود ہی اندازہ کرلو کہ تمھارے سینے میں دھڑکنے والا دل کون سا ہے۔ اگر میں کہوں گا تم غصہ کر جاؤں گے۔

اللہ اکبر اللہ

دوسرا دل، دوسرا دل کون سا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ﴾ (النحل: ١٠٦)

فرمایا کائنات کے لوگو! بندہ گناہ ضرور کرتا ہے پر گناہ پر دل مطمئن نہیں ہوتا۔ برائی ضرور کرتا ہے پر برائی سے دل گھبرا جاتا ہے۔ پریشان ہوجاتا ہے۔ دل مطمئن ایمان سے ہوتا ہے گنہگار ضرور ہے پر دل میں رتی بھر ایمان بھی موجود ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

یہ قلب گنہگار ہے یہ گنہگار بندے کا دل ہے۔

تیسرے دل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ذٰلِكَ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۝﴾

(الحج: ٣٢)

فرمایا کائنات کے لوگو! تیسرا دل کون سا ہے؟ اس دل میں اللہ کے شعائر کی عزت موجود ہے۔ شعائر کسے کہا جاتا ہے میں جھٹکے لفظوں میں بتا دوں۔

حضرات ذی وقار! ہر وہ چیز جس کی نسبت اللہ کی طرف ہو اُسے شعائر کہا جاتا ہے۔ دل میں قرآن کا ادب موجود ہے۔ دل میں اللہ تعالیٰ کے گھروں کا احترام موجود ہے۔ دل میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا احترام موجود ہے۔ دل میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا احترام موجود ہے۔ دل میں نبی پاک ﷺ کی قدر موجود ہے، دل میں نبی پاک ﷺ کی محبت موجود ہے۔ دل نبی پاک ﷺ کے پیار سے بھرا ہوا ہے یہ کس کا دل ہے؟ یہ مومن کا دل ہے جس میں نبی پاک ﷺ کی محبت ہے جس دل میں میرے نبی ﷺ کا پیار ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

دل نبیؐ دے پیار کولوں رج دا ای نئیں
سوہنا ایہو جیا جگ وچوں لبھدا ای نئیں
میرے نبیؐ دی زبان میرے واسطے قرآن
کسے ہور دا بیان چنگا لگ دا ای نئیں

یہ قلب مومن ہے۔

کسے ہور دا بیان چنگا لگ دا ای نئیں

اللہ اکبر اللہ

میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ، میرے نبی ﷺ کے سینے پر نازل ہونے والا قرآن ہے فرمایا:

﴿ذٰلِكَ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾

(الحج: ۳۲)

تین ہوگئے، قرآن اثر کرتا ہے یا نہیں کرتا؟ گناہ کرتا ہے پر دل میں ایمان کی رتی موجود ہے دل نبی پاک ﷺ کی محبت سے بھرا ہوا ہے۔ کل تین دل ہوگئے۔ دلوں کی علامات میں نے تمھیں بتا دی ہیں یاد کرلو دماغ کے برقی نظام میں سیو کر کے لے جاؤ اکیلے بیٹھ جاؤ۔

میرا یہ بتایا ہوا طریقہ اکیلے بیٹھ کر سوچ لو تمھیں خود پتہ چل جائے گا کہ تمھارے سینے میں دھڑکنے والا دل کون سا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

جو پہلا دل ہے، یہ لا علاج ہے۔ پہلا دل کیا ہے؟ لا علاج ہے۔ کیوں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝﴾ (البقرة: ٦)

محبوب ﷺ کافر کے دل کا کوئی علاج نہیں۔ کافر کا دل ہے اس پر مہر لگ گئی ہے اُس پر اثر نہیں ہونا۔

لہٰذا یہ دل لا علاج ہے اسے سائیڈ پر کردو۔ جو دوسرا دل ہے یہ مومن کا دل ہے۔

میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ

کڈھا سوہنا نام محمدؐ دا
اس نام دیاں دیساں کون کرے
ایہہ دار حلیمہؓ دائی دا

جنہوں ملیا محبوبؐ خدائی دا
جندی گودی چ والی کوثر دا
اس ناں دیاں ریساں کون کرے
اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار! پہلا دل لا علاج ہے اور دوسرے دل کو علاج کی ضرورت ہی نہیں۔ مومن کے دل کو علاج کی کوئی ضرورت نہیں وہ تو پہلے ہی چمک رہا ہے وہ پہلے ہی دھمک رہا ہے اسے علاج کی ضرورت نہیں۔

لہٰذا ایک دل رہ گیا ہے جس کا ہم نے علاج کرنا ہے اسے آج ہم نے صحیح کرنا ہے اس میں جو کمی کوتائیاں ہیں اس دل کو ٹھیک کرنا ہے۔ یہ دل گنہگار کا ہے گناہ کر کر کے دل کالا ہو گیا ہے، گناہ کر کر کے دل سخت ہو چکا ہے معذرت سے میں کہوں گا علی الاعلان کہوں گا نو سال کی بچی کو اٹھانا پھر اس کی عزت کا جنازہ نکالنا اور پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گندے نالوں میں پھینک دینا دل کی سختی کا نتیجہ ہے۔ دل کی تاریکی کا نتیجہ ہے۔ دل کی سیاہی کا نتیجہ ہے۔

چند ٹکوں کی خاطر ابن آدم علیہ السلام کو مولی کی طرح کاٹ دینا دل کی سختی کا نتیجہ ہے۔ بچیوں کو پکڑ لینا اور پھر بدفعلی کرنا اور پھر جناب اُن کو بلیک میل کرنا۔

حضرات ذی وقار! دل کی سختی کا نتیجہ ہے۔ دل کی تاریکی کا نتیجہ ہے۔ دل کے کالا ہونے کا نتیجہ ہے۔ ماں باپ پر ظلم کرنا دل کی سختی کا نتیجہ ہے۔ مذہبی تعصب کی بنا پر ایک دوسرے کو کافر کافر کہہ کر بلانا دل کی سختی کا نتیجہ ہے۔

حضرات ذی وقار! اگر ہمارے دل سخت نہ ہوتے تو ہمیں یہ دن کبھی نہ دیکھنے پڑتے۔ اگر ہمارے دل کالے نہ ہوتے آج رب کی زمین پر یہ قتل و غارت نہ ہوتے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے دل سخت ہو چکے ہیں۔ کیا چھوٹے کیا بڑے، کیا نیک کیا اچھے۔ کیا عالم، کیا جاہل۔ کیا عوام، کیا، خواص۔ قریباً ماشاء اللہ چند لوگ بچے ہیں باقی ہر کوئی کالا دل لے کر پھر رہا ہے۔ ہر کوئی دل سخت لے کر پھر رہا ہے۔ ہر ایک اپنا گندہ دل لے کر پھر رہا ہے۔

آ ؤ دل میں بہار پیدا کیجیے، میرے مولا کریم میں دعا کرتا ہوں یا اللہ ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے۔ آمین اللّٰہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! اس دل کا علاج کرنا پڑے گا جو دل سخت ہو چکا ہے جو دل کالا ہو چکا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللہ

پہلے اس بات پر غور کرنا دل کالا کیوں ہوتا ہے؟ وہ کون سی چیز ہے جو بندے کے دل کو سخت کر دیتی ہے۔ وہ کون سی چیز ہے جو بندے کے دل کو کالا کر دیتی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللہ

تو جو کرنا ذرا! حضرات ذی وقار! چیزیں تو بڑی ہیں جو بندے کے دل کو کالا کرتی ہیں مگر میں تین چیزیں ذکر کرنے لگا ہوں تین چیزیں بندے کا دل سیاہ کر کے رکھ دیتی ہیں۔ بندے کا دل سخت کر کے رکھ دیتی ہیں۔ کون کون سی؟

سب سے پہلی چیز حضرات ذی وقار! گناہ بندے کے دل کو کالا کر دیتا ہے گناہ بندے کے دل کو سخت کر دیتا ہے جب کوئی بندہ گناہ کرتا چلا جاتا ہے ویسے ویسے اُس کا دل کالا اور سخت ہوتا جاتا ہے پھر وہ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا۔ پھر وہ ظلم کو ظلم نہیں سمجھتا۔ پھر وہ بدکاری کو بدکاری نہیں سمجھتا۔ اس لیے میرے پیارے بھائیو! آ ؤ گناہ سے جان چھڑائیں، گناہ دل کو کالا کرتا ہے۔

ایک روایت پیش کرنے لگا ہوں توجہ کرنا! میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ۔

آ قا ﷺ فرماتے ہیں، کائنات کے لوگو دنیا والو، جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ رنگ کا نقطہ لگا دیا جاتا ہے اگر وہ بندہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے اگر توبہ نہ کرے تو وہ نقطہ بڑھتا چلا جاتا ہے بڑھتا چلا جاتا ہے حتی کہ بندے کا سارا دل کالا ہو جاتا ہے۔ گناہ کر کر کے دل پر تاریکیاں چھا جاتی ہیں۔

میرے پیارے بھائیو! آج گناہ کر کر کے میرے تمھارے دل سخت ہو چکے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللہ

آج کی خبر ہے کراچی،

میٹرک پاس لڑکا میٹرک پاس لڑکی

پہلے لڑکے نے لڑکی کو گولی ماری ہے پھر لڑکے نے اپنے آپ کو گولی مار لی ہے مرتے وقت میسج دیا ہے ہم اس لیے مر رہے ہیں ہم شادی کرنا چاہتے تھے ہمارے ماں باپ کرنے نہیں دیتے۔ اتنی سی بات ہے لیکن ہمارے لیے اتنی بڑی بات ہے میں نے اپنی بھی جان لے لی ہے اور لڑکی کی جان بھی لے لی ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں سوال کرنا چاہتا ہوں بیت المقدس پر گولے برسے کسی نے جان نہ دی خانہ کعبہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی کوئی جان دینے کے لیے تیار نہیں ہوا، رب کے قرآن پاک کو گندے گٹروں میں بہایا گیا کسی نے جان نہ دی۔ میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر تبرہ ہوا کوئی جان دینے کے لیے تیار نہ ہوا۔

حضرات ذی وقار! جان دینے کے لیے کب تیار ہوئے جب لڑکی زندگی سے نکل گئی جب اپنا پیار نہ ملا جب اپنی محبوبہ نہ ملی تب جان دے دی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں تمھارے نزدیک قرآن کی کوئی اہمیت نہیں، خانہ کعبہ کی کوئی اہمیت نہیں۔ **اللہ اکبر اللہ**

نبی ﷺ کی کوئی اہمیت نہیں، تمھارے نزدیک اہمیت ہے تو ایک لڑکی کی اہمیت ہے لڑکی تمھاری زندگی میں آئے تو تم زندہ اگر لڑکی تیری زندگی سے چلی جائے تو تم مُردہ، دل کی سختی کا نتیجہ ہے دل اتنے سخت ہو چکے ہیں کہ ہماری نیو جنریشن کو پتہ ہی نہیں کہ ہم نے کرنا کیا ہے ہائے، ہائے، ہائے۔

آؤ دل نرم کریں اللہ تعالیٰ دل نرم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ **اللہ اکبر اللہ**

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا!

حدیث پاک میں آتا ہے اللہ کے محبوب نبی ﷺ دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں آپ ﷺ کے جانے کے کچھ دن بعد کا واقعہ ہے۔ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے ہیں باتیں ہونے لگ پڑیں اچھا بتاؤ کون سا گناہ ہے جس گناہ کے نقصانات زیادہ ہیں وہ کون سا گناہ ہے کوئی صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے فلاں گناہ ہے فلاں گناہ بہت بڑا ہے فلاں

گناہ بہت بڑا ہے۔

میرے بھائیو میں یہ بات بھی کرنا چاہوں گا میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلسوں کا ایجنڈا یہ ہوا کرتا ہے ہماری مجلسوں کے ایجنڈے کیا ہیں کون سا گلوکار سب سے بڑا ہے کون ڈھول بجانے والا سب سے بڑا ہے کون جناب ناچنے والا سب سے بڑا ہے۔ یہ ہماری مجلسوں کے ایجنڈے ہیں۔

میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بحث کر رہے ہیں کون سا گناہ بڑا ہے وہ کون سا گناہ ہے جس کے نقصانات سب سے زیادہ ہیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں باتیں ہوتیں رہیں لیکن کوئی بات پاس نہ ہوئی میرے باپ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا جاؤ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاؤ۔ اس سے جا کر پوچھ کر آؤ کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے، جس کے نقصانات زیادہ ہیں کہتے ہیں میں گیا وہی بات سنائی ہے انھوں نے کہا نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جا کر کہہ دو سب سے بڑا گناہ شراب پینا ہے شراب کے نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ **اللہ اکبر اللہ**

میں واپس آیا آ کر نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتایا سب سے بڑا گناہ شراب پینا ہے اور اس کے نقصانات بڑے ہیں انھوں میری بات کا یقین نہ کیا حتی کہ وہ سارے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے جا کر کہتے ہیں یہ بچہ بھیجا ہے اس نے ہمیں بتایا ہے کہ سب سے بڑا گناہ شراب پینا ہے کیا آپ ﷺ نے ایسے ہی بات کی ہے کہتے ہیں بات تو مین نے ایسے ہی کی ہے لیکن آگے میں نے آدھی بات کی تھی اب تمھیں پوری بات سناتا ہوں۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی پاک ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آقا ﷺ فرمانے لگے بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ بڑا ظالم بڑا گندہ بڑا بدبخت گزرا ہے اس کی عادت تھی وہ ہر نیک بندے کو پکڑ لیتا اور پکڑ کر اُسے قتل کر دیتا ایک بندہ اُس نے پکڑا ہے اور لے کر آتا ہے اُسے مارنے سے پہلے کہتا ہے تمھارے پاس چار اوپشن ہیں ان

چاروں میں سے ایک کام کرلو تو میں تمھیں چھوڑ دوں گا پہلا اوپشن تمھیں خنزیر کا گوشت کھانا پڑے گا نہیں تو تمھیں قتل کردیا جائے گا تمھیں زنا کرنا پڑے گا اگر یہ بھی نہیں تو پھر تمھیں شراب پینی پڑے گی ان چاروں میں سے جو تمھارا دل کرتا ہے تم انتخاب کرلو وہ کہنے لگا میں شراب پیوں گا۔

میرے محبوب ﷺ فرماتے ہیں اُس نے شراب پی لی جیسے جیسے شراب پیتا گیا دل سخت ہوتا گیا جیسے جیسے گناہ کرتا گیا دل کی سختی بڑھتی گئی حتی کہ دل سخت ہونے کے نتیجے میں اُس نے پھر قتل بھی کرلیا اور زنا بھی کرلیا اور پھر جناب اُس نے خنزیر کا گوشت بھی کھالیا۔

حضرات ذی وقار! پتہ چلا گناہ بندے کو سخت کر دیتا ہے گناہ بندے کے دل کو سخت کر دیتا ہے اس لیے آجاؤ گناہوں سے توبہ کرلو۔ آج کے بعد گناہ نہیں کرنا جس نے کرلیا کرلیا آج توبہ کرلو۔ اللہ اکبر اللہ

دوسری چیز جس سے بندے کا دل سخت ہوتا ہے وہ کون سی چیز ہے؟

حضرات ذی وقار توجہ کرنا! اقتدار کا لالچ بندے کا دل سخت کرتا ہے عہدے کا لالچ بندے کے دل میں سختی پیدا کرتا ہے۔

جب دل میں یہ بات آجائے مجھے کرسی ملے چاہے جیسے مرضی ملے، جسے چاہوں قتل کرکے کرسی پر بیٹھ جاؤں. چاہے جناب کسی کو رشوت دے کر کرسی پر بیٹھوں بس بیٹھ جاؤں جب کرسی کا لالچ آجاتا ہے پھر بندے کا دل سخت ہوجاتا ہے، پھر جب کرسی مل جاتی ہے گھومنے والی کرسی، پھر کرسی پر بیٹھ کر گھومتا ہے جب کرسی گھومتی ہے پھر خود گھومتا ہے، پھر دماغ بھی گھوم جاتا ہے پھر گھومے دماغ سے جو دل کرتا ہے کرتا ہے۔ جتنی زیادتیاں دل میں ہوتی ہیں کرتا ہے۔

نیچے سے کرسی کہتی ہے گھبراؤ نہیں میں بہت پکی ہوں بڑی مضبوط ہوں تم بے فکر ہوجاؤ تم میرے ساتھ پکے میں تمھارے ساتھ پکی۔ تم میرے ساتھ ویلڈ میں تمھارے ساتھ ویلڈ۔ ہم نے کبھی بھی الگ نہیں ہونا جب مدت پوری ہوجاتی ہے اس وقت بے چارہ پتہ نہیں دھکے

کھا رہا ہوتا ہے اور کرسی دفتر میں پڑی پتہ کیا کہتی ہوتی ہے۔

تو جہاں کہیں بھی جائے

میرا پیار یاد رکھنا

پھر کرسی ایسے کہتی ہوتی ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ اقتدار کے لالچ سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ اللہ اکبر اللہ

بندے کا دل میں یہ بات ہے پاس سے نہیں کر رہا یہ اللہ کے قرآن نے بات بتائی ہے میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ،

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا،

اقتدار کا لالچ بندے کا دل سخت کرتا ہے اللہ کا قرآن اور سورۂ قصص ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيِ نِسَآءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ۝﴾ (القصص : ٤)

بنی اسرائیل میں ایک بڑا جابر حکمران گزرا ہے جسے فرعون کہا جاتا ہے اُس کے وزیروں مشیروں نے اس کے خواب کی تعبیر بتائی بادشاہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے وہ بچہ بڑا ہو کر تمھاری سلطنت کا بیڑا غرق کردے گا۔

جب اُس نے خواب کی تعبیر سن لی اس کی کرسی کا لالچ اس کے دل میں تھا اُس نے سوچا، بچہ آئے گا بڑا ہوگا جوان ہوگا اور جوان ہو کر جب میرے مقابلے میں آئے گا تو میری کرسی چلی جائے گی کرسی کے لالچ کی وجہ سے اس بدبخت کا دل سخت ہوگیا پھر جانتے ہو اُس نے کون سا حکم صادر کیا، انسانیت کا سب سے زیادہ درندگانہ حکم سب سے زیادہ وحشیانہ حکم جاری کرتا ہے کیا لکھتا ہے آج کے بعد بنی اسرائیل میں جو بچہ پیدا ہوگا پیدا ہوتے ہی وہ بچہ ذبح کر دیا جائے گا پیدا ہوتے ہی اُس کی گردن کاٹ دی جائے گی۔ اللہ اکبر اللہ

پھر بچے قتل ہونے لگ پڑے، بچوں کی گردنوں پر تلواریں چلنے لگ پڑی، مسلمانو! کتنے بچے قتل کیے۔ایک بچہ دو بچے دس بچے پچاس بچے سو بچے ہزار بچے پانچ ہزار دس ہزار، نا، نا، نا،

مؤرخین لکھتے ہیں اس ظالم کا کرسی کے لالچ میں اتنا دل سخت ہوا اس بدبخت نے لالچ میں آ کر تقریباً چالیس ہزار بچوں کا قتل، کیا چالیس ہزار بچوں کی گردنوں پر تلواریں چلائیں کیوں چلائیں، کیونکہ دل سخت ہوگیا دل سخت کس نے کیا اقتدار کے لالچ نے کیا۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ اقتدار کے لالچ سے محفوظ فرمائے۔آمین۔اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! دو چیزیں دوسری چیز کی طرف توجہ کرنا جو بندے کا دل سخت کرتی ہے دل میں سختی آ جاتی ہے وہ کون سی چیز ہے؟ میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((ایاك و کثرة الضحك))

فرمایا کائنات کے لوگو! زیادہ ہنسا نہ کرو زیادہ قہقہے نہ لگایا کرو زیادہ ہنسنا اچھی بات نہیں زیادہ مسکرانا اچھی بات نہیں۔میرے نبی ﷺ ہنسا کرتے تھے تبسم فرمایا کرتے تھے میرے نبی ﷺ ہلکا سا مسکرایا کرتے تھے۔

میں صدقے نورانی دند نیں
جیویں موتی ڈبی وچ بند نیں
تھوڑا جیا تبسم آ گیا
سارے جگ نوں چانن لا گیا

یہ ہے میرے نبی ﷺ کا مسکرانا، تم ہنستے جاتے ہو دانت نکالتے جاتے ہو، قہقہے لگائی جاتے ہو اور آج کل تو جناب ڈرامے نکل آئے ہیں اسٹیج ڈرامے چل پڑے ہیں اڑھائی گھنٹے ہنستے جاؤ تین گھنٹے ہنستے جاؤ اور کہتے ہیں یار یہ جو اسٹیج ڈراموں میں اسٹیج پر کھڑے ہو کر مذاق کرتے ہیں یار یہ بڑے زندہ دل لوگ ہوتے ہیں ان کو ماں کا مذاق کرو پھر بھی ہنستے جاتے

ہیں بہن کا مذاق کرو پھر بھی ہنستے رہتے ہیں یار کتنے زندہ دل لوگ ہیں۔

او میرے بھائیو! غلط فہمی میں نہ رہا کرو یہ زندہ دلی کی علامت نہیں، یہ مردہ دلی کی علامت ہے ماں کی گالی سے ٹس سے مس نہیں ہوتا، بہنوں کی گالیاں نکلوائی جاتا ہے اور ہنسی جاتا ہے دانت نکالے جا رہا ہے قہقہے لگائے جاتا ہے۔

میرے نبی ﷺ نے قہقہے لگانے ہنسنے سے منع فرما دیا ہے تم نے اڑھائی گھنٹے ہنسنے پر لگا دیئے ہیں اسٹیجوں پر کھڑے ہو کر گندی جگتیں مارنے والوں کو اپنا آئیڈیل بنائے بیٹھے ہو اپنا ہیرو مانے بیٹھے ہو نہ مانو ہیرو یہ دل کی سختی کا نتیجہ ہے نرمی کا نہیں۔

میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ حضرات ذی وقار! زیادہ ہنسنے کے دو نقصانات ہیں وہ دو نقصان کون کون سے ہیں؟ میرے محبوب ﷺ فرماتے ہیں:

((فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَ يَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ))

فرمایا کائنات کے لوگو جو بندہ زیادہ ہنسنے لگ جاتا ہے ایک تو اُس کے چہرے کا نور چلا جاتا ہے اور دوسرا اُس کا دل مردہ ہو جاتا ہے دل سے طمانیت ختم ہو جاتی ہے چہرے کا وقار ختم ہو جاتا ہے، چہرے کا رعب چلا جاتا ہے اور چہرے کا جلال ختم ہو جاتا ہے اس لیے میرے بھائیو! زیادہ مسکرایا نہ کرو۔ اللہ اکبر اللہ

زیادہ قہقہے لگا کر ہنسا نہ کرو۔

یہ تین چیزیں جس نے ہمارے دل سخت کر دیئے ہیں دلوں میں جناب تاریکی اور سختی آ چکی ہے، آؤ اب دل کو نرم کریں وہ کون سی چیز ہے جو دل کو نرم کرے گی۔

حضرات ذی وقار یہ تین ہی چیزیں ہیں جو دل نرم کریں گی کون کون سی چیزیں سب سے پہلی چیز۔

میرے محترم بھائیو! دل نرم کرنے والی پہلی چیز یہ ہے کہ گناہ سے توبہ کر لو گناہ پکا پکا چھوڑ دو آج کے بعد شراب نہیں پینی۔ آج کے بعد زنا نہیں کرنا۔ آج کے بعد بدکاری اور بے حیائی نہیں کرنی۔ ہاتھ باندھ کر رب سے ایسے معافی مانگو ایسے کہو ایسے کہو اللہ سے

ایسے کہنا۔

معافیاں دے قلم اج پھیر اللہ سوہنیا
اے گل پسند تینوں ڈھیر اللہ سوہنیا
گِن گِن اللہ جی خطانواں دساں کیڑیاں
مچ گیا ہتھاں تے ہنیر اللہ سوہنیا
چنگاں ہاں یا مندہ ہاں آخر تیرا بندہ ہاں
آندے آندے ہوئی مینوں دیر اللہ سوہنیا

اللہ اکبر اللہ

پہلے نمبر پر گناہ چھوڑ دو دل نرم ہو جائے گا اور دوسرے نمبر پر میں جو نسخہ بتانے لگا ہوں دل کو نرم کرنے کا دوسرا طریقہ تجربہ شدہ طریقہ ہے میری مجلس میں اگر کوئی ہارٹ پیشنٹ بیٹھا ہے یا ریکارڈنگ کے ذریعے میری گفتگو دنیا کے کسی کونے میں ہارٹ پیشنٹ تک پہنچ جائے۔ میں پیغام پیش کرنا چاہتا ہوں میں اپنے بھائی اپنے اُس دوست اس بزرگ اس نوجوان کو حل بتانا چاہتا ہوں یہ طریقہ نوٹ کرلو یہ طریقہ یاد کرلو اس طریقے کو اپنا لو اس سے تمھارا دل نرم بھی ہوگا تمھارے دل کی جسمانی بیماریاں بھی ختم ہوں گی تمھارے دل کی روحانی بیماریوں کا بھی علاج ہو جائے گا یہ کون سا طریقہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا!

دل کو نرم کرنے کا دوسرا طریقہ کیا ہے، وہ کون سی چیز ہے جس سے دل نرم ہوگا میرے محترم بھائی پہلے غسل کر لیا کرو غسل کرنے کے بعد جیسا تمھیں اللہ تعالیٰ نے لباس دیا ہے اچھا اور صاف لباس اپنے بدن پر پہن لیا کرو پھر اس لباس کو خوشبو لگا لیا کرو۔ اللہ اکبر اللہ

خوشبو لگانے کے بعد یہ رب کی کتاب قرآن پاک ہے اسے پکڑ لیا کرو اور اپنے گھر میں یا مسجد میں جہاں تمھیں اس طرح کی جگہ مل جائے جو خالی ہو جہاں تمھیں کوئی نہ بلائے تم الگ ہو کر بیٹھے رہو وہاں بیٹھ جایا کرو وضو کر کے جناب رب کا قرآن کھول لیا کرو اور جس

طرح کی اللہ تعالیٰ نے تمھیں آواز دی ہے اپنی طرف سے پیاری آواز بنا کر گنگنا کر اللہ تعالیٰ کے قرآن کی تلاوت کیا کرو میں رب کعبہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں اس نسخے پر عمل کر کے تم دیکھ لو اللہ تمھارا دل نرم بھی کر دے گا رب تمھارے دل کی بیماریاں بھی دور کر دے گا۔ دل نرم ہو جائے گا دل کی بیماریاں دور ہو جائیں گی۔ اللہ اکبر اللہ

میرے بھائیو! میرا ایمان ہے میرا عقیدہ ہے اور اس بات پر میرا مکمل یقین ہے اس نسخے پر عمل کر کے دیکھو اللہ تعالیٰ تمھیں شفا عطا کرے گا اور یاد رکھو بات پکی ہے بندہ قرآن دل لگا کر سن لے تو دل روشن ہو جاتا ہے بندہ دل لگا کر قرآن پڑھ لے تو دل روشن ہو جاتا ہے۔

حضرات دو ہجرتیں مشہور ہیں، ایک ہجرت مدینہ ایک ہجرت حبشہ، حبشہ کی ہجرت تب ہوئی جب چند مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں کفار نے بہت تنگ کیا تو پھر وہ مسلمان حبشہ میں چلے گئے اور ان کا امیر نبی پاک ﷺ نے سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو بنایا۔

سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں وہ کہتے ہیں مجھے نبی پاک ﷺ نے امیر بنا کر بھیجا اور مجھے کہنے لگے جعفر رضی اللہ عنہ چلا جا لیکن وہ لوگ ماننے والے نہیں۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور بی بی مریم علیہا السلام کو، میں تمھیں قرآن پاک کی سورۂ مریم یاد کروا دیتا ہوں اگر موقع مل گیا تو پڑھ لینا فائدہ ہوگا۔

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سورۂ مریم یاد کر لی اور میں چلا گیا ابھی ہم حبشہ پہنچے نہیں ہمارے پہنچنے سے پہلے وہاں چمچے پہنچ گئے، کون پہنچ گئے؟ چمچوں کو جانتے ہو کہ نہیں کبھی چمچے دیکھے ہیں وہ لوہے والے نہیں جو دو ٹانگوں والے ہوتے ہیں دو ٹانگوں والے چمچے کبھی دیکھے ہیں کیوں بھئی یہ بچے بھی کہتے ہیں نہیں کیا جب تم بڑے ہو گئے تب تمھیں دکھائی دیں گے یہ چھوٹوں کو نہیں دکھائی دیتے یہ چمچے ہوتے ہی ایسے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

وہ چمچے پہنچ گئے۔ انھوں نے جا کر کہا بادشاہ سلامت نجاشی بادشاہ مکہ سے جو بندے آئے ہیں، انھیں جلدی نکال دو انھوں نے مکہ میں بندے سے بندہ نہیں رہنے دیا لڑائیاں

ڈال دی جھگڑے پڑ گئے فساد پڑ گئے گھر الگ ہو گئے زمینیں بانٹیں گئیں اب یہ آپ کے علاقے میں آئے ہیں آپ کے حبشہ میں فساد ڈال دیں گے نکال دو انھیں یہاں سے۔

نجاشی بادشاہ بڑا سیانا تھا اُس نے کہا نہیں ایسے نہیں کرنا میں صبح انھیں اپنے پاس بلاتا ہوں ان کی بات سنتا ہوں رکھنے والے ہوئے رکھ لیں گے نکالنے والے ہوئے نکال دیں گے تمھارے کہنے پر میں نے بات نہیں کرنی۔

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے پاس پیغام آ گیا نجاشی بادشاہ کا کہ صبح دربار میں آؤ، کہتے ہیں مَیں چلا گیا ایسے بادشاہ تخت پر بیٹھا ہے دائیں بائیں پادری بیٹھے ہیں ایک طرف وہ چمچے بیٹھے ہیں میں چلا گیا باتیں شروع ہو گئیں وہ سوال کرتا ہے میں جواب دیتا ہوں وہ پھر سوال کرتا ہے میں جواب دیتا ہوں کیا کہتا ہے وہ سوال کیا کرتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ مجھ سے پہلا سوال کرتا ہے، کون ہو؟ میں نے کہا جی ہم مسلمان ہیں، کہاں سے آئے ہو؟ جی مکہ سے آئے ہیں، کیوں آئے ہو؟ جی ہم اس لیے آئے ہیں مکہ کے لوگوں نے ہمیں بہت مارا ہے ہمیں بہت تنگ کیا ہے ہمیں بہت پریشان کیا ہے مجبور ہو گئے ہیں مکہ چھوڑ دیا ہے اور چھوڑ کر آپ کے علاقے مَیں آئے ہیں اچھا تمھیں مکہ والوں نے مارا ہے تو کیوں مارا ہے وجہ کیا ہے؟

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمارا ایک ہی قصور ہے ہم کہتے ہیں لا الٰہ الا اللّٰہ یہ ہمارا گناہ ہے کہ:

بن تیرے کہیں سر کو جھکایا نہیں کرتے
تیرا در چھوڑ کہیں جایا نہیں کرتے
اور تو مانے یا نہ مانے اللہ تیری مرضی ہے
پر ہم ہر ایک کو معبود بنایا نہیں کرتے

بادشاہ ہمارا گناہ اور قصور یہ ہے ہم کہتے ہیں اللہ کے علاوہ الٰہ کوئی نہیں۔ اسی جرم کی وجہ سے ہمیں مکہ سے نکال دیا گیا ہے اور ہم جناب مجبور ہو گئے ہیں وہ کہتا ہے لا الٰہ پڑھتے ہو؟

جی پڑھتے ہیں، اچھا یہ لا الہ تمھیں کس نے سکھایا ہے؟ میں نے کہا جی ہمیں ہمارے محبوب محمد ﷺ نے سکھایا ہے، اچھا وہ کون ہے؟ **اللّٰہ اکبر اللہ**

تو میں نے کہا اللہ کے نبی ﷺ ہیں اللہ کے آخری رسول ﷺ ہیں جب نبی ﷺ کا نام آیا اُس نے توجہ کی، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے تھے کہتا اچھا وہ نبی ﷺ ہیں، جی نبی ﷺ ہیں، اچھا جو نبی ہوتا ہے اُس پر تو آسمانوں سے کچھ نہ کچھ تو اترا کرتا ہے یہ جو تمھارا نبی ﷺ ہے اس پر بھی کچھ اترا ہے یا نہیں اُترا؟

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دماغ نے فوراً کام کیا میں نے کہا جعفر رضی اللہ عنہ موقع بن گیا ہے موقع سے فائدہ اٹھالو موقع ہاتھ سے جانے نہ دینا میں جلدی جلدی بولا میں نے کہا اے بادشاہ اگر مجھے اجازت دو تو جو کچھ میرے محبوب نبی ﷺ پر نازل ہوتا ہے میں تمھیں پڑھ کر سنا دیتا ہوں وہ کہتا ہے کوئی بات نہیں سناؤ، پڑھ کر سناؤ چمچے بولے کہتے نا، نا، نا، نہ سننا نہ سننا، کیونکہ انھیں پتہ تھا جس نے سن لیا وہ گیا، سنو تو سہی دور سے ہی کہتے ہو سنو تو سہی نزدیک تو آؤ سنو تو سہی بات سننے سے بنتی ہے دور دور سے نہیں بنتی وہ کہتے ہیں نہ سننا وہ کہتا ہے چپ کرو چمچوں کیا تم نے شور ڈالا ہے چپ کرو مجھے سننے دو وہ کیا کہتا ہے۔ **اللّٰہ اکبر اللہ**

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اُس نے انھیں چپ کروا دیا مجھے کہتا جی سناؤ کیا تمھارے محبوب ﷺ پر نازل ہوتا ہے۔

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اللہ کا نام لیا سورۂ مریم شروع کر دی پڑھتا گیا پڑھتا گیا پڑھتے پڑھتے میں ان آیتوں پر پہنچ گیا۔

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ○ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○﴾ (مریم : ۱۶، ۱۷)

اللّٰہ اکبر اللہ

قرآن پڑھا جا رہا ہے قرآن، سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں تلاوت کر رہا ہوں۔

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّاO فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّاO قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّاO قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّاO قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّاO قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَ لِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّاO﴾

(مریم : ١٦ـ ٢١)

اللّٰہ، اللّٰہ، اللّٰہ

میں قربان، قرآن میٹھا ہی بڑا ہے۔

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں قرآن پڑھتا جا رہا ہوں نجاشی روتا جا رہا ہے اُس کی آنکھوں سے آنسو گرتے جا رہے ہیں دل نرم ہوتا جا رہا ہے۔ میری زبان سے قرآن کی آیتیں نکلتی گئیں اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں گرتی گئیں حتیٰ کہ میں قرآن پڑھتے پڑھتے اپنی منزل تک پہنچا میں نے قرآن کی تلاوت کو ختم کر دیا۔ نجاشی اپنی آنکھوں کے آنسو صاف کرتا ہے اور ساتھ اُن چمچوں کی طرف منہ کر کے کہتا ہے۔

جاؤ بھاگ جاؤ جہاں سے آئے ہو واپس چلے جاؤ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں یہ کتاب والا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

قرآن پاک سنا دل بدل گیا۔ قرآن پاک کی تلاوت سنی دل نور سے بھر گیا۔ قرآن پاک سنا دل زندہ ہو گیا۔ قرآن پاک سنا دل نرم ہو گیا۔ آؤ تم بھی قرآن پڑھا کرو، تم بھی قرآن سنا کرو تم بھی قرآن سے دل لگا لیا کرو۔ اللہ اکبر اللہ

میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ پر منافقین مدینہ نے الزام لگا دیا۔

سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں کے بارے میں طرح طرح کی غلط باتیں

لگا دی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی پاک ﷺ سے، میں آپ ﷺ کے گھر میں ہوں، حالت یہ ہوگئی ہے مجھے بخار ہوگیا ہے آگے جب مجھے بخار ہوجاتا نبی پاک ﷺ میرے پاس آکر بیٹھ جاتے عائشہ رضی اللہ عنہا تمھاری طبیعت کیسی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا تمھاری طبیعت ٹھیک ہے۔ لیکن کمال بات ہے اس بار میں بیمار ہوئی ہوں نبی پاک ﷺ میرے پاس بیٹھے ہی نہیں اللہ کے نبی ﷺ مجھ سے بات نہیں کرتے اماں جی فرماتی ہیں میرا دل ٹوٹ گیا میں پریشان ہوگئی پتہ نہیں مجھ سے کون سا گناہ ہوگیا ہے جو نبی پاک ﷺ میرے ساتھ بات نہیں کرتے۔

ایک دن میں نے بیٹھے بیٹھے سوچا کیوں نہ اپنی امی کے گھر جاؤں اُن سے جا کر پوچھوں شاید اُن کو کچھ پتہ ہو میں نے اجازت مانگی میں نے کہا محبوب ﷺ مجھے اجازت دو میں اپنی امی کے گھر جانا چاہتی ہوں ابھی میں بات کر کے چپ ہوئی ہوں تو محبوب ﷺ فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا چلی جاؤ تمھیں اجازت ہے آگے اس طرح کبھی نہیں ہوا۔

آقا ﷺ کہتے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا لینے جانا ہے نہ جاؤ، جانا ہے تو کب واپس آؤ گی لیکن آج نبی پاک ﷺ نے کچھ نہیں پوچھا آج نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا چلی جاؤ میں اپنی امی کے گھر چلی گئی امی مجھے ملی ہیں تو میں گلے لگ کر بہت روئی ہوں آقا ﷺ کا سارا واقعہ امی جی نبی پاک ﷺ مجھے بلاتے نہیں میرے ساتھ بات نہیں کرتے۔ اللہ اکبر اللہ

میری امی کہنے لگی اے میری معصوم بیٹی تمہیں کسی بات کا پتہ نہیں؟ نہیں اماں مجھے تو کسی بات کا پتہ نہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹی تمھارے بارے میں منافقین نے گندے گندے اور غلط قسم کے الزام لگائے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

تمھاری عزت کی چادر کو داغ دار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اماں فرماتی ہیں میرے پاؤں تلے سے زمین نکل جاتی ہے۔

میرا دل گھبرا جاتا ہے ہائے کیا بن گیا ہے میں نے تو جوانی چڑھنے کے بعد سب سے پہلی نظر ڈالی ہے تو اپنے محبوب ﷺ پر ڈالی ہے ان لوگوں کو کیا بن گیا ہے جو میری عزت کی چادر پر طرح طرح کے الزام لگانے لگ پڑے ہیں اماں جی فرماتی ہیں دن بھی روتے گزر جاتا ہے اور رات بھی روتے گزر جاتی ہے۔ میرے نبی ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اللہ کے نبی ﷺ روئے جارہے ہیں روئے جارہے ہیں میرے نبی ﷺ کی آنکھیں رو رو کر سرخ ہوگئی ہیں۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اب تو ظالموں نے میرے گھر کو بھی معاف نہیں کیا میرے گھر کے بارے میں بھی باتیں شروع کر دی ہیں۔ اُدھر اللہ کی کرنی ایسی ہوئی آسمانوں سے وحی کا آنا بھی بند ہوگیا جبریل علیہ السلام ہی نہیں آرہا آسمانوں سے حقیقت کا پتہ نہیں چل رہا۔ اللہ اکبر اللہ

میرے نبی ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ لینے لگ پڑے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کچھ بتاؤ، مجھے کیا کرنا چاہیے کوئی صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے محبوب ﷺ طلاق دے دو، سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں رونے لگ جاتے ہیں آنکھوں سے آنسو گرنے لگتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے یارو بیٹیوں کا غم بندے کو قبر میں لے جاتا ہے بیٹیوں کا غم بہت بڑا غم ہوا کرتا ہے بڑے بڑے طاقتوروں کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں جب بیٹیوں کا غم آجاتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوجاتے ہیں عرض کرتے ہیں محبوب ﷺ مجھے اجازت دیں تو میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں آقا ﷺ فرماتے ہیں بولو عمر رضی اللہ عنہ کیا بات کرنا چاہتے ہو۔ محبوب ﷺ مجھے یہ بات بتاؤ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح آپ نے اپنی مرضی سے کیا ہے یا اللہ کی مرضی سے ہوا ہے؟

میرے محبوب ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا اللہ کی مرضی سے ہوا ہے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میان سے تلوار باہر کھینچ لیتے ہیں واہ فاروق رضی اللہ عنہ تیری غیرت پر صدقے جاؤں تلوار کھینچ لیتے ہیں اور فرماتے ہیں محبوب ﷺ جو اب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بات کرے گا اس کی گردن تن سے جدا کردوں گا میرے نبی ﷺ مجھے ایک بات بتائیں نا، جو کائنات کا رب آپ ﷺ کے رخسار پر مکھی کا بیٹھنا پسند نہیں کرتا آپ کے بستر پر بری عورت کا آنا کیسے برداشت کرے گا رب کا انتخاب غلط نہیں ہوسکتا۔ میرا ایمان ہے صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی صدیقہ رضی اللہ عنہا پاک ہے۔ اس کے دامن میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ **اللہ اکبر اللہ**

ان الزام لگانے والوں میں ایک مسطح نامی آدمی جو نبی پاک ﷺ کا صحابی ہے۔

وہ بھی انھوں نے ورغلا کر اپنے ساتھ ملا لیا ہے سیدنا مسطح رضی اللہ عنہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بڑے گہرے رشتے دار ہیں غریب ہیں اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مہینہ کا راشن ان کے گھر دے کر آتے ہیں مہینے کا خرچ ان کے گھر پہنچا کر آتے ہیں لیکن جب بیٹی پریشان ہوئیں پتہ چلا میرا رشتے دار مسطح بھی ان میں شامل ہیں سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھیں رو پڑتی ہیں اور کہتے ہیں او مسطح رضی اللہ عنہ تم تو کچھ سوچ جاتے میں تمھیں مہینے کا راشن بھی دیتا ہوں میں تمھیں مہینے کا خرچ بھی دیتا ہوں تم میرے رشتے دار بھی ہو پھر بھی تم نے ذرا سا بھی نہیں سوچا اور میری بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں باتیں کر دی۔ **اللہ اکبر اللہ**

میرے نبی ﷺ ویسے ہی اُٹھے اور ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے جاتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میری امی میرے پاس آئیں اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ کے نبی ﷺ آئے ہیں اور تم سے بات کرنا چاہتے ہیں میں اُٹھ کر نبی پاک ﷺ کے پاس جا کر بیٹھ گئی آقا ﷺ فرماتے ہیں اے عائشہ رضی اللہ عنہا بندوں سے غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں اگر تم سے غلطی ہوگئی ہے تو معافی مانگ لو۔ ماں جی فرماتی ہیں جب نبی پاک ﷺ کی زبان سے یہ جملہ نکلا تو میرے سینے پر چوٹ لگی میں نے کہا محبوب ﷺ ہر کوئی ایسے کہتا پر آپ ﷺ تو نہ کہتے

محبوب ﷺ میں نے تو آج تک ایسا سوچا بھی نہیں۔ اللہ اکبر اللہ

اب محبوب ﷺ مجھے بتاؤ میں کیا کہوں میرا حال تو وہی ہوگیا ہے جو سیدنا یعقوب علیہ السلام کا ہوا تھا اور آج میں وہی کہوں گی۔

﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ۝﴾ (یوسف: ۱۸)

اماں جی فرماتی ہیں میں اتنا کہہ کر نبی پاک ﷺ کے پاس سے اُٹھ گئی میں اپنے کمرے میں آ کر بیٹھ جاتی ہوں تھوڑی دیر کے بعد آسمانوں سے جبریل علیہ السلام آ جاتے ہیں نبی پاک ﷺ کی پیشانی پر پسینہ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ کے محبوب نبی ﷺ پر وحی اترتی ہے وحی کی کیفیت ختم ہوتی ہے تو میرے نبی ﷺ تبسم فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ مسکرا کر کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آؤ، رب کائنات کو تم پر الزام لگنے والی باتیں اتنی بُری لگتی ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اٹھارہ آیات تیری شان میں نازل فرما دی ہیں قرآن کی اٹھارہ آیات ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظمت میں نازل ہوئی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

معاملہ ختم ہوگیا اللہ تعالیٰ نے براءت نازل فرما دی مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دل سخت ہوگیا کہتے ہیں محبوب ﷺ میں نے مسطح کو نہیں بلانا میں نے مسطح سے صلح بھی نہیں کرنی میں نے مسطح کے گھر خرچ بھی نہیں بھیجنا اس نے ذرا خیال نہ کیا اس نے برادری کا حیاء نہ کیا میرے مہینہ خرچ بھیجنے کا حیاء نہ کیا یہ میری بیٹی پر الزام لگانے والوں میں شامل ہوگیا ہے۔ محبوب ﷺ میں اس سے صلح نہیں کر سکتا میں نے اس کے گھر خرچ بند کر دیا ہے میں خرچ نہیں بھیج سکتا۔ اللہ اکبر اللہ

ابھی سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ باتیں کر رہے ہیں آسمانوں سے قرآن آ جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (النور: ۲۲)

﴿وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ﴾

میرے نبی ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پاس بلا لیا فرمایا، صدیق رضی اللہ عنہ کیا واقعی تم نے مسطح رضی اللہ عنہ کو معاف نہیں کرنا، نہیں محبوب ﷺ میں نے نہیں کرنا، کیا تم نے اس کے گھر میں خرچ نہیں بھیجنا، محبوب ﷺ میں نے نہیں بھیجنا۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں صدیق رضی اللہ عنہ مرضی تمھاری ہے بیٹھو میں تمھیں قرآن سناؤں مرضی تمھاری ہے تم میرے پاس بیٹھ جاؤ معاف کرو یا نہ کرو تمھاری مرضی ہے پر مجھ سے تھوڑا سا قرآن سن لو۔

میرے نبی ﷺ یہ آیت پڑھتے جاتے ہیں صدیق رضی اللہ عنہ زار و قطار روئے جاتے ہیں آنکھوں سے آنسو گرتے جاتے ہیں جب میرے نبی ﷺ یہاں آئے ہیں۔

﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا﴾

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں معاف کر دیا کرو درگزر کر دیا کرو۔ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ اُٹھ کر دوڑنے لگ پڑتے ہیں سیدنا مسطح رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جاکر دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں مسطح رضی اللہ عنہ باہر آتے ہیں سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آؤ میرے سینے سے لگ جاؤ صدیق رضی اللہ عنہ نے تمھیں معاف بھی کر دیا ہے اور آئندہ سے تمھارے مہینے کا خرچ بھی ڈبل کر دیا ہے۔

﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا﴾

قرآن ہے جو دل کو نرم کرتا ہے قرآن ہے جو دل کی سختی کو نرمی میں بدلتا ہے تم کیوں نہیں قرآن پڑھتے۔ قرآن لذت لے کر پڑھو۔ چسکے لے کر پڑھو۔ مزہ لے کر پڑھو۔ الگ ہوکر بہترین انداز میں بہترین کپڑوں میں اچھی خوشبو لگا کر دنیا کے سارے معاملات سے الگ ہوکر قرآن پڑھو۔ اللہ کی قسم ہے تمھیں دنیا کی کسی سویٹ ڈش میں وہ مزہ نہیں آئے گا جو رب کی پاک کتاب قرآن پاک میں آئے گا قرآن دل کو نرم کرتا ہے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ ڈائریکٹ تم سے باتیں کریں قرآن پڑھ کر دیکھو ایسے ہی لگتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ بندے سے باتیں کر رہا ہے تمہیں پڑھنا تو آئے سہی تمھارے دل پر قرآن کی چوٹ لگے تو سہی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار تیسری چیز جو بندے کا دل نرم کرتی ہے میرے محترم بھائیو! میں محبت

سے گزارش کروں گا اپنی زندگی کے معمولات میں سے اپنے چوبیس گھنٹے کی مصروفیت میں سے آدھا گھنٹہ ایک گھنٹہ الگ کر دو خالی کر دو اُس آدھے گھنٹے میں کیا کرنا ہے الگ ہو کر بیٹھنا ہے دنیا کے کاروبار سے الگ ہو کر بیٹھنا ہے دنیا کے شور شرابے سے الگ بیٹھ کر دو کام کرنے ہیں ایک تو اللہ کی قدرتوں پر غور کرنا ہے اللہ تو نے آسمان بنائے ہیں تو کیسے بنائے ہیں اللہ تو نے زمین بنائی ہے تو کیسے بنائی ہے نہیں تو پھر اپنے چھے سات فٹ وجود پر غور کرنا ہے اللہ تو نے مجھے بنایا ہے تو کیسے بنایا ہے۔

دوسرے نمبر پر اپنے آپ کو اکیلا بٹھا کر تقریر کرنی ہے لوگوں کو تو بڑی کرتے ہیں کبھی اپنے آپ کو تقریر کیا کرو کبھی اپنے آپ کو وعظ کیا کرو۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچی جا رہے تھے اچانک سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ آ گئے انھوں نے زبان چھوڑ دی سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپ کو دیکھ لیا ہے آپ کیا کر رہے تھے بات بتاؤ بات کیا ہے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یار میں اپنی زبان کو تقریر کر رہا تھا میں اپنی زبان کو خطاب کر رہا تھا میں کہہ رہا تھا میری زبان دیکھنا مجھے قیامت والے دن کہیں رسوانہ کر دینا۔

میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کئی بندے جہنم میں جائیں گے تو زبان کی وجہ سے جائیں گے اپنے آپ کو تقریر کرنا سیکھو اپنے آپ کو وعظ کرنا سیکھو۔ اللہ اکبر اللہ اکیلے بیٹھ کر اللہ کو یاد کرنا سیکھو۔

صحیح بخاری روایت میں یہ روایت موجود ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم الگ بیٹھا کرتے تھے غار حرا میں اکیلے رہتے تھے اماں جی خد[illegible] رضی اللہ عنہا دو[illegible] تین تین دن کا [illegible]ش پیچھے لے کر جایا کرتیں تھیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے خلوت میں رہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر غور کیا کرتے تھے تم بھی کیا کرو۔

صحیح بخاری میں روایت ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا۔ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

جو بندہ خلوت میں بیٹھ کر اللہ کی قدرتوں اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے رونے لگ جاتا

ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے تیرا رونا میں رب کو اتنا پسند آیا ہے قیامت والے دن جب کوئی سایہ نہیں ہوگا میں رب تمھیں اپنے عرش کا ٹھنڈا سایہ عطا کروں گا الگ تھلک ہو کر خلوت پسند ہو کر اللہ رب العزت کو یاد کرو۔ اپنے گناہوں پر نظر ڈالو اپنے آپ کو تقریر کرنا سیکھو۔ میری دعا ہے کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماں کی شان

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْلِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ○﴾ (لقمٰن : ۱۴)

لکھ آن بہاراں وچ گلشن
تے ول باغ دے مُکھ پرتانواں نئیں
آواز مارنی نئیں کسے ماں وانگوں
تے پُت کہہ کے کسے گل لاونا نئیں
تے جویں لاڈ لڈائے نیں ماں پیاری
اینویں لاڈ کسے وی لاڈ ونا نئیں
دل روندا رہندا ارے ناں صاحب
تے جان والے نے مُڑ کے آوناں نئیں

ہر قسم حمد و ثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم امام المرسلین امام المجاہدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اطہر کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار! خالق کائنات نے اس دنیا میں جتنے بھی انسان بنائے ہیں ہر انسان کا ناطہ ہر انسان کا تعلق اور ہر انسان کا رشتہ بھی اللہ تعالیٰ نے قائم کر دیا ہے ہر بندہ کوئی نہ کوئی تعلق رکھتا ہے کوئی نہ کوئی رشتہ رکھتا ہے میاں بیوی کا آپس میں بڑا گہرا رشتہ ہے اور اس رشتے

کی کوئی مثال نہیں۔

اسی طریقے سے بہنوں اور بھائیوں کا آپس میں ایک تعلق ہے ایک رشتہ ہے اس رشتے کی بھی کوئی مثال نہیں مگر ان سب رشتوں سے ہٹ کر ایک رشتہ بڑی عظمت والا ہے بڑے مقام والا ہے، بڑی بلندی والا ہے اور وہ رشتہ ماں اور اس کی اولاد کا رشتہ ہے اس رشتے کو اللہ تعالیٰ نے بڑا مقدس اور بڑا محترم بنایا ہے۔

پوری کائنات میں اس رشتے کی کوئی مثال پیش کر ہی نہیں سکتا۔ اگر بھائی دنیا سے چلا جائے تو بھائی اور بھی ہوتے ہیں۔ اگر بیوی ساتھ چھوڑ جائے تو بیوی اور بھی مل سکتی ہے لیکن اگر ماں ہی دنیا سے چلی جائے تو دوبارہ ماں مل سکتی؟ ماں نہیں دوبارہ ملتی۔ ہر رشتہ اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کسی کہنے والے نے کہا ہے کہ

ایڈھی گوڑی چھاں نئیں ہوندی
تے دوجی واری ماں نئیں ہوندی
تے پُتر پانویں جان وی منگن
تے مانواں ولوں ناں نئیں ہوندی

پر اتنی عظمت والا رشتہ ہے کہ اس کی کوئی مثال پیش کر ہی نہیں سکتا۔ میرے پاس موبائل پر ایک میسج آیا میسج کیا آیا کہ ایک بندہ جب سارے دن کا تھکا ٹوٹا گھر جاتا ہے، پسینے سے بھرا ہوا ہے سارا چہرہ پسینے سے بھرپور ہے وہ اپنی بیوی کا دوپٹہ پکڑ کر اُس سے اپنا پسینہ صاف کرے تو بیوی چاہے صبر سے کہے یا مذاق سے کہے وہ کہہ ہی دیتی ہے کہ دوپٹہ خراب کر دیا ہے ابھی کل میں نے نیا سوٹ خریدا ہے میں نے ابھی استری کر کے پریس کیا ہے اور آپ نے ابھی خراب کر دیا ہے بیوی کے دوپٹے سے بندہ پسینہ صاف کرے بیوی کہتی ہے دوپٹہ خراب ہو گیا۔

اور اگر ماں کے دوپٹے سے بندہ پسینہ صاف کرے ماں کہتی ہے بیٹا یہ دوپٹہ خراب ہے میں تمھیں صاف کپڑا لا دیتی ہوں تم صاف کپڑے سے پسینہ پونچھ لو ماں کا دوپٹہ ماں اتنی

عزت کرتی ہے بیٹے کی کہ اپنے دوپٹے کو اپنے بیٹے کے چہرے کے قابل ہی نہیں سمجھتی۔ اللہ اکبر اللہ

دعا کرو جن کی مائیں زندہ ہیں اللہ تعالیٰ ماں کی قدر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ اور جن کی مائیں فوت ہوگئیں ہیں دنیا چھوڑ کر چلی گئی ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان کی ماؤں کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

اور اللہ تعالیٰ ماوں کے لیے دعائیں کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آیئے ذرا اللہ کے قرآن پر توجہ کرنا! ویسے تو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کئی ایک مقام پر والدین کی عظمت کا، والدین کی شان کا، والدین کے مقام کا بڑا ذکر کیا ہے لیکن ماں کی محبت کا اور ماں کی خدمت کا اللہ تعالیٰ نے اسپیشل ذکر کیا ہے کہ جو ماں ہے اُس نے جو دُکھ برداشت کیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُس کا الگ ذکر فرمایا ہے۔

آیئے توجہ کیجیے، غور کیجیے! میری دعا ہے میں جو کچھ بیان کروں اللہ میرے سمیت ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ، میرے نبی ﷺ کے سینہ پاک پر نازل ہونے والا اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ۝﴾ (لقمن : ١٤)

اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! خالق کائنات کا قرآن بیان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ﴾

فرمایا کائنات کے لوگو! ہم نے انسان کو والدین کے متعلق اس بات کی وصیت کر دی ہے اس بات کا حکم دے دیا ہے کہ وہ اپنے والدین سے نیکی کیا کریں اپنے ابا جی کا بھی خیال کیا کریں اور اپنی ماں کا بھی احترام کیا کریں۔ اپنے باپ کا بھی دل نہ دُکھایا کریں ا

ماں کا بھی دل نہ دکھایا کریں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

آگے کیا فرمایا، فرمایا:

﴿بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ﴾

فرمایا کائنات کے لوگو! جو تمھاری ماں ہے اس نے تمھارے لیے بڑے دُکھ اٹھائے ہیں بڑی پریشانیوں اور مشکلوں کا سامنا کیا ہے اور تمھیں اپنے پیٹ میں نو ماہ تک اُٹھایا ہے یہ بھی بہت بڑی قربانی ہے اور پھر تمھیں دو سال تک دودھ پلاتی رہی ہے یہ بھی بہت بڑی قربانی ہے۔

﴿اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ﴾

فرمایا میرے بندے میرا بھی شکریہ ادا کیا کرو اور اپنے ماں باپ کا بھی شکریہ ادا کیا کرد میرا شکریہ کیا کرو عبادت کرکے اور اپنے ماں باپ کا شکریہ ادا کیا کرو ان کی خدمت کرکے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار! دوسرا مقام اللہ کے قرآن کا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۝﴾ (الاحقاف : ۱۵)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ﴾

فرمایا ہم نے انسان کو وصیت کردی ہے۔

﴿بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا﴾

اپنے والدین کے ساتھ احسان کیا کرو۔

احسان کا معنی کیا ہے؟ احسان کا معنی یہ ہے، ایک وقت تھا تم چل نہیں سکتے تھے ماں نے تمھیں چلنا سکھایا ایک وقت تھا تم بول نہیں سکتے تھے ماں نے تمھیں بولنا سکھایا تب ماں تمھارا خیال کرتی رہی ہے اب تم ماں کا خیال کیا کرو۔ تب ماں تمھاری قدر کیا کرتی تھی اب تم ماں کی قدر کیا کرو۔ یہ احسان کرنا ہے۔ آگے فرمایا:

﴿ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا﴾

فرمایا کائنات کے لوگو! تیری ماں نے تیرے لیے بڑے بڑے دُکھ برداشت کیے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

پیٹ میں اٹھانے کی تکلیفیں برداشت کیں، تمھیں جنم دینے کی تکلیفیں برداشت کیں، دیکھو، نا سامنے ساہیوال روڈ چل رہا ہے بندہ اپنے گھر سے نکلتا ہے اپنی بائیک پر بیٹھتا ہے اور ساہیوال روڈ پر چل پڑتا ہے۔ تھوڑا سا سفر طے کرتا ہے اچانک ایکسیڈینٹ ہو جاتا ہے دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں فوراً ایمرجنسی میں پہنچایا گیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

جناب چھے سات ماہ کے بعد بندہ چلنے کے قابل ہوا ہے اب دوستو میں بیٹھا ہے لوگ باتیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں یا کوئی ایسا وقت بتاؤ، جو تمھیں کبھی نہ بھولتا ہو ہر وقت یاد رہتا ہو یہ کہتا ہے ہاں ہاں ایک وقت مجھے یاد ہے ایک دن مجھے بڑا یاد ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

ایک وقت ایسا آیا میں اپنے گھر سے نکلا روڈ پر چلا اور میری ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔

میں سات آٹھ ماہ چارپائی پر پڑا رہا، میں مرتے دم تک بھی وہ وقت نہیں بھول سکتا کیونکہ اس دن موت کو میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا ہے اوئے پاگل تم نے ایک بار دیکھا ہے تیری ماں نے پتہ نہیں کتنی بار دیکھا ہے۔ جب بچے کی پیدائش کا وقت آیا تب موت تمھاری ماں کے سر پر آ گئی تب ہی جناب موت کی گھڑیاں آ گئیں۔

اللہ جانتا ہے میں نے تو اپنی گنہگار آنکھوں سے دیکھا ہے کئی مائیں ایسی ہیں جو خود چلی جاتی ہیں بچوں کا منہ تک نہیں دیکھا جس کو جنم دیا ہے جس کے لیے دُکھ برداشت کیے ہیں

جسے نو ماہ تک اپنے پیٹ میں اٹھایا ہے اس کا چہرہ دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ جناب اُس کا چہرہ تکنا بھی نصیب نہیں ہو۔ اللہ اکبر اللہ

کتنا دکھ ہے کتنی بڑی قربانی ہے کتنی بڑی مشکل ہے اس لیے میرے محترم بھائیو! نہ اپنے باپ کا دل دکھاؤ نہ اپنی ماں کا دل دکھاؤ۔

ایک بڑی پیاری بات کرنے والا بڑے پیارے انداز سے سمجھاتا ہے اور کیا کہتا ہے:

اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا دل نہ دُکھا
اپنی جنت کو خدا کے لیے دوزخ نہ بنا
اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا دل نہ دُکھا
باپ کے پیار سے اچھی کوئی نعمت کیا ہے
ماں کا آنچل جو سلامت ہے تو دولت کیا ہے

لاکھ دولتیں ماں کے آنچل پر قربان ہو جائیں

باپ کے پیار سے اچھی کوئی نعمت کیا ہے
ماں کا آنچل جو سلامت ہے تو دولت کیا ہے
یہ راضی ہے تو نبی راضی ہے راضی ہے خدا
اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا دل نہ دُکھا

اللہ اکبر اللہ

میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ۔ میرے نبی ﷺ کے سینے پر نازل ہونے والا قرآن ہے فرمایا:

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ

مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (الاحقاف : ۱۵)

اللہ اکبر اللہ

اس ماں کی بڑی شفقتیں ہیں ماں کی بڑی محبتیں ہیں ماں جیسا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرات کرتے جانا! میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ،

حضرات ذی وقار! میرے نبی ﷺ تشریف فرما ہیں ایک آنے والا بندہ میرے نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آ کر عرض کرتا ہے محبوب ﷺ

مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ حُسْنِ صَحَابَتِیْ

اے اللہ کے نبی ﷺ مجھے یہ بات بتاؤ، میں سب سے زیادہ نیکی کس کے ساتھ کیا کرو، میں سب سے زیادہ پیار کس سے کیا کروں۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((اُمُّكَ))

ماں سے نیکی کیا کرو۔

وہ کہتا ہے جی پھر کس سے نیکی کیا کروں؟

آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((اُمُّكَ))

اپنی ماں سے نیکی کیا کرو۔

وہ پھر تیسری دفعہ کہتا ہے محبوب ﷺ پھر کس سے نیکی کیا کروں؟

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((اُمُّكَ))

اپنی ماں کے ساتھ نیکی کیا کرو۔

پھر کہتا ہے محبوب ﷺ کس کے ساتھ نیکی کیا کروں۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((أَبُوْكَ))

پھر اپنے باپ سے بھی نیکی کیا کرو۔

حضرات ذی وقار! اس حدیث سے پتہ چلا میرے نبی ﷺ نے محبت کے تین درجے ماں کو دے دیئے ہیں کوئی یہ نہ کہے کہ میرے نبی ﷺ نے غیر انصافی کی ہے نا، نا، نا۔

حضرات ذی وقار! محبت کے تین درجے میرے نبی ﷺ نے ماں کو کیوں دیئے ہیں۔ اس لیے کہ تین کام بھی اکیلی ماں نے کیے ہیں۔ تین قربانیاں بھی اکیلی ماں نے برداشت کی ہیں۔کون کون سی؟

سب سے پہلے نمبر پر، تمھیں نو ماہ تک پیٹ میں اٹھایا تو اکیلی ماں نے اٹھایا۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ

دوسرے نمبر پر تمھیں جنم دیا تو تمھاری ماں نے جنم دیا۔ پیٹ میں اٹھانے کی تکلیفیں بھی ماں نے برداشت کیں۔ تمھیں جناب اپنے پیٹ میں اُٹھانے کے بعد تمھیں جنم دینے کی تکلیفیں بھی ماں نے برداشت کیں۔

حضرات ذی وقار! پھر تمھیں دودھ پلانے کی پریشانیاں وہ بھی دُکھ برداشت کیا ہے تو اکیلی ماں نے برداشت کیا ہے ان مسائل کا سامنا بھی کیا ہے تو تمھاری اکیلی ماں نے کیا ہے۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! میں جن باتوں کا ذکر کر رہا ہوں ذرا محبت سے پیار سے سنتے جانا۔

حضرت ذی وقار! تین دُکھ ماں برداشت کرتی ہے تین تکلیفیں ماں برداشت کرتی ہے اپنے پیٹ میں بچے کو اٹھائے تو ماں اُٹھائے۔جنم دے تو ماں جنم دے اور دودھ بھی پلائے تو ماں پلائے۔

جب بچہ بولنے والا نہیں زبان سے کچھ کہہ نہیں سکتا۔کیا کر سکتا ہے صرف رو سکتا ہے اس کے رونے کی بولیاں کوئی نہیں جانتا سوائے اس کی ماں کے۔ یہ رو پڑا اس کی ماں کو پتہ چل گیا

کہ میرے بیٹے کو بھوک لگ گئی ہے۔

سبحان اللّٰہ، اللّٰہ اکبر

اس نے رو کر دکھایا تو کیا بنا۔

جب یہ رویا،

رحمت دورہ مجسم بن کے کوئی آ گئی
جس کی شفقت دیکھ کر عقل و حیرت شرما گئی
رونے والے کو اِدھر آئی اُدھر بہلا گئی

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

ایک ہی دم میں اس کے رونے کو سمجھ لیتی ہے یہ
ہوئی دیوانی لوریاں دیتی ہے یہ

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میرے اور تمہارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں کائنات کے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت دکھائی ہیں جنت کی سیر کر رہا ہوں جنت دیکھ رہا ہوں اور مجھے جنت میں کیا نظر آیا مجھے قرآن پڑھنے کی آواز سنائی دی ہے کوئی قرآن پڑھ رہا ہے کوئی قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور میں بڑا حیران ہوا میں نے حیران ہو کر جبریل علیہ السلام سے کہا۔

جبریل علیہ السلام یہ کون بندہ ہے جو میرے علاوہ رب کی جنت میں چلا گیا ہے اور قرآن پاک پڑھ رہا ہے تلاوت کر رہا ہے اور سیدنا جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں سوہنے محبوب ﷺ آپ ﷺ سے پہلے جنت میں کوئی نہیں جا سکتا لیکن اصل میں بات یہ ہے یہ آپ ﷺ کا صحابی سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ہے اللہ نے اسے یہ اعزاز عطا کیا ہے۔ یہ قرآن پاک کی تلاوت جنت میں کر رہا ہے میں نے کہا جبریل علیہ السلام اس کی وجہ کیا ہے جنت میں قرآن پاک کی تلاوتیں، بڑے بڑے قاری ہیں۔

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بڑا پیارا قرآن پڑھتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بڑا پیارا قرآن پڑھتے ہیں آخر اس کی قراءت جنت میں کیوں جا رہی ہے؟ اس کی تلاوت جنت میں کیوں گونج رہی ہے؟ کرتا کیا ہے؟

جبریل علیہ السلام عرض کرتا ہے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اس صحابی رضی اللہ عنہ کی تلاوت اللہ تعالیٰ نے جنت میں اس لیے پہنچا دی ہے یہ اپنی ماں سے بڑی نیکی کرتا ہے۔ یہ اپنی ماں کا بڑا ہی خیال کرتا ہے۔ یہ اپنی ماں سے بڑی محبت کرتا ہے۔ اپنی ماں کی خدمت کرتا ہے۔ ماں کی خدمت کرنے کی وجہ سے رب کائنات نے اس کی تلاوتیں جنت میں پہنچا دی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں، کتنی عظمت ہے ماں کی، کتنا مقام ہے ماں کا۔ تم ماں کو گالیاں دیتے ہو، تم ماں کو روڑے مارتے ہو تم پتھر مارتے ہو ماں کو، تم بیوی کے پیچھے لگ کر ماں کو بُرا کہتے ہو۔ تم اپنے بچوں کے پیچھے لگ کر ماں کو گھر سے باہر نکال دیتے ہو، تمھیں رب سے ڈر کیوں نہیں لگتا۔ دیکھو رب نے ماں کا کتنا مقام بلند کر دیا ہے۔

میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک صحابی رضی اللہ عنہ آیا عرض کرتا ہے سوہنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتاؤ، میں نیکی کروں تو کس سے کروں؟

آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کیا تمھاری ماں زندہ ہے؟ وہ کہتا ہے جی جی میری ماں اللہ کے فضل سے زندہ ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((فالزمها))

الفاظ پر غور کرنا، فرمایا:

((فالزمها فان الجنة تحت رجلها .))

بات سنو اللہ کے بندے گھر چلے جاؤ اپنی ماں کی خدمت کو لازم پکڑ لو ہر وقت کیا کرو صبح خدمت کرو، شام خدمت کرو، دوپہر خدمت کرو۔ ہر وقت ماں کی خدمت کیا کرو کیونکہ رب نے جنت تمھاری ماں کے قدموں میں رکھ دی ہے۔

فرمایا: ''جنت تمھاری ماں کے قدموں میں ہے۔''

کون سی ماں؟ او ظالم جسے تم بُرا سمجھتے ہو کون سی ماں؟ جس سے تمھیں سال ہو گیا ہے تم بولتے ہی نہیں۔ کون سی ماں جو تمھارا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔ میرا بیٹا مجھے بلائے گا میرا بیٹا مجھ سے بات کرے گا۔ تم بھاگ کر بچوں کے پاس چلے جاتے ہو۔ تم بھاگ کر بیوی کے پاس چلے جاتے ہو۔ جیسے تمھیں بچے پیارے لگتے ہیں ایسے تمھاری ماں کو تم پیارے لگتے ہو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میں قربان جاؤں، میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ،

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! میں جن باتوں کا ذکر کر رہا ہوں ذرا محبت سے پیار سے اپنے دل کی تختیوں پر نوٹ کر کے لے جاؤ اور میں بڑی محبت سے کہوں گا بڑے پیار سے کہوں گا اگر میری مجلس میں کوئی بندہ ایسا بیٹھا ہے جس کی ماں اس سے ناراض ہے آج جائے اور جا کر اپنی ماں کو منائے۔

اُسے چاہیے یہاں سے جائے اور ماں کے قدموں میں جا کر بیٹھ جائے اور کہے امی جی میں نے اتنی دیر تک اٹھنا نہیں جتنی دیر تک تم نے یہ نہ کہہ دیا کہ جاؤ بیٹا میں نے تمھیں معاف کر دیا ہے۔ جاؤ بیٹا میں نے معاف کر دیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

تم کیا جانو ماں کی عظمت اور ماں کی قدر کو۔ میں رب کعبہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں باہر سے بندہ تھکا ہوا آتا ہے باہر سے بندہ پریشانیاں لے کر آتا ہے میرا فلاں کام۔ ہمارے کتنے کام رُکے ہوتے ہیں وہ کام بھی میرا نہیں ہو رہا وہ کام بھی میرا نہیں ہو رہا میں نے بڑا زور لگایا یہ میرا کام نہیں ہو رہا۔

میں کہتا ہوں اگر تمھاری ماں زندہ ہے تم پریشان کیوں ہوتے ہو اگر تمھاری ماں زندہ ہے تو تمھارا کام کیوں رُکا ہوا ہے۔ سیدھے گھر چلے جاؤ ماں کے قدموں میں بیٹھ جاؤ اور کہو ماں جی دعا کرو میرا فلاں کام نہیں ہو رہا، میرا دل کہتا ہے تمھاری ماں اپنا سفید بالوں والا چہرہ آسمانوں کی طرف اٹھائے گی میرا رب تمھاری ماں کی آہ سن کر تمھارے سارے کام ہی

سیدھے کر دے گا ولیوں کی دعائیں ایک طرف ماں کی دعا میں بڑا اثر ہے۔مولویوں کی دعائیں اپنی جگہ پر مگر ماں کی دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت رکھ دی ہے۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ

غور کرتے جانا، میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ آقا ﷺ فرماتے ہیں: کائنات کے لوگو! اپنی ماں کو راضی کرلو اپنے باپ کو راضی کرلو۔جس پر ماں باپ راضی ہوں گے اُس پر رب راضی ہوجائے گا۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ

آج ہم کیسے چل رہے ہیں۔اللہ جانتا ہے بڑے بڑے ماں کے گستاخ بیٹے دیکھے ہیں قریباً سات سال پہلے کی بات ہے۔

میں تقریر کرنے ننکانہ شہر میں گیا، تقریر کر کے بیٹھ گیا چند ساتھی آ گئے باتیں شروع ہوگئیں۔ایک ماسٹر صاحب نے بات سنائی کہتے ہیں جناب یہاں ایک بندہ رہتا ہے اس کی ماں زندہ ہے اور باپ فوت ہوگیا ہے ماں کا اکیلا بیٹا ہے اور اولاد نہیں، ماں اپنے بیٹے کے گھر رہتی ہے چند دن گزرتے ہیں زیادہ سے زیادہ مہینہ گزر جاتا ہے مہینے کے بعد وہ اپنی ماں کو مارتا ہے اور ماں کو گھر سے باہر نکال دیتا ہے اور دروازہ بند کر لیتا ہے۔

وہ جناب دروازے پر بیٹھ کر روتی رہتی ہے پھر اپنے رشتہ داروں کے گھر چلی جاتی ہے چار دن اُس کے گھر گزارے چار دن اُس کے گھر گزارے، پندرہ بیس دنوں کے بعد واپس اُس کے گھر آ جاتی ہے مہینہ گزرتا ہے پھر اُسے مارتا ہے اور گھر سے نکال دیتا ہے وہ پھر کوئی مہینے بعد واپس آ جاتی ہے۔

ایک دن میں گلی میں جا رہا تھا اتفاق سے وہ عورت آ گئی۔

میرا دل کیا میں پوچھوں تو سہی، میں نے کہا ماں جی میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں میں بڑی دیر سے دیکھ رہا ہوں اسی طرح آپ کا بیٹا مارتا ہے اور آپ کو گھر سے باہر نکال دیتا ہے پھر آپ پندرہ بیس دن مہینے بعد واپس آ جاتی ہو وجہ کیا ہے؟ آگے سے رو کر کیا کہتی ہے وہ کہتی ہے بیٹا میرا ایک ہی بیٹا ہے اور کوئی بیٹا نہیں اور کوئی بیٹی نہیں، میں اپنے بیٹے کے غم میں رہتی ہوں۔

میرا بیٹا سودی کاروبار کرتا ہے مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں کل قیامت والے دن میرا بیٹا جہنم میں نہ چلا جائے میں روز اپنے بیٹے کو ڈانٹتی ہوں روز سمجھاتی ہوں آخر تنگ آ کر میرا بیٹا مجھے مارتا ہے گالیاں دیتا ہے اور گھر سے باہر نکال دیتا ہے دروازہ بند کر دیتا ہے میں چار دن اُس کے دروازے پر اور چار دن اُس کے دروازے پر پھر پندرہ بیس دن کے بعد یہ سوچ کر اپنے بیٹے کے گھر واپس آ جاتی ہوں۔

چلو کوئی بات نہیں لڑتا تو ہے پر مجھے نظر تو آتا رہتا ہے۔ مجھے اپنے بیٹے کا مکھڑا نظر تو آتا رہتا ہے مجھے اپنے بیٹے کا چہرہ نظر تو آتا رہتا ہے۔

سبحان اللہ، اللہ اکبر

لاؤ کوئی ایسی مثال دکھاؤ،

مانواں جنت والیاں چھانواں
تے لاڈ لڈاون سارے
کوئی نہ کہے یتیماں تائیں
آ فرزند پیارے

اللہ اکبر اللہ

دلاسہ دینے والے بڑے ہوا کرتے ہیں بھائی بھی بندے کو بڑا دلاسہ دیتے ہیں۔ بیوی بھی بندے کو بڑا دلاسہ دیتی ہے۔

اگر اچھے یار دوست ہوں وہ بھی بندے کو بڑا دلاسہ دیتے ہیں۔ لیکن رب کعبہ کی قسم ہے بندہ مصیبتوں سے ٹکرا جاتا ہے اگر ماں کی دعائیں پیچھے ہوں اگر ماں کی ہچکیاں پیچھے ہوں، اگر ماں کی ٹھنڈی آہیں پیچھے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ماں کی دعا میں بڑی برکتیں رکھی ہیں جس کے گھر میں ماں زندہ ہے مجھے سمجھ نہیں آتی اس کے کام کیوں رکے ہوتے ہیں جس کے گھر میں ماں زندہ ہے مجھے سمجھ نہیں آتی اسے نقصان کیوں ہوتا ہے۔ جس کے گھر میں ماں زندہ ہے مجھے سمجھ نہیں آتی اسے آئے

دن پریشانیاں کیوں آتی ہے؟

اوئے پاگلو!! گھر جاؤ دعاؤں کا پورا ڈیپو رب نے تمھارے گھر میں رکھا ہوا ہے۔ ماں کیسی ہے دعاؤں کا ڈیپو ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

مولانا منظور صاحب شیر پاکستان لوگ جانتے ہیں دو تین سال پہلے اُن کی والدہ فوت ہوئی، ماں کا جنازہ پڑھ کر جب قبر میں اتارنے لگے کہتے ہیں رُک جاؤ۔ ماؤں کے قدموں میں بیٹھ گئے چیخیں نکل گئیں اور رو کر کہتے ہیں آج دعاؤں کا ڈیپو ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا ہے۔ آج کوئی دعا کرنے والا نہیں رہا آج کوئی آہیں بھرنے والا نہیں رہا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! اس لیے تو فقیر نے دل کا دکھڑا لے کر دل کی ساری باتیں لے کر بڑی محبت سے کہا ہے بڑے پیار سے کہا ہے میں کہا کرتا ہوں جس کی ماں زندہ ہے اگر وہ قدر نہیں کرسکتا تو وہ ماں کی قدر مجھ سے آ کر پوچھ لے کیونکہ اسے ماں کی قدر کا پتہ ہوتا ہے جس نے ماں کا چہرہ نہ دیکھا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے بڑی عزتیں عطا کر دی ہیں لیکن دوستو اس فقیر نے اپنی ماں کا مکھڑا ان آنکھوں سے نہیں دیکھا میں نے اپنی ماں کا چہرہ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ آؤ مجھ سے پوچھو ماں کی ممتا کیا ہوتی ہے؟ آؤ مجھ سے پوچھو ماں کی قدر کیا ہوتی ہے؟ میں نے اس لیے محبت میں آ کر کہا ہے:

ودھ ماں دے پیار نالوں کسے دا پیار نئیں
ماں جیسا دنیا تے کوئی غم خوار نئیں
ماں اک ایسی ہے عظیم ہستی
لگے مانواں باجھوں اپنی بیگانی بستی

جس گھر میں بندے نے جنم لیا ہے، جس گھر میں تم زندہ رہے ہو، جس گھر میں تم کھیلتے رہے ہو جب ماں چلی جاتی ہے اس گھر کی اینٹیں بھی پرائی لگنے لگتی ہیں۔ جب ماں چھوڑ جائے تو اس گھر کی دیواریں بھی بندے کو پرائی لگنے لگتی ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

ماں دی شان رب وکھری بنائی اے
اوپچھ اوندے کولوں جندی ٹر گئی مائی اے
یتیماں تائیں ماں جہیا لبھدا پیار نئیں
ودھ ماں دے پیار نالوں کسے دا پیار نئیں

اللہ اکبر اللہ

حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کائنات کے لوگو! میں اپنی ماں کی خدمت تین طریقوں سے کرتا ہوں۔ میں اپنی ماں کی عزت تین طریقوں سے کرتا ہوں۔ امام صاحب کیسے کرتے ہو؟ فرماتے ہیں کائنات کے لوگو! میں نے کبھی بھی اپنی ماں سے پہلے کھانا نہیں کھایا۔ میں کھانا برتن میں ڈال کر اپنی ماں کے آگے رکھ دیتا ہوں اور میں خود لقمے توڑ کر اپنی ماں کے منہ میں ڈالتا ہوں۔

واہ امام صاحب میں تمھاری عظمت پر قربان جاؤں ایسے تو نہیں آج مکہ مسجد میں تمھارا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ایسے تو نہیں آج بنگلوں ڈیروں میں تمھارا نام روشن ہو رہا۔ تمھارا نام کیوں نہ روشن ہو تم نے ماں کا سینہ ٹھار دیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

کہتے ہیں میں لقمے توڑ کر اپنی ماں کے منہ میں ڈالتا ہوں پھر بعد میں مَیں کھانا کھاتا ہوں اور فرماتے ہیں کائنات کے لوگو! دوسرے نمبر پر۔

مجھے اللہ کی قسم ہے میری ماں گھر میں موجود ہو تو میں اپنے مکان کی چھت پر کبھی نہیں چڑھتا۔ کیوں؟ اس لیے کہ کہیں ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ یہ نہ کہہ دے اے امام ابن سیرین رحمہ اللہ تمھارے پاؤں تمھارے ماں کے سر سے اونچے ہو گئے تھے۔ جاؤ میں نے تمھیں گستاخ لکھ دیا ہے اور تم آواز اونچی کرو اپنی ماں کی آواز سے، تم گالیاں دو ماں کو۔ یہ دیکھو ماں کی قدر ہو رہی ہے۔ اللہ اکبر اللہ

فرماتے ہیں میں نے کبھی اپنی آواز اپنی ماں سے بلند نہیں کی فرماتے ہیں جس برتن میں میری ماں کھانا کھاتی ہے میں اُس برتن میں کھانا نہیں کھاتا لوگ حیران ہو کر پوچھتے ہیں امام

صاحب اس کی کیا وجہ ہے؟ فرماتے ہیں میں سوچتا ہوں کھانے میں کئی چیزیں پڑی ہوتی ہیں کھانے والے کا دل ہوتا ہے کہ اب میں لقمے میں یہ چیز کھاؤں گا اب میں لقمے میں یہ چیز کھاؤں گا اگر میں ساتھ بیٹھ جاؤں میں کوئی چیز اٹھاؤں گا ہوسکتا ہے کہ میری ماں کا دل کرتا ہو کہ وہ یہ چیز کھائے کہیں وہ میں نہ اٹھالوں اور گستاخ نہ ہو جاؤں۔

جس شئے پر میری ماں کی نظر ہو وہ شے میں اٹھالوں گا تو میں گستاخ لکھا جاؤں گا۔ یہ ماں کی عزت ہے یہ ماں قدر کی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے میں اپنی ماں کا غلام ہوں انھوں نے اپنی پوری زندگی میں یہی کہا ہے جب بھی کہا ہے یہی کہا ہے لوگو میں اپنی ماں کا غلام ہوں جب بھی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی ماں کے سامنے کھڑے ہوتے تھے تاریخ بتاتی ہے جیسے بندے کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگی ہو ایسے ہاتھ کر کے اور گردن نیچے کر کے ماں کے سامنے کھڑے ہوا کرتے تھے تم جوتے اٹھا اٹھا کر مارو تم گالیاں نکالو، تم ماں کو تنگ کرو۔ تمھاری نمازوں کا کوئی فائدہ نہیں اگر تمھاری ماں تم سے ناراض ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

ماں کی عزت کرو یہ چلی گئی تو دوبارہ یہ نعمت نہیں ملنی، میں نے ایک کتاب میں بڑی عجیب بات پڑھی۔ ایک آدمی نے شادی کروائی اللہ تعالیٰ نے اُسے ایک بیٹا دیا ماں فوت ہوگئی اب ایک ہی بیٹا، کچھ دنوں بعد اُس نے دوبارہ شادی کروالی۔

اولوگو! بیوی مل جاتی ہے۔ خاوند کو بیوی مل گئی پر بیٹے کو ماں ملی؟ دوسری ماں آ گئی کچھ دن گزرنے کے بعد اُس نے اپنے بیٹے کو بلایا کہنے لگا بیٹا مجھے ایک بات تو بتاؤ، تمھاری ماں فوت ہوگئی پھر میں نے نئی شادی کر کے تمھاری ایک اور ماں لایا مجھے یہ بتاؤ اُس ماں اور اس ماں میں کوئی فرق نظر آیا ہے وہ آگے سے کہتا ہے کہ ابا جی فرق اتنا نظر آیا ہے کہ یہ ماں سچی ہے اور وہ ماں جھوٹی ہے، وہ حیران ہوگیا یہ تو میں نے زندگی میں بات نہیں سنی جو میرے بیٹے نے کہہ دی ہے یہ سچی کیوں اور وہ جھوٹی کیوں؟

کہنے لگا بابا بات اصل میں یہ ہے پہلے میں شرارتیں کیا کرتا تھا میں چیزیں توڑا کرتا تھا

میں ماں کو تنگ کیا کرتا تھا وہ غصے میں آ کر کہتی تھی بیٹا باز آ جاؤ ورنہ میں نے کھانا نہیں دینا تو میں پھر بھی باز نہیں آ تا تھا پھر میری ماں مجھے ڈھونڈ کر کھانا کھلاتی تھی اور اب یہ میری ماں مجھے کہتی ہے بیٹا باز آ جاؤ اگر تم باز نہ آئے تو میں نے تمھیں کھانا نہیں دینا میرے بابا آج دو دن ہوگئے ہیں میں نے کھانا نہیں کھایا۔ پہلی ماں جھوٹی تھی اب والی ماں سچی ہے۔ اللہ اکبر اللہ

ایڈھی گوڑی چھاں نئیں ہوندی
تے دوجی واری ماں نئیں ہوندی

میں قربان جاؤں۔

حضرات ذی وقار غور کرنا! میں جن باتوں کا ذکر کر رہا ہوں اگر تمھیں ماں کی قدر کا پتہ نہیں چلا اتنی باتوں کے بعد بھی قرآن کی اتنی آیات کے بعد بھی ماں کی عظمت کا پتہ نہیں لگا۔ میرے نبی ﷺ کی اتنی احادیث کے بعد بھی اگر تمھیں ماں کی قدر کا پتہ نہیں چلا تو آؤ میں تمھیں مکہ لے کر جاتا ہوں شاید تمھیں ماں کی عظمت سمجھ آ جائے۔

حضرات ذی وقار! مکہ کیا ہے؟ ماں کی عظمت ہے۔ میں تو کہا کرتا ہوں مکہ ماں کی عظمت ہے۔ زم زم ماں کی عظمت ہے۔ صفا اور مروہ ماں کی عظمت ہے۔ صفا سے مروہ تک دوڑنا ماں کی عظمت ہے۔ کس طرح عظمت ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ، میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو آباد کرنے کا ارادہ فرمایا اور اپنے نبی ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام اپنا بیٹا اسماعیل علیہ السلام ساتھ لے لو اپنی بیوی ہاجرہ علیہا السلام ساتھ لے لو دونوں کو لے کر چل پڑو۔

اللہ جی کہاں جانا ہے؟ فرمایا جبریل علیہ السلام بتاؤ کہاں لے جا کر انھیں بٹھا دینا ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی اور بچے کو لے کر چل پڑے سفر کرتے گئے کرتے گئے چلتے چلتے مکہ مقام پر پہنچ گئے جسے آج کل مکہ کہا جاتا ہے وہاں جا کر بیوی کو بٹھایا اور زمین پر اپنا بیٹا لٹا دیا تھوڑی سی کھجوریں پاس رکھ دی تھوڑے سے ستو اور پانی پاس رکھ دیا اور رکھ کر رب کے پیغمبر

نبی علیہ السلام کوئی بات کیے بغیر ویسے ہی واپس چل پڑے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

ایک قدم دو قدم پانچ قدم دس قدم پندرہ قدم بیس قدم چلے اور اماں جی ہاجرہ علیہا السلام پریشان ہوگئیں رب کے نبی علیہ السلام پیچھے مڑ کر نہیں دیکھ رہے پتہ نہیں کیا بات ہوگئی ہے اپنے بیٹے کو زمین پر لٹایا اور اپنے خاوند کے پیچھے دوڑ پڑیں دوڑتی جارہی ہیں جا کر بڑے ادب سے اپنے خاوند کا دامن پکڑا اور کہتی ہیں اللہ کے نبی علیہ السلام کس غلطی کی سزا دے رہے ہیں۔ اس جنگل بیابان میں جہاں پانی نہیں، کوئی جانور نہیں، کوئی بندہ نہیں، کوئی چیز نظر نہیں آتی۔

یہاں آپ مجھے چھوڑ کر جارہے ہیں چلو میرا کوئی گناہ ہوگا لیکن اس معصوم کا کیا گناہ ہے۔ مجھے سزا دیں لیکن اُسے سزا نہ دیں مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ لیکن میرے بچے کو چھوڑ کر نہ جاؤ اس کا کیا بنے گا میں خود دنیا سے کیسے جاؤں گی اور اپنے بیٹے کو یہاں تڑپتے کیسے دیکھوں گی اور رب کے نبی خلیل الرحمٰن جو ہیں۔ اللہ

یہ اللہ کا نظام ہے بندہ اپنے پورے جسم پر کنٹرول کرسکتا ہے مگر آنکھوں اور آنسوؤں پر بندے کا کنٹرول نہیں ہوا کرتا۔ سیدنا خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی آنکھیں رو پڑیں آنکھوں سے آنسو نکلے تو اماں جی سمجھ گئی فرماتی ہیں:

((اللہ امرك بهذا.))

مجھے لگتا ہے آپ اللہ کے حکم سے یہ کام کر رہے ہیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں جی جی میں رب کے حکم کے مطابق یہ کام کر رہا ہوں فرمایا پھر آپ چلے جاؤ اللہ خود ہی ہماری حفاظتیں کرے گا۔

واپس آگئیں بیٹے کو گود میں لٹا لیا ہے رب کے نبی علیہ السلام آگے آگے چلتے جارہے ہیں اولاد بھی بڑی عجیب چیز ہے، اس کی کشش ہی رب نے الگ بنائی ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام آگے کو جارہے ہیں لیکن دل کی لکیریں پیچھے کو کھینچ رہی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

کافی دور جانے کے بعد سیدنا ابراہیم علیہ السلام پیچھے نظر مارتے ہیں جنگل بیابان ہے ایک

بیوی ہے ایک بچہ ہے اور کوئی چیز ہی نہیں کالے پتھر اور کالے پہاڑ ہیں۔ اللہ اکبر اللہ کوئی خیال رکھنے والا نہیں، کوئی پوچھنے والا نہیں، آنکھیں پگل گئیں، رو کر چیخیں ماریں اور فرماتے ہیں:

﴿رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ﴾ (ابراھیم: ۳۷)

اللہ سوہنیا میں آپ کے آرڈر پر اپنی بیوی اور بچے کو جنگل بیابان میں چھوڑ کر جا رہا ہوں مہربانیاں آپ کر دینا۔ رب کے نبی علیہ السلام واپس چلے گئے۔ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے گود میں بچہ لٹایا ہے میرا ایمان کہتا ہے ایک نبی کی بیوی ایک نبی کی ماں اکیلی بیٹھے تو کیونکر بیٹھ سکتی ہے چپ کر کے نہیں بیٹھ سکتی جب بیٹھے گی اللہ کا ذکر کرے گی گود میں بچے کو لٹایا رب کا ذکر ہو رہا ہے جب ضرورت پڑتی ہے پانی نکالتی ہیں اور پی لیتی ہیں جب بھوک لگتی ہے تو کھجوریں کھا لیتی ہیں دن گزرتے چلے گئے۔ آخر ایک وقت آیا پانی ختم ہو گیا اور کھجوریں بھی ختم ہو گئیں۔ اللہ اکبر اللہ

پہلے پانی پی کر گزارہ ہوتا تھا اب بھوکے رہ کر رب کا شکر ادا کر کے گزارہ ہو رہا ہے۔

کائنات کے لوگو! ماں اپنا دُکھ برداشت کر سکتی ہے لیکن ماں سے بچوں کا دکھ نہیں دیکھا جاتا۔ جب چھاتی سے دودھ تک ختم ہو گیا بچہ رونے لگ پڑا ماں نے لوریاں دے کر چپ کروایا نہ ہوا۔ پھر محبت اور پیار کر کے چپ کروایا نہ ہوا۔ بچے کو بھوک بہت لگی ہے، حتی کہ رو رو کر بچے کا گلہ خشک ہو گیا اور آواز نکلنی بند ہو گئی ہے۔ اماں جی ہاجرہ علیہا السلام پریشان ہو گئیں اب کیا بنے گا میرے بچے کا۔ جلدی جلدی اُسے زمین پر لٹاتی ہیں اور دوڑ کر مروہ پہاڑی پر صفا پہاڑی پر چڑھ جاتی ہیں دور دور تک نظر ماری اِدھر دیکھا اُدھر دیکھا پانی مل جائے کوئی بندہ مل جائے میں آواز دوں کوئی تھوڑا سا پانی مل جائے کوئی بندہ نظر نہ آیا۔

اماں جی ہاجرہ علیہا السلام نے دوڑ لگا دی اور دوڑ لگا کر مروہ پر چڑھ گئیں آج بھی اگر بندہ وہاں چلے تو پھنس جاتا ہے لیکن ماں کے دل میں کتنی تڑپ ہے ایک ماں دوڑ کر چڑھ رہی ہے

اور ساتھ نظر دوڑا رہی ہے کہیں سے پانی تک نہیں مل رہا۔ جب اللہ تعالیٰ نے پہلی بار موقع دیا وہ جگہ دیکھنے کا میں صفا سے مروہ پر جا رہا ہوں اچانک میرے ذہن میں یہی بات آ گئی میں نے کہا اللہ میں آپ کا کتنا شکریہ ادا کروں ایک وہ وقت تھا میری ماں پانی کے نظارے کو ترس رہی تھی آج یہاں زم زم عام کر دیا ہے۔ آج لوگ پی بھی رہے ہیں نہا بھی رہے ہیں اور لے کر بھی آ رہے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

وہاں سے دوڑی تو مروہ پر چڑھ گئی کوئی پانی کا قطرہ مروہ سے مل جائے مروہ سے کچھ نہ ملا مروہ سے دوڑی تو پھر صفا پر آ گئیں صفا پر بھی کچھ نہ ملا شاعر کہتا ہے ؎

کبھی اس سمت جاتی تھی
کبھی اُس سمت جاتی تھی

دوڑ کر واپس بچے کے پاس آئیں کہیں میرا بچہ بلک بلک کر رب کو پیارا نہ ہو گیا ہو، کیا دیکھنا سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں کے پاس سے پانی کا ایک چشمہ نکل آیا ہے۔

ٹھنڈا اور میٹھا پانی۔ پانی کا چشمہ نکل رہا ہے اماں جی نے چند پتھر اور روڑ جمع کر کے چشمے کے اردگرد لگا دیئے اور ساتھ فرطِ غم سے پانی سے مخاطب ہوئیں اور مخاطب ہو کر کہتی ہیں زم زم زم زم۔ اس کا معنی کیا ہے؟ زم زم اے پانی رک جا رک جا۔ پانی رُک جاؤ میں اپنے بیٹے کے منہ میں چند قطرے پانی کے ڈال لوں میں اپنے بچے کی آواز سن لوں میرا بیٹا روتا ہے پر اس کی آواز نہیں نکلتی اُس کا گلہ خشک ہو چکا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤ اس طرح پانی کا حوض بنایا اور کہا زم زم، میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں رب کائنات کو ماں ہاجرہ علیہا السلام کے منہ سے نکلنے والا زم زم کا جملہ اتنا پسند لگا اللہ تعالیٰ نے قیامت کی دیواروں تک اُس پانی کا نام ہی زم زم رکھ دیا ہے۔ اُس پانی کو زم زم کہا جاتا ہے، ماں کے گستاخ زم زم ماں کی عظمت کی وجہ سے ملا ہے۔ ماں کے بے ادب صفا مروہ ماں کی وجہ سے ملا ہے، ماں کو گالیاں دینے والو! صفا اور مروہ پر دوڑنا کوئی فضول دوڑنا نہیں، ایک ماں اپنے بیٹے کے غم میں دوڑی اور رب نے قیامت تک جھیل بنا دی فرمایا ہاجرہ علیہا السلام آج تمھارا

دوڑنا مجھے اتنا پسند آیا ہے قیامت تک بڑی مائیں آئیں گے اور ایسے ہی دوڑیں گی بڑے باپ آئیں گے اور ایسے دوڑتے نظر آئیں گے۔

لوگو! ماں کی قدر بڑی ہے۔ ماں کا احترام بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ماں کا رتبہ بڑا بلند کردیا ہے۔ خالق کائنات کا قرآن بیان کرتا ہے، فرمایا:

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْلِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ﴾ (لقمٰن : ١٤)

فرمایا عزت کرو ماں باپ کی۔ اپنی ماں کا احترام کرو۔ کیونکہ ماں جیسا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ ماں جیسی محبت دنیا میں نہیں ہے۔

میری دعا ہے میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم کی تلاش

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ o﴾ (الزمر : ۹)

وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ .

مختصر حمد و ثناء کے بعد حضرات ذی وقار! علم اللہ کی ایک ایسی عطا کردہ دولت ہے کہ جس بندے کے پاس علم کی دولت موجود ہے سمجھ لو کہ وہ بندہ دنیا میں بھی مالا مال ہے۔ اگر اُس علم پر عمل کرے تو وہ آخرت میں بھی مالا مال ہے۔

دنیا کی دولت کا یہ عالم ہے اگر اُسے خرچ کی جائے، استعمال کیا جائے ضروریات زندگی میں اُسے صَرف کیا جائے تو وہ دولت جو ہے وہ ختم ہو جائے گی اُس میں کمی واقع ہو جائے گی اور علم والی دولت ایسی دولت ہے کہ اسے جتنا بھی خرچ کرو گے یہ زیادہ ہوتی جائے گی بڑھتی جائے گی۔

دنیا کی دولت اگر کسی انسان کے پاس آجائے تو دنیا اُس کی دشمن بن جاتی ہے۔ ہر ڈاکو ہر چور اور ہر جناب بُرا آدمی اُس کی دولت پر نظر رکھتا ہے اور اُس کی دولت کو اپنے قبضے میں کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے اور اگر انسان کے پاس علم والی دولت موجود ہو تو اللہ علم کی برکت سے انسان کو ڈاکوؤں اور چوروں سے محفوظ فرما لیتا ہے۔

ایک بندے کے پاس دنیا کی دولت بھی موجود ہے اور علم کی دولت بھی موجود ہے۔ دنیا والے حسد کرنے والے حسد کی بنا پر اور شریر شر کی بنا پر اُس کی جیب سے پیسے تو نکال سکتا ہے

اُس کے گھر سے دولت تو نکال سکتا ہے پر اُس کے سینے سے علم نہیں نکال سکتا۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اتنی اچھی دولت ہے کہ روحِ زمین پر علم سے بڑھ کر اور کوئی دولت ہے ہی نہیں۔ لیکن علم کس چیز کا نام ہے۔

حضرات محترم! علم اللہ کے قرآن پاک نام ہے نبی پاک ﷺ کے فرمان کا نام ہے۔ اصل علم یہ ہی ہے اور قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے علم اسے ہی کہا ہے فرمایا:

﴿عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۝﴾ (العلق : ٥)

ہم نے انسان کو علم سکھایا وہ سکھایا جو پہلے انسان کے پاس تھا ہی نہیں۔

علم حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے قرآن کا نام اور نبی پاک ﷺ کے فرمان کا نام ہے۔ ہمیں تو اس علم کی قدر ہی نہیں جن کو اس علم کی قدر ہے انھوں نے اپنی چوہدراہٹ کی پرواہ نہیں کی علم کی تلاش میں نکلے ہیں جن کو قدر ومنزلت کا پتہ ہے انھوں نے اپنے ماں باپ کی محبت کو پیچھے پھینک کر علم کی محبت لے کر سفر کیا ہے اور خالق کائنات نے اپنی پاک کتاب قرآن پاک میں علم کا اور علم والوں کا مقام بیان کیا ہے اور میرے نبی ﷺ نے اپنی زبان پاک میں علم کی اور علم والوں کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

آیئے توجہ کیجیے غور کیجیے! اللہ تعالیٰ کے قرآن پر اور نبی پاک ﷺ کے فرمان پر غور کرنا توجہ کرنا۔

میری دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں اللہ میرے سمیت تم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ میرے نبی ﷺ کے سینہ پاک پر نازل ہونے والا اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝﴾ (الزمر : ٩)

فرمایا محبوب ﷺ کائنات کے لوگو کو علم کی قدر سمجھا دو۔ عالم کی عظمت بتا دو۔ اللہ جی

کیسے بتاؤں فرمایا: ایسے کہو،

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر: ۹)

کائنات کے لوگو! یہ بات تو بتاؤ، علم رکھنے والا اور علم نہ رکھنے والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہو سکتے۔ اللہ اکبر اللہ

عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے رب کے قرآن کو پڑھنے والا اور رب کے قرآن کو نہ پڑھنے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ میرے نبی ﷺ کی احادیث کو اپنے سینے میں یاد کرنے والا اور میرے نبی ﷺ کی احادیث کا انکار کرنے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ جیسے آنکھوں سے دیکھنے والا اور آنکھوں سے اندھا دونوں برابر نہیں ہو سکتے ایسے عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ اکبر اللہ

جیسے اندھیرا اور سویرا برابر نہیں ہو سکتے ایسے آنکھوں سے دیکھنے والا عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں عالم ہے عابد ہے۔ عالم کا مطلب اللہ تعالیٰ کے قرآن کو جاننے والا نبی ﷺ کی حدیث کو جاننے اولا۔ عابد کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی کثرت سے عبادت کرنے والا۔ شام کا سورج ڈوبنے والا ہے عابد نے مصلہ بچھا لیا ہے اور رب کی عبادت کرنے لگ پڑا ہے۔ عالم نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی ہے اور اپنے بستر پر آرام کر رہا ہے۔ عابد نے فجر پڑھی ہے تو مصلے سے اُٹھ کر پڑھی ہے عالم نے فجر پڑھی ہے تو اپنے بستر سے اُٹھ کر پڑھی ہے۔

نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں عابد نے ساری رات عبادت کر کے رب سے جو اجر لیا ہے اللہ تعالیٰ نے عالم کو وہ اجر سوتے سوتے ہی دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آرام کرتے کرتے عالم کو وہ عظمت اور شان عطا کردی ہے اتنا مقام بلند ہے عالم دین کا اللہ تعالیٰ کے دین کا علم رکھنے والے کا۔ اللہ اکبر اللہ

ایک دوسری روایت پر غور کرنا! فرمایا جیسے چودھویں رات کا چاند تاروں میں سج رہا ہو اور ستارے چودھویں رات کے چاند کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ فرمایا ایسے ساری دنیا کے لوگ مل کر عالم کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ علم جاننے والے کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں قربان جاؤں۔

حضرات ذی وقار ایک اللہ والا کہتا ہے:

جنڈی قسمت وچ قرآن حدیث ہووے
اونڈی قسمت دی کی ریس ہووے
جنڈے ہتھ مسلم بخاری اے
اونڈا مرتبہ تک دی دنیا ساریاے

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

فرمایا:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِo﴾ (الزمر : ۹)

اللہ تعالیٰ کے قرآن کا دوسرا مقام سننا! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ (المجادلة : ۱۱)

فرمایا کائنات کے لوگو! اگر بلند ہونا چاہتے ہو اگر اونچا ہونا چاہتے ہو اگر بخت بلند کرنا چاہتے ہو اگر مقدر کو چار چاند لگانا چاہتے ہو اللہ تعالیٰ کسے اونچا کرنا چاہتے ہیں رب کسے بلند کرتا ہے فرمایا جو بندہ مومن بن جاتا ہے اور عالم بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بلند کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس بندے کا مقام اونچا کر دیتے ہیں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اس طرح مدینہ سے مکہ کا سفر کر رہے ہیں درمیان میں مقام عسفان نامی جگہ آ گئی ہے۔

جب اُس مقام پر پہنچے تو مکہ کا گورنر نظر آیا ہے فرماتے ہیں تم مکہ کے گورنر ہو اور مکہ سے باہر آئے پھرتے ہو اپنی جگہ پر گورنر نائب کس کو مقرر کیا ہے فرماتے ہیں جی میں اپنی جگہ پر ابن عوض کو مقرر کر کے آیا ہوں فرمایا وہ تو ہمارا آزاد کردہ غلام ہے۔

گورنر صاحب عرض کرتے ہیں امیر جی وہ آزاد کردہ غلام ضرور ہے پر رب کے قرآن کو بھی جاننے والا ہے اور نبی ﷺ کی حدیث کو بھی جاننے والا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ کے نبی ﷺ سے حدیث سنی ہے۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا))

اللہ تعالیٰ قرآن اور حدیث کی برکت سے بعض لوگوں کو بڑا اونچا مقام عطا کر دیتے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میں قربان جاؤں۔ حضرات ذی وقار! پتہ چلا، علم کی قدر بڑی ہے اور عالم کی قدر بڑی ہے علم جاننے والے کا مقام بہت بلند ہے عالم بندے کی عظمت بلند ہے۔

میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ عِلْمًا .))

فرمایا ایک بندہ اپنے گھر سے نکلا ہے اپنے ماں باپ کو خیر آباد کہہ کر نکلا ہے اپنی تمام مصروفیات کو ترک کر کے نکلا ہے اپنے گھر سے نکل کر چلتا جا رہا ہے کس کے لیے؟ ڈالر کمانے کے لیے نہیں جا رہا درہم و دینار حاصل کرنے کے لیے نہیں جا رہا دولتیں اکھٹی کرنے کے لیے نہیں جا رہا بلکہ اپنے گھر سے نکلا ہے تو نبی ﷺ کی حدیث کا علم حاصل کرنے کے لیے اللہ کے دین کی جناب تلاش کے لیے نکلا ہے فرمایا یہ چلتا جا رہا ہے اور آسمانوں کے نوری فرشتے اس کے پاؤں میں اپنے پَر بچھاتے جا رہے ہیں فرمایا پاؤں کے نیچے پر بچھ رہے ہیں اس کا استقبال کر رہے ہیں اللہ کے نوری ملائکہ اس کا استقبال کر رہے ہیں۔

اور یہاں تک بس نہیں۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا یہ چلتا جا رہا ہے حتیٰ کہ پانی میں پھرنے والی مچھلیاں دعائیں کرتی ہیں کہ یا اللہ اس عالم کی تو خود حفاظت فرما۔ اللہ اس کی

عظمت کو تو بلند فرما۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میں قربان جاؤں حضرات ذی وقار! ہمارا تو رواج ہی بدل گیا ہے۔ ہمارا تو طریقہ ہی بدل گیا ہے۔ ہم کہتے ہیں لو اب حدیث کے لیے سفر کرنا اب جناب فلاں کام کے لیے سفر کرنا، میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ میرے نبی ﷺ کے صحابی سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

بخاری کتاب العلم کی روایت ہے فرمایا مجھے نبی ﷺ کا ایک مسئلہ یاد ہے یعنی اللہ کے نبی ﷺ نے ایک بات بیان کی ایک حدیث بیان کی ہے اُس حدیث کا مفہوم میرے ذہن میں ہے لیکن حدیث کے الفاظ مجھے بھول گئے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے حدیث کیسے بیان کی ہے سیدنا عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ جو صحابی ہے اُن کے پاس نبی ﷺ کی ایک حدیث موجود ہے جس کا مجھے مفہوم یاد ہے الفاظ سیدنا عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کائنات کے لوگو! میں اپنے گھر سے نکلا اپنے بیوی بچے چھوڑ کر میں نکلا ہوں اور ایک مہینے کا سفر کیا سفر بھی کوئی ہمارے جیسا نہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

کاروں، موٹروں والا سفر نہیں بلکہ کچھ پیدل کیا کچھ اونٹوں پر سوار ہو کر کیا۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں ایک مہینے کا سفر کر کے سیدنا عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچا اور جا کر دروازے پر دستک دی ہے اندر سے آواز آئی۔

((مَنْ دَقَّ الْبَابَ))

کون ہے دروازے پر؟ فرمایا میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہوں۔ جلدی سے دروازہ کھولا۔ فرمایا نبی ﷺ کے صحابی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما؟ جی جی میں وہی ہوں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

فرمایا کیسے آنا ہوا؟ نبی پاک کے صحابی ہو کس لیے آنا ہوا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ بات سن لو میں اپنے گھر سے چل کر ایک مہینے کا سفر طے کر کے تمھارے گھر تک آیا ہوں صرف اس لیے آیا ہوں کہ مجھے نبی پاک ﷺ کی ایک حدیث پڑھا دو اللہ کے نبی ﷺ کا ایک فرمان سنا دو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

آج اذان ہو جائے تم دو ایکڑ کا سفر کر کے اپنے بستر سے مسجد تک آنا پسند نہیں کرتے۔
تمھیں کیا پتہ ہے علم کا اور تمھیں کیا پتہ دین کی قدر و منزلت کا۔
میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میلوں کا سفر صرف نبی ﷺ کی حدیث کے لیے کرتے تابعین محدثین و آئمہ کرام رحمہم اللہ جنھوں نے ساری زندگی سفروں میں گزار دی اور سفر کسی تجارت کے لیے نہیں کیا کسی لالچ کے لیے نہیں کیا بلکہ سفر کیا ہ تو صرف اور صرف میرے نبی ﷺ کی حدیث کے لیے کیا ہے۔ اللہ کے دین کے لیے کیا ہے۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**
پھر رب نے قیمت کیا لگائی ہے۔ خالق کائنات نے کیا اجر عطا کیا ہے۔ مسند احمد کی روایت سن لو میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ، نبی پاک ﷺ اس طرح تشریف فرما ہیں۔ میرے نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیٹھے ہوئے ہیں ایک بندہ اپنی سواری پر سوار دور سے آرہا ہے آکر اُس نے اپنی سواری کو باندھا ہے اور باندھ کر نبی پاک ﷺ کی مجلس میں داخل ہوا اور داخل ہو کر کہتا ہے۔
((اَیُّکُمْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ))
تم میں سے محمد ﷺ کس کا نام ہے؟ آگے سے صحابہ رضی اللہ عنہم کیا کہتے ہیں وہ جو گورا بندہ تکیے سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہے وہی ہمارا پیر ہے۔ وہی ہمارا رہبر ہے۔ وہی ہمارا مرشد ہے وہی ہمیں دین بتانے والا ہمارے ماں باپ بھی قربان ہو جائیں اُن پر ماں میاں بیوی ہر چیز لُٹ جائے اُن پر نبی ﷺ کی عظمت پر۔ **سبحان اللّٰہ**
نبی ﷺ کا ادب کتنا زیادہ ہے۔ میرے نبی ﷺ کا احترام کتنا زیادہ ہے اور بتانے کا انداز کتنا پیارا ہے بات کرنے کا انداز کتنا پیارا ہے یہ نہیں کہا کہ وہ بیٹھے ہیں ایسے نہیں کہا۔ بلکہ کہا وہ جو گورا سا بندہ تکیے سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہے۔ **سبحان اللّٰہ**
پتہ چلا علم حاصل کرنے کے لیے بندے کو با ادب بھی ہونا چاہیے۔ بندے کو تھوڑا بہت ادب بھی کرنا چاہیے۔
ایک دن میرے نبی ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک آدمی آیا وہ آکر میرے نبی ﷺ

کے سامنے بیٹھا کیسے بیٹھا فرمایا۔

"فَاسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ."

میرے نبی ﷺ کے سامنے آیا جیسے بندہ التحیات بیٹھتا ہے ویسے کر کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اس نے اپنے دونوں گھٹنوں پر باادب کر کے رکھ دیا رکھ کر میرے نبی ﷺ سے سوال کرتا ہے۔

"اَخْبِرْنِی یَا مُحَمَّدُ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ"

اللہ کے محبوب نبی ﷺ مجھے بتاؤ قیامت کب آئے گی؟ سوال کرتا گیا کرتا گیا پوچھتا گیا پوچھتا گیا پوچھ کر اُٹھ کر واپس چلا گیا میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں جانتے ہو یہ بندہ کون تھا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں آقا ﷺ نزدیک کا بندہ نہیں لگتا کہیں دور دراز کے علاقے سے لگتا ہے کیونکہ ہم میں سے کسی کی پہچان کا یہ بندہ نہیں لگتا۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں یہ کوئی بندہ نہیں تھا بلکہ آسمانوں پر نوابوں کا سردار جبریل امین علیہ السلام تھا وہ تمھارے پاس اس لیے آیا ہے کہ تمھیں بتا سکے کہ علم سیکھنے کا ادب کیا ہوتا ہے تمھیں پتہ چل جائے کہ ادب کیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

توجو کرنا! علم سیکھنے کے لیے استادوں کا گریبان پکڑنے والا بندہ کامیاب نہیں کمر کے پیچھے اپنے استاد کی غیبت کرنے والا بندہ کامیاب نہیں۔

اپنے ایمان اور اپنے عالم کی باتیں کرنے والا کامیاب نہیں۔

حضرات ذی وقار! کامیاب وہ ہے جو علم بھی سیکھتا ہے اور ادب بھی کرتا ہے اور احترام بھی کرتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

وہ جو گورا سا آدمی بیٹھا ہے وہ ہمارا پیر ہے۔ وہ ہمارا رہبر ہے وہ ہمارا محبوب ہے۔ میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آ کر وہ بیٹھ جاتا ہے عرض کرتا ہے محبوب ﷺ جی میں بڑا لمبا سفر کر کے آپ ﷺ کے پاس آیا ہوں کہتا ہے محبوب ﷺ جی میں اکیلا ہوں میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں بڑا بیٹا نہیں جو کما کر لا کر دے سکے میں نے کمانا ہے اور لے جا کر دینا

ہے۔ محبوب ﷺ جی ، میں کوئی ٹائم بنا رہا تھا آپ ﷺ سے ملنے کو، آج مجھے ٹائم ملا ہے تو میں بڑا لمبا سفر کر کے آپ ﷺ کے پاس آیا ہوں۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((اهلا و سهلا))

اللہ تیرا آنا مبارک کرے۔ بات کرو کیسے آئے ہو؟ محبوب ﷺ میں آپ کے پاس صرف اس لیے آیا ہوں کہ مجھے بس اتنی بات بتا دیں ایمان کسے کہا جاتا ہے؟ ایمان کس چیز کا نام ہے۔

اتنا سا لفظ ایمان ہے۔ بس مجھے یہ بتا دیں ایمان کسے کہا جاتا ہے؟ تمھارا سفر ڈالروں کی خاطر تمھارا سفر پیسوں کی خاطر تمھارا سفر شہرت کی خاطر اور عزت کی خاطر لیکن میرے نبی ﷺ کے یاروں کا سفر اللہ کے دین کی خاطر۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

محبوب ﷺ ایمان کسے کہا جاتا ہے؟ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((اَنْ تُوْمِنَ بِاللّٰهِ .))

اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لانا، رب کی کتابوں پر ایمان نا، فرشتوں پر ایمان لانا اور قیامت کے دن پر قبر پر جنت پر دوزخ پر ایمان لے کر آنا۔

میرے محبوب ﷺ سے ایک حدیث یاد کر لی ہے اور اُٹھ کھڑا ہوا محبوب ﷺ جی میں واپس جانا چاہوں گا مجھے بڑی جلدی ہے میں بہت جلدی میں ہوں میرے بیوی بچے گھر میں اکیلے ہیں مجھے اجازت دو اُٹھ کر اپنی سواری پر بیٹھا ابھی توڑا سا سفر بھی نہیں کیا میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پیچھے سے دیکھ رہے ہیں جاتے ہوئے ابھی تھوڑا سا سفر بھی نہیں کیا سواری سے نیچے گرا اور گرتے ہی فوت ہوگیا۔ میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم دوڑے جا کر پکڑ کر میرے نبی ﷺ کے پاس لے کر آئے محبوب ﷺ جی ایمان بھی سیکھا اور دنیا چھوڑ کر چلا بھی گیا۔

میرے آقا ﷺ قریب گئے ہیں اور اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم ڈر

گئے ہیں کہ پتہ نہیں بات کیا ہے اس سے کوئی قصور ہوگیا ہے کوئی غلطی ہوگئی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے چہرہ ہی دوسری طرف کرلیا ہے کچھ دیر کے بعد میرے نبی ﷺ نے اُس کے چہرے پر نظر ڈالی ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم جانتے ہو میں نے اس سے چہرہ دوسری طرف کیوں کیا ہے۔

محبوب ﷺ کیوں کیا ہے؟ فرمایا، اسے بہت زیادہ بھوک لگی ہوئی تھی اور پیاس بھی بہت لگی ہوئی تھی اُدھر جان نکل گئی ہے اُدھر رب کو اس کا سفر اتنا پسند لگا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرشتے بھیج دیئے ہیں جو اُس کے منہ میں میوے داخل کر رہے تھے۔ جنت کے پھل کھا رہا تھا یہ جنت کے میوے کھا رہا ہے پتہ چلا دین کا عالم ہو یا دین کا طالب علم ہو اللہ کے ہاں اتنی قدر و منزلت ہے۔ اگر دورانِ سفر موت آجائے مہمان نوازیاں رب خود کرتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں اس لیے میرے بھائیو! اللہ کے دین کو ترجیح دو کیونکہ علم صرف اور صرف قرآن اور حدیث کا نام ہے۔ ادھر جناب وکیل صاحب گھر سے باہر نکلتے ہیں اُدھر سے جج صاحب گھر سے نکلتے ہیں۔ اِدھر سے ڈاکٹر گھر سے نکل رہا ہے اُدھر انجینئر نے پاؤں اٹھایا ہے اُدھر جناب پولیس والے نے پاؤں اٹھایا ہے گھر سے باہر نکلا ہے سلام اُس نے ہی کرنا ہے جسے کوئی کام ہوگا سلام وہی کرے گا آگے آکر بات وہی کرے گا جیسے کوئی مسئلہ ہوگا نہیں تو کہے گا یار بچے ہی رہو تو بات اچھی ہے۔

اِدھر یہ گھر سے نکلے سلام وہ کرے جسے کوئی مطلب ہو اُدھر قرآن کا حافظ یا عالم دین گھر سے قدم باہر رکھے آسمانوں کے نوری فرشتے پر بھی بچھاتے ہیں اور دعائیں بھی کرتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں، توجو کرنا ذرا! میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ، میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں، اللہ کے دین کی خاطر علم حاصل کرنے کے لیے جب تک بندہ نکلا رہتا ہے اور چلتا رہتا ہے فرمایا کائنات کے لوگو ایسے ہی

ہے جیسے وہ بندہ جنت کی شاہراہ پر چل رہا ہے جنت کے راستے پر چل رہا ہے۔

حضرات ذی وقار! بڑے بڑے طالب علم دیکھے ہوں گے۔ بڑے بڑے علم کے متلاشی دیکھے ہوں گے اور جناب بڑے بڑے سفر کرنے والے دیکھے ہوں گے لیکن آج میں تمھیں دین کا ایک طالب علم دکھانا چاہتا ہوں۔ آج تمھاری ملاقات ایک اللہ کے دین کو حاصل کرنے کے لیے سفروں میں اپنی زندگی گنوا دینے والی کی بات سنانا چاہتا ہوں جن کا نام سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ ہے۔

فارسی نسل نوجوان ہیں۔ مجوسیت سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ آگ کی پوجا کرنے والے ہیں اور آگ کی لاٹوں کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اپنے علاقے کے سب سے زیادہ امیر ترین گھرانے سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا باپ اپنے علاقے کا بہت بڑا چوہدری اور نمبر دار ہے۔ اللہ اکبر اللہ

آج جناب بیٹا نمبر دار کا ہو اور مدرسے میں پڑھے تو توہین ہو جاتی ہے۔ آج بیٹا کسی بڑے کا ہو مدرسے میں آکر صفوں پر گھٹنے گھسائے تو توہین ہو جاتی ہے۔ اللہ کے دین کے لیے وہ نکلے جس کے گھر میں کھانے کے لیے روٹی نہ ہو۔ ادھر دیکھنا تمھیں علم کی قدر بتانے لگا ہوں۔ سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہوں۔

میرا باپ مجھ سے بڑا ہی پیار کرتا ہے بڑی محبت کرتا ہے حتیٰ کہ میرے باپ نے آتش کشاں بھی ہمارے گھر میں ہی بنایا ہے جو پنڈ کا آتش کدہ بنا ہے اُس آتش کدہ پر بھی مجھے جانے نہیں دیتا۔ کہتا ہے تم چوہدری کے بیٹے ہو تم آگ کی پوجا بھی کرو گے تو گھر میں ہی کیا کرو گے۔

سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دن رات آگ کی پوجا میں آگ کو جلانے میں مصروف رہتا۔ اللہ اکبر اللہ

ایک دن ایسا بھی آیا کسی کام کی غرض سے میرے باپ نے مجھے گھر سے باہر بھیجا جاؤ بیٹا سلیمان رضی اللہ عنہ فلاں کام کر کے آؤ، فرماتے ہیں میں اپنے گھر سے باہر نکلا ہو چلتا جا رہا ہوں

چلتا جا رہا ہوں ایک جگہ پر مجھے ایک گرجا نظر آیا یعنی عیسائیوں کی عبادت گاہ نظر آئی ہے۔

میں نے کھڑے ہوکر اندر نظر ڈالی تو کیا دیکھا وہ جناب عبادت میں مصروف ہیں عبادت کر رہے ہیں مجھے اُن کی عبادت کا طریقہ بڑا ہی اچھا لگا۔ سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اندر چلا گیا اندر جا کر جیسے وہ عبادت کر رہے ہیں میں دیکھ رہا ہوں جیسے وہ جناب اپنے مذہب کے مطابق عبادت میں مصروف ہیں میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں فرمایا جب وہ عبادت سے فارغ ہوئے، میں کھڑا ہو گیا میں نے کھڑے ہوکر کہا بات سنو ایک مذہب پر میں ہوں اور ایک مذہب پر تم ہو میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میرے مذہب سے تمھارا مذہب کہیں بہتر ہے۔ عیسائیت والا مذہب بہت اچھا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

مجھے ذرا عبادت کا طریقہ سکھا دو کہ کیسے عبادت کرنی ہے فرماتے ہیں میں نے عبادت کا طریقہ سیکھا اور سیکھ کر میں واپس جب اپنے گھر آیا میرا باپ بہت پریشان ہے کہتا ہے سلیمان رضی اللہ عنہ کہاں گیا تھا اتنی لیٹ آئے ہو میں نے عرض کی بابا میں راستے میں عیسائیوں کی عبادت کا طریقہ دیکھ کر آیا ہوں بابا آگ کی عبادت سے وہ عبادت والا طریقہ کہیں بہتر ہے کہیں اچھا ہے۔

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ بات کی تو میرے باپ کو غصہ آ گیا میرے باپ نے میرا گھر سے نکلنا بند کر دیا اور کہا آج کے بعد تم گھر سے باہر نہیں نکل سکتے۔ اللہ اکبر اللہ

کئی دن گزر گئے میں اپنے گھر میں رہا ہوں ایک پیغام رساں کے ذریعے اُس گرجا کے بڑے پادری سے میں نے بات کی ہے اور فرمایا یہ بتاؤ تمھاری سب سے بڑی عبادت کی مرکزی جگہ کہاں ہے؟ وہ کہتا ہماری عبادت کا سب سے بڑا مرکز ملک شام ہے۔ فرمایا اس طرح کرنا جب کوئی قافلہ شام کو جانے لگے تو جاتے ہوئے مجھے بتانا۔ اللہ اکبر اللہ

فرماتے ہیں جب شام جانے کے لیے کوئی قافلہ تیار ہوا مجھے پیغام بھیجا ہے کہتے ہیں رات کے وقت میں اپنے گھر سے نکل گیا ہوں اور دوڑ کر اس قافے سے مل گیا ہوں سفر کرتے

کرتے۔ اللہ اکبر اللہ

میں ملک شام پہنچ گیا۔

بہن بھائی بھی چھوڑ دیئے علم کی تلاش میں علم کی تلاش میں نمبرداریاں بھی چھوڑ دیں سچے اور خالص دین کی تلاش میں فرماتے جب میں ملک شام کی اس جگہ پر پہنچا، اس جگہ پر بہت بڑا مرکز ہے عیسائیوں کی تبلیغ کا۔ اللہ اکبر اللہ

میں نے وہاں جاکر بڑے پوپ اور پادری سے بات کی میں نے اُسے اپنا سارا واقعہ سنایا میں فلاں علاقے سے آیا ہوں میں اپنے علاقے کے چوہدری اور نمبردار کا بیٹا ہوں مجھے آپ کا مذہب بڑا پسند آیا ہے میں وہ مذہب اپنانا چاہتا ہوں اور سیکھنا چاہتا ہوں فرماتے ہیں اُس نے مجھے اپنے پاس رکھ لیا بیٹا بنا کر رکھ لیا میں اُس کے پاس ہی رہا کرتا عبادت میں مصروف رہا کرتا۔ عیسائیت مذہب کی سرچ کیا کرتا اور پڑھا کرتا۔ اللہ اکبر اللہ

وقت گزرتا گیا گزرتا گیا حتی کہ اس پوپ پادری پر موت کا وقت آ گیا وہ مرنے والا ہے میں نے کہا مجھے ایک بات تو بتاؤ، آپ تو دنیا چھوڑ کر جا رہے ہو میں تو اپنی ہر چیز چھوڑ کر آپ کے پاس آ گیا ہوں اور میں سیکھنا چاہتا ہوں مجھے بتاؤ اب آپ کے بعد میں کس کے پاس جاکر علم سیکھا کروں وہ کہتا ہے ایسے کرو علاقہ مصر میں چلے جاؤ وہاں مجھ سے بھی بڑا پادری ہے اُس کے پاس جاکر عبادت کا طریقہ سیکھو اور علم سیکھو۔

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کائنات کے لوگو میں شام سے نکلا اور قافلے کے ساتھ مل کر علاقہ مصر میں پہنچا وہاں جاکر میں نے ڈھونڈا اور مرکز میں پہنچا وہ بندہ بڑا عبادت گزار ہے بڑا اللہ کا نیک بندہ ہے جس علاقے میں مجھے بھیجا ہے فرماتے ہیں اس کے پاس جاکر عبادت کرتا اللہ کو یاد کرتا عبادت کرتے کرتے کئی سال گزر گئے۔ اللہ کی کرنی ایسے ہوئی وہ بھی فوت ہونے لگا موت کے قریب پہنچا۔

میں نے کہا جناب میں کہاں جاؤں کس سے ملوں وہ کہتا ہے چلے جاؤ علاقہ اموریہ میں ہمارا سب سے بڑا پادری ہے اس کے پاس چلے جاؤ اور جاکر تعلیم حاصل کرو فرماتے ہیں میں

نے سفر کیا اور سفر کر کے اموریہ علاقے میں چلا گیا اس بستی میں جا کر پادری سے ملا اور اُسے ساری بات بتائی وہ اُس سے بھی بڑا اللہ کا نیک بندہ عبادت کرنے والا خالق کائنات کو یاد کرنے والا اللہ کا ولی اور نیک بندہ ہے اُس کے پاس میں نے کئی سال گزارے ہیں حتی کہ میں نے کچھ بکریاں بھی خرید لی ہیں کچھ جانور بھی خرید لیے ہیں۔ اُن کو بھی چرایا کرتا تھا اپنا روزگار بھی چلایا کرتا تھا اور ساتھ ساتھ علم بھی سیکھا کرتا تھا۔ دین بھی سیکھا کرتا تھا وقت گزرتا گیا گزرتا گیا یہ جو رہبر ہے یہ پہلے ہی ضعیف العمر ہے بالکل بزرگ ہے اس پر بھی موت کا وقت آ گیا اور دنیا چھوڑ کر جانے لگا ہے۔

میں نے کہا جناب میں کہاں سے چلا ہوں اور کہاں آ گیا ہوں علم سیکھنے کے لیے اب مجھے بتائیں میں کس طرف جاؤں وہ کہنے لگا بات سنو یہ جو عیسائیت کا مذہب ہے اس مذہب میں اللہ کے دین والا نیک بندہ دنیا میں کوئی موجود نہیں سارے فوت ہو گئے ہیں آخری میں ہوں اور میں بھی دنیا چھوڑ کر جا رہا ہوں ہاں البتہ ایک بات ضرور ہے اگر تم علم حاصل کرنا چاہتے ہو اگر تم اللہ کا دین یاد کرنا چاہتے ہو تو پھر ایسے کرو علاقہ عرب میں ایک بندہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہے میں نے تورات و انجیل میں پڑھا ہے وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔

وہ رسول ہونے کا دعویٰ کرے گا اور اُس کی تین نشانیاں ہوں گی۔

وہ صدقہ نہیں کھائے گا اگر ہدیہ پیش کیا جائے گا تو ہدیہ قبول کرے گا اُس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔

وہ حجاز سے سفر کرے گا۔ ہجرت کر کے یثرب کے علاقے میں جائے گا اور یثرب کے علاقے کی پہچان یہاں سے سیکھو کہ اس میں کھجوروں کے باغ بہت ہوں گے۔

میرے ساتھ میرے اُستاد نے بات کی ہے بات کرنے کے بعد وہ فوت ہو گیا دنیا چھوڑ کر چلا گیا۔

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ڈھونڈ رہا ہوں مجھے کوئی ایسا بندہ مل جائے جو مجھے علاقہ عرب میں لے جائے ایک بندہ ملا اس سے بات ہوئی ہے وہ کہتا ہے مجھے کیا دو گے

وہاں پہنچانے پر، فرمایا میرے پاس کوئی چیز تو نہیں ہے یہ بکریاں میرے پاس موجود ہیں مجھے علاقہ عرب میں پہنچا دو میں تمھیں بکریاں دے دوں گا میں بکریاں تمھارے سپرد کر دوں گا۔

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے جناب اُس نے اپنے ساتھ لیا جب عرب کے علاقے میں پہنچے تو اُس نے مجھے آگے غلام بنا کر بیچ دیا حالانکہ میرے ساتھ تو اس نے پیسوں کی ڈیل کی تھی بکریوں کی ڈیل کی تھی لیکن پھر بھی اُس نے مجھے بیچ دیا عرب کے ایک یہودی بندے کے ہاتھوں مجھے فروخت کر دیا۔

وہ دن رات مجھ سے کام لیتا ہے محنت کراتا ہے۔

فرماتے ہیں اس کا ایک دوست قبیلہ بنوقریظہ کے رہنے والا اسے ملنے آیا جب ملنے آیا تو میں نے اُسے کہا یار مجھے بھی لے جاؤ مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ یثرب میں، یثرب میں جانا چاہتا ہوں وہ کہتا ہے ٹھیک ہے میں تمھارے مالک سے بات کر لیتا ہوں اُس سے میں تمھیں خرید لیتا ہوں۔ اللہ اکبر اللہ

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اُس نے مجھے خریدا اور خرید کر مدینہ منورہ یثرب میں چلا گیا ہے فرماتے ہیں جب میں یثرب یعنی مدینہ منورہ میں داخل ہوا ہوں میں نے کھجوروں کے باغ دیکھے تو مجھے اموریہ کے اُس پادری کی زبان سے نکلی باتیں یاد آ گئیں میں نے کھجوروں کے باغ دیکھ کر کہا سلیمان رضی اللہ عنہ تھوڑا سا صبر کرو تمھاری منزل قریب آ چکی ہے۔ تمھاری منزل نزدیک آ چکی ہے۔ جہاں تم جانا چاہتے ہو جہاں تم پہنچنا چاہتے ہو لگتا ہے تمھارا سفر ختم ہونے والا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

اُس یہودی کا ایک بہت بڑا کھجوروں کا باغ ہے فرمایا میں اُن کی نوکری کرتا ہوں۔

اور کبھی کبھی میری زبان سے بے ساختہ نکل جاتا ہے میں کہتا ہوں یار حجاز سے کوئی ہجرت کر کے آیا ہے یا نہیں، وہ یہودی جلن کا بھرا ہوا مجھے برا بھلا کہہ کر چلا جاتا ہے کہتا ہے تمھیں کیا کام ہے کوئی آئے یا نہ آئے۔

حسد سے بھرا یہودی میں جب بھی بات کروں تب ہی کہہ دے تم اپنے کام سے کام رکھا

کر دکوئی آئے یا نہ آئے تمھیں کیا چاہیے۔

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک کھجور کے اوپر چڑھا اپنا کام کر رہا ہوں اور میرا مالک جو ہے اس کے پاس ایک بندہ دوڑتا دوڑتا آیا آ کر کہتا ہے کوئی بات سنی ہے وہ کہتا ہے نہیں سنی، یہ کہتا حجاز سے ایک بندہ ہجرت کر کے مدینہ میں داخل ہوا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اللہ کا نبی ﷺ ہوں۔ اللہ کا رسول ﷺ ہوں۔

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا جسم کانپ گیا قریب تھا کہ میں کھجور سے نیچے گر جاتا۔ میں جلدی سے نیچے اُترا اور نیچے اُتر کر اپنے مالک سے کہا مجھے بھی بتاؤ، وہ کون سا بندہ ہے میرے مالک نے میرے منہ پر زور سے طمانچہ مارا اور مجھے کہا جاؤ دفع ہو جاؤ اپنے کام سے کام رکھا کرو تمھیں کیا ضرورت ہے کسی سے پوچھنے کی۔ اللہ اکبر اللہ

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور میں روتا ہوا اپنے کام پر لگ گیا لیکن میں آگے پیچھے سے خبریں لیتا رہتا حتی کہ میرے تک رپورٹ پہنچ گئی اور میں نے نبی پاک ﷺ کا ٹھکانہ بھی معلوم کر لیا اللہ کے نبی ﷺ فلاں جگہ پر بیٹھتے ہیں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان اور ساتھ ہی میرے دماغ میں وہ تین باتیں آ گئیں ہدیہ قبول کرتا ہے اور صدقہ نہیں کھاتا۔ کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے۔

فرماتے ہیں ایک دن میں نے سارا دن اپنے مالک کام کیا اور شام کو عوض میں اُس نے مجھے تھوڑی سی کھجوریں دے دی فرماتے ہیں میں وہ کھجوریں ایک کپڑے میں باندھ کر نبی پاک ﷺ کے پاس پہنچا ہوں۔ اللہ کے نبی ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بیٹھے ہیں ایسے لگ رہا ہے جیسے ستاروں میں چاند چمک رہا ہے اس طرح چہرہ چمک رہا ہے۔

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں جا کر پاس بیٹھ گیا میں نے عرض کی محبوب ﷺ سوہنے میں یہ کھجوریں لے کر آیا ہوں صدقے کی کھجوریں ہیں یہ کھجوریں کھا لیں میرے نبی ﷺ نے اس طرح کھجوروں والا کپڑا ہاتھ میں پکڑا آقا ﷺ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم یہ کھجوریں صدقے کی ہیں کھا لو۔

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں نبی پاک ﷺ نے ایک کھجور بھی نہیں کھائی ساری کھجوریں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھائی ہیں میرے دل میں خوشی پیدا ہوگئی ہے۔ میں نے کہا سلیمان رضی اللہ عنہ ایک نشانی آج پوری ہوگئی ہے۔ باقی موقع ملا تو باقی نشانیاں بھی دیکھیں گے۔

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں واپس چلا گیا اور جا کر پھر کچھ دنوں کے بعد کھجوریں لے کر آیا آ کر عرض کی محبوب ﷺ جی یہ کھجوریں میں آپ ﷺ کے لیے تحفہ لے کر آیا ہوں ہدیہ لے کر آیا ہوں۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں ٹھیک ہے کھجوریں رکھ دو، میں نے کپڑا کھول دیا نبی پاک ﷺ نے کھجوریں الگ الگ کر کے بکھیر دی فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم آ جاؤ مل کر کھجوریں کھالیں۔ میرے نبی ﷺ بھی کھانے لگ پڑے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کھانے لگ پڑے۔ اللّٰہ اکبر اللہ

کہتے ہیں اب میں سوچ رہا تھا کہ کوئی موقع ایسا آئے میں نبی پاک ﷺ کی مہر نبوت بھی دیکھ لوں تیسری علامت بھی نبی پاک ﷺ کی پوری ہو جائے فرماتے ہیں میں وقتاً فوقتاً اپنے مالک سے لڑ کر بھی نبی پاک ﷺ کی مجلس میں آ کر بیٹھا کرتا ہوں باتیں سنتا رہتا ہوں اور موقع تلاش کرتا رہتا ہوں کہ کب مجھے موقع ملے اور میں نبی پاک ﷺ کی مہر نبوت دیکھوں۔

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں ایک دن نبی پاک ﷺ کی مجلس میں آیا نبی پاک ﷺ نے جسم پر چادر اوڑھی ہوئی ہے میں آ کر اس طرح نبی پاک ﷺ کے پاس بیٹھ گیا ہوں اچانک ہوا کا ایک جھونکا آیا ہے میرے نبی ﷺ کے کندھے سے کپڑا ہٹ گیا ہے فرماتے ہیں میں اس طرح نبی پاک ﷺ کی کمر کی طرف گیا ہوں اور میری نظر نبی پاک ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت پر پڑی ہے۔

فرماتے ہیں بے ساختہ میں دوڑ کر نبی پاک ﷺ کے بدن سے چمٹ گیا ہوں اور مہر نبوت کو چومے جا رہا ہوں اور پیار کیے جا رہا ہوں عرض کرتا ہوں محبوب ﷺ سوہنے کتنی دور

سے سفر کر کے محبوب ﷺ آپ کے پاس پہنچا ہوں۔ محبوب ﷺ میں بڑی دُور سے چلتا چلتا آپ ﷺ کے پاس آیا ہوں۔

میرے نبی ﷺ نے اس طرح پکڑا اور سینے سے لگایا آقا ﷺ فرماتے ہیں بات بتاؤ سوہنیا کہاں سے آئے ہو کب سے چلے ہو تمھارا نام کیا ہے اور تمھارا کیا حال ہے آگے سے کہتا ہے بخاری میں روایت موجود ہے محبوب ﷺ میں آپ تک پہنچتے پہنچتے دس مرتبہ بکا ہوں مجھے دس بندوں نے خریدا ہے دس بندوں کا غلام بن کر آج میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا ہوں اور اس وقت بھی میں ایک یہودی کا غلام ہوں۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں لو بھی اپنے یار کو آزاد کروانے کی تیاریاں کرلو میرے نبی ﷺ یہودی کے پاس گئے ہیں اُس سے پیسے طے کیے ہیں نبی پاک ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بات کی ہے اور بات کر کے میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سارے یہودی کے پیسے ادا کر کے مجھے آزاد بھی کروالیا ہے اور مجھے اپنا نوکر اور خادم بھی بنالیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

ایک دن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے ہیں سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہیں۔

((فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى سُلَيْمَانَ))

میرے نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ کے کندھے پر رکھا فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اگر اللہ کا دین سورج کی چوٹی پر بھی ہوتا تو سلیمان رضی اللہ عنہ وہاں بھی پہنچ جاتا یہ سلیمان رضی اللہ عنہ ہے جس نے اپنا ماں باپ بھی چھوڑ دیا ہے جس نے پتہ نہیں کتنے لمبے لمبے سفر طے کیے ہیں اور سفر کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں آئے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! میرے نبی ﷺ بڑا ہی پیار کرتے ہیں سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے، مکہ کے چوہدری یہودی اور عیسائیوں سب نے مل کر فیصلہ کرلیا ہے۔

کہتے ہیں مدینے میں اللہ کے نبی ﷺ ہجرت کر کے چلے گئے ہیں ہم مل جاتے ہیں اور مل کر مدینے پر حملہ کر دیتے ہیں پورے مدینے کے لوگوں کو ختم کر دیتے ہیں ساری جماعتیں

اکٹھی ہوگئی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

میرے نبی ﷺ تک خبر پہنچ گئی ہے سوہنے محبوب ﷺ مکہ کے سارے کافروں نے اکٹھ کرلیا ہے اور آپ ﷺ پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہوگئے ہیں۔ میرے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور فرمایا کیا کرنا چاہیے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مختلف مشورے دیے۔ کوئی کہتا ہے آگے نکلیں اور لڑائی کریں۔

سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں محبوب ﷺ جی اجازت دو تو میں ایک مشورہ دوں۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں جی میرے پیارے سلیمان رضی اللہ عنہ کیا مشورہ ہے تمھارا؟ محبوب ﷺ ایسے کرلیتے ہیں ان کی تعداد زیادہ ہیں اگر ہم لڑائی کریں گے تو، ان کی تعداد زیادہ ہے بات نہیں بنے گی اس طرح کرلیں مدینہ کے اردگرد خندق کھود لیتے ہیں ان کی تعداد جتنی زیادہ بھی ہوگی ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ اللہ اکبر اللہ

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں سلیمان رضی اللہ عنہ کا مشورہ میں نے بھی پسند کیا ہے اور عرش پر رب نے بھی پسند کیا ہے سلیمان رضی اللہ عنہ کا مشورہ رب نے بھی پسند فرمایا ہے۔

حضرات ذی وقار! غزوہ خندق جسے بولا جاتا ہے یہ غزوہ خندق سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے کیا گیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور پاک میں آپ ﷺ کو مدائن کی گورنری مل گئی ہے مدائن کے گورنر بن گئے ہیں۔

بنگلے کے باسیو! یہاں تو ایک ٹکڑا زمین نہیں سنبھالی جاتی مدائن کا گورنر سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ اور مدائن میں جو اپنا مکان تیار کیا ہے میں تو تاریخ کی کتاب میں پڑھ کر آیا ہوں اس مکان کی حالت اس طرح کی ہے اگر سلیمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے ہیں تو سر چھت سے لگتا ہے اگر لیٹ جاتے ہیں تو اس کی دیوار سے لگ جاتے ہیں۔ اتنا چھوٹا سا مکان ہے سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ کا جس میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

حضرات ذی وقار! یہ علم والے ہیں یہ دین والے ہیں ان کا مقابلہ کون کرسکتا ہے۔ اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ۝﴾ (الزمر : ۹)

فرمایا علم والا اور بغیر علم والا برابر نہیں ہو سکتے دین کی بڑی قدر و منزلت ہے جس نے دین کی تلاش میں ہر چیز کو چھوڑ دیا اسے جنت عطا کر دی۔

میری دعا ہے کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیاء اور غیرت

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا○﴾ (مريم : ١٦)

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ.

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم امام المرسلین امام المجاہدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اطہر واعلیٰ کے لیے ہے۔

حضرات محترم انسان کے پاس سب سے قیمتی جو چیز ہے وہ ایمان ہے۔ ایمان کی قدر و منزلت یہ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ﴾ (المؤمن : ٤٠)

اگر انسان کے پاس ایمان کی دولت موجود ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس کا داخلہ عطا فرما دیتا ہے اور اگر انسان کے پاس ایمان کی دولت موجود نہیں ہے فرمایا:

﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ○ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً○﴾ (الغاشية : ٣، ٤)

اگر ایمان کی دولت موجود نہیں تو زندگی میں کیے گئے سارے کے سارے اعمال اللہ کی بارگاہ میں ایسے ہیں جیسے راکھ ہوا ن کا کوئی اجر وثواب نہیں۔

ایسے کہہ لو کہ میری اور تمھاری زندگی کے تمام تر اعمال کی جزا تب ملے گی جب ہمارے

پاس ایمان ہوگا تو ایمان کا زیادہ تر حصہ کون سا ہے۔

((اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان .))

اس کے دو تین مفہوم ہیں۔ ایک مفہوم یہ ہے کہ حیاء ایمان کا جُز ہے اور بعض محدثین نے اس کا معنی اور مفاہیم باقی احادیث کو ملا کر جمع کر کے یہ کہا ہے کہ:

((اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان .))

حیاء ہی اصل ایمان ہے کیونکہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ شِئْتَ .))

جب حیا ختم ہوجائے پھر جو مرضی کرتا رہے جب بندے میں حیاء نہیں پھر بیوی بازار میں بے پردہ پھرے کوئی پرواہ نہیں جب بندے سے غیرت ختم ہوگئی پھر اٹھارہ لاکھ کی کرولا کار کی فرنٹ سیٹ پر جوان بہن میک اپ کر کے بغیر پردے کے ساتھ جائے کوئی پرواہ نہیں جب بندے میں بے غیرتی کوٹ کوٹ کر بھری جائے اور غیرت کا جنازہ نکل جائے پھر بیٹی بہو بہن اور ماں ڈھولک کی تھاپ پر کسی گدی نشین کے سامنے کنگرو ڈالے اور ناچ کر بال کھول دے کوئی پرواہ نہیں۔

((اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ شِئْتَ .))

جب بندہ بے غیرت ہی ہوگیا ہے۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ انسان کو غیرت والا بنائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ مجھے اور تمھیں حیاء کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

زندگی اصل میں غیرت مند بندے کی ہی ہے۔ بے غیرت بندے کا جینا تو کیسا جینا، خالق کائنات نے اپنی پاک کتاب قرآن پاک میں غیرت کا درس اور حیاء کا درس کئی ایک مقامات پر اس کا ذکر کیا ہے اور ایک مقام بڑا اہم ہے کہ اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے غیرت اور حیاء کے اصول اس کا درس شروع کیا ہے تو نبی پاک ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے شروع کیا ہے اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے حیاء اور غیرت کا درس شروع کرنے کا مقصد یہ

ہے تا کہ امت کی ماؤں کے ذریعے آج کی عورتوں کو بھی حیاء کا درس مل جائے غیرت کا سبق مل جائے۔

آیئے اللہ کے قرآن پر توجہ کیجیے غور کیجیے۔

میری دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں اللہ میرے سمیت ہم سب کو اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ، حضرات ذی وقار غور کرنا! غیرت اور حیاء کا درس اور پیغام رب کائنات نے میرے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے شروع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۝﴾

(الاحزاب : ۳۲)

اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! فرمایا:

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ﴾

اے میرے نبی ﷺ کی بیویو،

﴿لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ﴾

تمھارا مقام عام عورتوں کی طرح نہیں ہے۔

تمھاری عظمت عام عورتوں کی طرح نہیں ہے تمھارا رتبہ عام عورتوں کی طرح نہیں ہے۔ جو میرے نبی ﷺ کے عقدِ اطہر میں آ گئیں جو میرے نبی ﷺ کی بیویاں بن گئیں اُن کا مقام عام عورتوں سے ذرا ہٹ کر ہے۔ اُن عورتوں کا کیا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ﴾

(الاحزاب : ٦)

فرمایا جتنی میرے نبی ﷺ کے نکاح میں آ گئیں خالق کائنات نے اُنھیں ممتا کا درجہ دے دیا ہے میرے نبی ﷺ کی ساری بیویاں میری تمھاری مائیں لگتی ہیں۔

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا میری تمھاری ماں لگتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میری تمھاری ماں لگتی ہے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا میری تمھاری ماں لگتی ہے۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا میری تمھاری ماں لگتی ہے۔ میرے نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میری تمھاری مائیں لگتی ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میرے نبی ﷺ کی بیویوں کا مقام عام عورتوں سے بلند ہے میرے نبی ﷺ کی ساری بیویوں کا مقام بلند ہے اپنی اپنی جگہ پر عظمت اور شان والا مقام ہے میرے نبی ﷺ کی بیویوں کا، لیکن رب کائنات نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کچھ الگ مقام عطا فرمایا ہے۔ کچھ عظمت الگ عطا فرمائی ہے۔

بخاری میں روایت موجود ہے فرمایا:

((یَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُكِ السَّلَامَ .))

اے عائشہ رضی اللہ عنہا میرے پاس نوریوں کا سردار جبریل علیہ السلام آیا ہے نوریوں کا سردار تمھیں سلام پیش کرتا ہے۔ نوریوں کا سردار جبریل تمھیں سلام کہہ رہا ہے میرے نبی ﷺ کی پاک بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اتنا مقام ہے اسی لیے میرا دل کرتا ہے میں عقیدت اور عزت کا ترانہ ایسے بولوں کہ

آقاؐ دے پسینے نوں مائی عائشہؓ نے صاف کیتا
تائیوں عائشہؓ دی چادر دا لوگو مہکار بڑا سوہنا
عرشاں اُتوں مولا نے، اے دتیاں صفائیاں نیں
کہ میرے سوہنےؐ دی بیوی دا لوگو کردار بڑا سوہنا

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اللہ کا قرآن کیا بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًاo﴾

(الاحزاب : ۳۲)

حضرات ذی وقار غور کرنا! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے نبی ﷺ کی بیویوں، تمھارا مقام عام عورتوں سے کہیں زیادہ ہے۔

﴿لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ﴾

فرمایا اپنی آوازوں میں سختی پیدا کرو اپنے بلاوے میں سختی پیدا کرو۔

اگر کسی سے بات کرنی پڑ جائے دروازے پر کوئی نبی پاک ﷺ کا پوچھنے کے لیے آئے تو تمھاری آواز میں سختی ہونی چاہیے۔ آگے فرمایا:

﴿وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ﴾

اپنے گھروں میں رہا کرو۔

﴿وَ لَا تَبَرَّجْنَ﴾

تبرج نہ کیا کرو۔

امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تبرج کا مطلب کیا ہے؟ زمانہ جاہلیت میں عورتیں بن سنور کر مردوں کے درمیان چلا کرتی تھیں اسے تبرج کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا تَبَرَّجْنَ﴾

تبرج نہ کیا کرو۔

یہ نبی ﷺ کی بیویوں کو رب حیاء اور غیرت کا درس دے رہا ہے۔ کیوں دے رہا ہے اس لیے کیونکہ کائنات کا رب خود غیرت والا کائنات کا رب خود حیاء والا ہے۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا، سب سے زیادہ حیاء دار ذات اللہ کی ذات ہے سب سے زیادہ غیرت مند ذات رب کی ذات ہے یہی تو وجہ ہے رب اپنا شریک گوارہ نہیں کرتا کیونکہ رب غیرت مند اور حیاء دار ہے۔ فرمایا اللہ سے حیاء کیا کرو۔ خالق کائنات کی غیرت کا لحاظ

کیا کرو۔ اللہ اکبر اللہ

جیسے کائنات کا رب حیاء والا، ایسے ہی کائنات کے رب کے فرشتے بھی حیاء والے میرے نبی ﷺ نے فرمایا میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں ہر وقت بندے کے ساتھ اللہ کے فرشتے ہوا کرتے ہیں جتنے بندے تم آ کر یہاں بیٹھے ہو میرے سمیت ہم سب کے ساتھ اللہ کے فرشتے موجود ہیں ہم بازار میں جاتے ہیں اللہ کے فرشتے ہمارے ساتھ ہوا کرتے ہیں صرف دو جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں اللہ کے فرشتے ساتھ نہیں ہوتے جب بندہ قضائے حاجت کے لیے جاتا ہے اللہ کے فرشتے بندے سے الگ ہو جاتے ہیں۔

اور جب کوئی بندہ اپنی بیگم کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

اللہ کے فرشتے اُس سے الگ ہو جاتے ہیں فرمایا کائنات کے لوگو اللہ کے فرشتوں کا حیاء کیا کرو رب کے فرشتوں کا حیاء کیا کرو اور غیرت رکھا کرو پتہ چلا کائنات کا رب بھی حیاء والا اللہ کے فرشتے بھی حیاء والے اور تیسری بات پر غور کرنا، میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ میرے نبی ﷺ کی ذات پاک بھی حیاء والی۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کائنات کے لوگو میں نے اپنی پوری زندگی میں اتنی حیاء دار کوئی عورت بھی نہیں دیکھی جتنے حیاء دار آمنہ رضی اللہ عنہا کے دریتیم ہیں۔ میرے نبی کی غیرت حیاء ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کائنات کے لوگو! ایک دن ایک عورت نبی پاک ﷺ کے پاس آ گئی۔ اسلام کے متعلق سوال و جواب کرتی رہی۔ اللہ اکبر اللہ

میرے نبی ﷺ کا چھوٹا سا حجرہ ہے اس کے اندر ہی نبی پاک ﷺ کا بستر پڑا ہے اُس کے درمیان ایک پردہ لگا ہوا ہے۔ جب بھی کوئی مہمان آتا نبی پاک ﷺ پردہ کھینچتے اور مہمان کے پاس بیٹھ جاتے جب کوئی عورت آ جاتی تو نبی پاک ﷺ پردہ کھینچ دیتے اور عورت کی باتیں سن لیتے وہ عورت آ گئی اور نبی پاک ﷺ سے دین کے متعلق سوال کرتی جا

رہی ہے اور پوچھتی جا رہی ہے سوال و جواب کرتی جا رہی ہے حتی کہ اللہ کے دین سے وہ عورت متاثر ہوگئی ہے متاثر ہو کر اُس نے پردے سے ہاتھ باہر کیا ہے۔

عرض کرتی ہے محبوب ﷺ جی مجھے کلمہ پڑھا دو، میرے نبی ﷺ نے فرمایا بی بی اپنا ہاتھ پیچھے کرلو اپنا ہاتھ چادر کے نیچے کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا غیرت مند بنایا ہے کہ میں کسی غیر محرم عورت کا ہاتھ دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتا ۔ میں کسی عورت کا ہاتھ تکنا بھی پسند نہیں کرتا۔ اللّٰہ اکبر اللہ

پھر ایک کپڑا منگوایا گیا اُس کپڑے کا ایک پلو نبی پاک ﷺ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا پردے میں ایک پلو اُس عورت کو پکڑایا۔ اس طرح اُس عورت کو نبی پاک ﷺ نے کلمہ پڑھا کر اس سے بیعت لی ہے۔

مسلمانو! نبی ﷺ کی غیرت کا پتہ چل گیا میرے نبی ﷺ کے حیاء کا پتہ چلا اب میں سوال کرنا چاہوں گا اب میں پوچھنا چاہوں گا مجلس میں اہلحدیث آیا ہے تو پوچھوں گا بریلوی آیا ہے تو پوچھو گا دیوبندی آیا ہے تو پوچھوں گا شیعہ آیا ہے تو سوال کروں گا جس نبی ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے جس نبی ﷺ کے نام پر فدا ہونے کے نعرے لگا رہے ہیں جو نبی ﷺ اتنی شرم والا ہے کہ کسی غیر محرم عورت کا ہاتھ تکنا برداشت نہیں کرتا ایک طرف آج کا گدی نشین ہے قبر کا مجاور ہے گدی پر بیٹھا ہے۔

دوسری طرف ڈھولک کی تھاپ ہے ڈم ڈم ڈھول بجتا ہے آگے عورت ناچتی ہے سر سے دوپٹہ اُتر جاتا ہے گلے میں آجاتا ہے پھر گلے سے اُتر کر پاؤں میں چلا جاتا ہے بال بکھر جاتے ہیں۔ عورت کو حال پڑ گئے ہیں او جس نبی ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے وہ اتنی غیرت والا ہے یہ جس کے سامنے ناچ رہی ہے اللہ کی قسم یہ پیر نہیں ہوسکتا۔

مسلک اہلحدیث کے اسٹیج سے اعلان سن لو، یہ ایمان کا ڈاکو ہوسکتا ہے پیر نہیں ہوسکتا۔ اللّٰہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! میرے نبی ﷺ کی غیرت کیا ہے، جتنے آ کر بیٹھے ہو

اہلحدیث بیٹھے ہو، بریلوی بھی آئے ہو، دیوبندی بھی آئے ہو، اس طرح کا پیر ہوسکتا ہے اس طرح کے پیر کو مانا جاسکتا ہے اس طرح کا ہمارا رہنما ہوسکتا ہے، نہیں۔ ایسے لوگوں کو پیر نہ کہا کرو ایمانوں کے ڈاکو ہیں ان کو اتنا ہی نہیں پتہ کہ حیاء اور غیرت کس چیز کا نام ہے۔

آؤ تمھیں بتاؤں غیرت اور حیاء کسے کہا جاتا ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا واہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا میں تیری عظمت پر قربان جاؤں تو نے امت کے لوگوں کو نبی ﷺ کی غیرت کیسے بتائی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے نبی ﷺ اور میرے محبوب ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں کسی غیر محرم عورت کے ہاتھ پر کبھی ہاتھ نہیں لگایا۔ **اللہ اکبر اللہ**

چھوڑو اُن پیروں کو جن کے پیچھے پڑ گئے ہو، آؤ سچے پیر کی طرف آجاؤ اُس پیر کی عظمت بڑی بلند ہے میں تو اس لیے کہا کرتا ہوں کہ

پیر میرے دیاں دھماں جگ تے پئیاں نیں
حق دیاں کرناں لہندے چڑھ دے گئیاں نیں
جیڑے میرے نبیؐ دے نیڑے آئے نیں
او سینے لاکے سوہنے کول بٹھائے نیں
مکھڑا تک کہ کلمہ پڑھ لیا کئیاں نیں
پیر میرے دیاں دھماں جگ وچ پئیاں نیں

اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! حدیث سے ثابت ہوگیا ہے کہ کائنات کا رب بھی شرموں والا، اللہ کے فرشتے بھی حیاء والے۔ میرے نبی ﷺ کی ذات پاک بھی حیاء والی اور غیرت والی ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

میرے محبوب ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو درس دیا ہے تو غیرت کا دیا ہے۔ میرے نبی ﷺ نے سبق سکھایا ہے تو حیاء کا سکھایا ہے۔

یہاں تک نبی پاک ﷺ نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں کائنات کے لوگو جب کوئی بندہ شراب پیتا ہے تب وہ بندہ مومن نہیں رہ جاتا۔ اُس میں سے ایمان نکل جاتا ہے کیونکہ جب وہ شراب پیتا ہے تب وہ غیرت والا نہیں رہ جاتا شرموں والا نہیں رہ جاتا۔ میرے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حیاء اور غیرت کا سبق دیا۔ ہر موقع پر نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو غیرت سکھائی ہے اور حیاء سکھائی ہے اور میرے نبی ﷺ نے صحابیات رضی اللہ عنہن کو بھی حیاء کا درس دیا ہے اور غیرت کا درس دیا ہے۔

ایک دن اللہ کے نبی ﷺ چلتے جا رہے ہیں چلتے جا رہے ہیں۔

ایک بندہ اپنے ایک دوست کو سمجھا رہا ہے اُسے اللہ سے ڈرا رہا ہے اور دین کی بات بتا رہا ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

اُسے چھوڑ دو اور اسے یہ بات بتا دو کہ:

((اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان .))

او دوست بات سن لو۔ حیاء کامل ایمان ہے حیاء ہی ایمان ہے۔ حیاء ایمان کا جز اور حصہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! میں کون کون سا موقع تمھارے سامنے رکھوں۔ میں نبی ﷺ کی زندگی کا کون کون سا پیغام تمھارے سامنے پیش کروں جس میں رب کائنات نے میرے نبی ﷺ کو بتایا کہ لوگو کو غیرت کا درس دے دو لوگوں کو حیاء کا درس دے دو۔

ایک مقام پر آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ شِئْتَ .))

فرمایا جب کسی بندے سے حیاء ختم ہو جائے جب کسی بندی سے غیرت نکل جائے۔

((فَاصْنَعْ شِئْتَ .))

پھر وہ بندہ جو مرضی کرتا پھرے، اُسے ماں اور بیٹی کی تمیز نہیں رہ جاتی۔ اُسے چھوٹے

اور بڑے کا ادب نہیں رہ جاتا۔ اُسے گناہ اور نیکی میں فرق کا پتہ نہیں رہ جاتا وہ کہتا ہے جی روشن خیالی ہونی چاہیے یہ نیو جنریشن ہے اور نیو دور ہے۔ اللہ اکبر اللہ

اب عورتوں کو قید کر کے گھروں میں نہیں رکھا جاتا اس طرح کی باتیں وہی زبان سے نکالتا ہے جو بے غیرت ہو جائے اور جس سے حیاء کا جنازہ نکل جائے۔

حدیث پاک مسلم میں ہے، میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ۔ حضرات ذی وقار غور کرنا! میرے نبی ﷺ نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے قریب کیا ہوگا، آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ))

فرمایا عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

((وَ يَقِلُّ الرِّجَالُ))

مرد کم ہو جائیں گے۔

آج ذرا نظر دوڑا کر دیکھو کہ عورتیں کتنی ہیں بازار میں جاؤ تو عورتیں ہی عورتیں، مارکیٹ میں چلے جاؤ عورتیں ہی عورتیں، گفٹ سینٹر میں چلے جاؤ عورتیں ہی عورتیں، بسوں کی ٹکٹیں کاٹنے پر عورتیں جناب سواریوں کی ڈیلنگ اور فریش منٹ کے لیے عورتیں پھر ملک کے بڑے اداروں میں کاؤنٹروں میں ویلکم کہنے والی عورتیں۔

حتیٰ کہ دکانوں پر بیٹھ کر کاروبار کرنے والی اور سیل کرنے والی عورتیں اس قدر عورتیں عام ہو چکی ہیں اوپر سے نعرہ بلند کیا جا رہا ہے جناب ہم ہم عورت کو آزاد کرنا چاہتے ہیں ہم حقوق نسواں ایکٹ لے کر نکلے ہیں۔

ہم کہتے ہیں عورت کو آزادی ملنی چاہیے روئے خاک تمھاری آزادی پر کس طرح کی آزادی ہے کہ تم عورت کو بازار کی زینت بنادو یہ کس طرح کی آزدی ہے کہ تم اپنی ہر چیز پر نمود و نمائش عورت کی کرتے پھرو۔ اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں ایسی آزادی کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں، قیامت کے قریب اس طرح کی عورتیں آجائیں گی فرمایا:

((نِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَآئِلاتٌ مُمِيْلاتٌ عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ مِثْلُ اَسْنِمَةِ الْبُخْتِ لا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلا يَجِدْنَ رِيْحَهَا .))

جنھوں نے اپنے تن پر لباس تو پہنا ہوگا لیکن اُس لباس کے باوجود ننگی ہوں گی کیا معنی لباس اتنا تنگ ہوگا لباس اتنا شارٹ کٹ ہوگا لباس اتنا مختصر ہوگا لباس جناب اتنی فٹنگ والا ہوگا جناب ایک ایک فراک دس ہزار کی ایک ایک لہنگا پچاس ہزار کا ایک ایک جناب عروسی لہنگا پچاس پچاس ساٹھ ہزار کا۔

لیکن افسوس کی بات ہے چالیس ہزار روپیہ لگا کر عورت کا سوٹ خریدا ہے لیکن اُس سوٹ میں پھر بھی اتنا کپڑا نہیں کہ اُس سے عورت کے بازو ڈھانپے جائیں۔ چالیس پچاس ہزار روپیہ لگا کر سوٹ لایا ہے اُس میں جناب اتنا کپڑا نہیں کہ عورت کا سر ڈھانپا جاسکے۔ بعض دفعہ دوپٹہ ضرور ہوتا ہے ایک ایک دوپٹے پر دس دس ہزار روپے خرچ بھی کر دیئے جاتے ہیں لیکن وہ عورت کے سر پر نہیں دیا جاتا بلکہ اس کی توہین کی جاتی ہے پاؤں میں اُسے گھسیٹا جاتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

کس کس جگہ پر تم نے حدیث کا مذاق نہیں اڑایا۔ کس کس جگہ پر تم نے میرے نبی ﷺ کی حدیث کو نہیں چھوڑ دیا۔

میرے نبی ﷺ کی حدیث کس کس کا ذکر کروں میرے نبی ﷺ نے جس بات سے منع کیا ہے ہم وہی کام زیادہ کرتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

آقا ﷺ فرماتے ہیں اس طرح کی عورتیں ہوں گی اُن کے لباس بہت تنگ ہوں گے اور بہت شارٹ کٹ ہوں گے۔ اللہ اکبر اللہ

اور فرمایا بازار میں نکلیں گی تو ایسے نکلیں گی اس طرح بن سنور کر جائیں گی کہ ہر دیکھنے والا بندہ ان کی طرف مائل ہوجائے گا ہر بندے کی توجہ کا مرکز بن جائیں گی۔ اللہ اکبر اللہ

کئی عورتیں مسجد میں نہیں آ رہی ہیں اب عید کا دن نزدیک آ رہا ہے عید والے دن عید کی نماز پڑھنے جانا ہے بے پردہ جانا ہے مکمل میک اپ کر کے جانا ہے اور پرفیوم لگا کر جانا ہے۔ ترمذی کی روایت نوٹ کر کے لے جانا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے بازار میں جا رہے ہیں ایک عورت پاس سے گزری ہے فرمایا بی بی رُک جاؤ رُک جاؤ کہاں جا رہی ہو؟ وہ کہتی ہے جی میں مسجد میں جا رہی ہوں فرمایا کیا تم نے جسم پر پرفیوم لگائی ہے اُس نے کہا جی میں نے جسم پر خوشبو لگائی ہے فرمایا جو خوشبو تمھارے جسم پر لگی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے محسوس کر لی ہے میں نے نبی ﷺ کا صحابی رضی اللہ عنہ ہوں میرا نام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے میں نبی ﷺ کے سامنے بیٹھ کر آقا ﷺ کے چہرے کا درشن بھی کیا ہے۔ نبی ﷺ کی زبان سے نکلی احادیث بھی سنی ہیں۔ بی بی یاد کر کے لے جاؤ۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو عورت خوشبو لگا کر نکلے بازار میں جائے۔
تاکہ مردوں تک اس کی خوشبو پہنچ جائے۔
((فَهِیَ زَانِیَةٌ))
میرے نبی ﷺ نے فرمایا وہ عورت زانیہ ہے، زانیہ ہے، زانیہ ہے۔
مسجد میں جا رہی ہے، کہاں جا رہی ہے؟ مسجد میں، یہاں خوشبو لگا کر مسجد میں جائے اور حدیث کہے۔
((فَهِیَ زَانِیَةٌ))
اور جو اسپیشل بیوٹی پارلر میں جا کر حیاء کا جنازہ نکلوائے جو خوشبو لگا کر تمھاری شادیوں میں۔ اللہ اکبر اللہ
بعض شادیاں اس طرح کی ہیں کہ بڑوں بڑوں کا ایمان شادیوں پر آ کر پانی پانی ہو جاتا ہے۔
حضرات ذی وقار غور کرنا! میرے نبی ﷺ نے فرمایا، خوشبو لگا کر بازار میں جانے

والی عورت اچھی نہیں بُری عورت ہے۔

او یارو! مسجد میں جانا تو دور کی بات یہاں ہر فنکشن میں عورتیں نظر آئیں گی خوشبو لگا کر اور میک اپ کر کے نظر آئیں گی اُدھر جناب شہر سے مووی والا بلایا ہے اُس نے جناب کیمرہ فِٹ کر دیا ہے اور جناب پورے خاندان کی عورتوں کو چھوٹی سی کیسٹ اور بریف کیس میں قابو کر لیا ہے اور قابو کر کے لے گیا ہے وہ بڑا غیرت مند اور بڑا حیاء دار ہے کہتا ہے جی میں نے اپنی بیٹی کو کبھی گھر سے باہر قدم نہیں رکھنے دیا تم قدم باہر نہ بھی رکھنے دو تو کون سی بات ہے شادی سے پہلے تو مووی شہر پہنچ چکی ہے۔

تب غیرت کہاں جاتی ہے جلسے میں مولوی صاحب عورتوں سے کہہ دیں کہ پردہ کیا کرو جو عورت بے پردہ ہے اس کا بھائی بے غیرت ہے، مولوی صاحب کا پارہ ہائی ہو جاتا ہے لو جی اس طرح کی باتیں اسپیکر میں کرنے والی ہیں مولوی صاحب کو پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا، تمہاری غیرت تب کہاں جاتی ہے جب تمھاری بہو بیٹی کی مووی بنا کر کے بریف کیس میں بند کر کے لے جاتا ہے تب تمھاری غیرت کو کبھی کچھ نہیں ہوا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا!

میرے نبی ﷺ نے فرمایا، فرمایا اس طرح کی عورتیں آ جائیں گی جو اپنے جسم کو بن سنور کر نکلیں گی لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی جائیں گی۔

ایک اور حدیث سنا فرمایا قیامت والے دن سب سے گندہ بندہ اور سب سے گندی عورت اللہ کے ہاں بھلا کون ہوگی سب سے گندہ بندہ وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ خلوت کے معاملات اختیار کرے پھر اپنے دوستوں یاروں میں بیٹھ کر بیان کرے۔

وہ عورت سب سے گندی عورت اللہ رب العزت کے ہاں منزلت میں، جو جناب اپنے خاوند کے ساتھ خلوت کے معاملات گزارے پھر اپنی سہیلیوں مین جا کر اُس کا ذکر کرے اور بیان کرے۔ فقیر ہاتھ باندھ کر گزارش کرنا چاہتا ہے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر ذرا پیچھے چلے جاؤ جو جو شادیاں تم نے اٹینڈ کی ہیں کئی اچھی بھی ہوں گی اچھے کو ہر کوئی اچھا ہی کہتا ہے میں بھی

اُسے اچھا کہہ رہا ہوں اُن میں سے کئی اس طرح کی شادیاں بھی ہوں گی جس میں دولہا کو الگ ترکیبیں سکھائی جاتی ہیں دلہن کو الگ ترکیبیں سکھائی جاتی ہیں پھر اگلے دن دلہن سے الگ رزلٹ پوچھا جاتا ہے دولہا سے الگ رزلٹ پوچھا جاتا ہے۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں ایسا مرد بھی اللہ کے ہاں گندہ مرد ہے اور ایسی عورت بھی اللہ رب العزت کے ہاں سب سے گندی عورت ہے۔ قدر ومنزلت کے لحاظ سے پیارے بھائیوں نبی ﷺ کی ہر حدیث سن کر کہاں لے جاتے ہیں۔ نبی ﷺ کی احادیث سن کر کہاں ہضم کر کے لے جاتے ہو۔

آیئے غیرت والے بن جائیں۔ اپنے اندر غیرت اور شرم پیدا کیجیے۔

اگر غیرت کا سبق سیکھنا چاہتے ہو میری مائیں نہیں آتی ہیں میری ماؤں بہنوں اگر غیرت کا سبق سیکھنا چاہتی ہو اللہ تمھیں توفیق دے تو سورۂ مریم کھول لیا کرو اور پڑھا کرو اور پڑھتے پڑھتے یہ لفظ بھی آئیں گے اور یہ واقعہ بھی آئے گا فرمایا:

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّاO فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّاO قَالَتْ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّاO قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّاO قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّاO قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّاO﴾

(مریم: ۱۶ - ۲۱)

اللہ اکبر اللہ

میں قربان جاؤں سن لو رب کا قرآن سیدہ مریم صدیقہ علیہا السلام کی غیرت بیان کر رہا ہے حیاء کا درس میری ماں بہن نوٹ کر کے لے جاؤ، میرے بھائیو، سجنو، دوستو اور بزرگو! یاد کر کے لے جاؤ فرمایا محبوب ﷺ ان لوگوں کو ذرا مریم صدیقہ علیہا السلام کا قصہ سنانا، کون مریم

صدیقہ علیہا السلام، جس مریم صدیقہ علیہا السلام نے عزت، غیرت اور حیاء کی زندگی بسر کی ہے۔ سیدنا زکریا علیہ السلام کفالت کر رہے ہیں سیدہ مریم علیہا السلام کو کھانا لا کر دیتے ہیں ایک واقعہ اور بھی سننے والا ہے۔ سیدہ مریم علیہا السلام جس حجرہ میں موجود ہیں دروازہ بند کیا ہے اور بند کر کے چلے گئے ہیں کچھ وقت گزارا آنہ سکے دل میں خیال آیا مریم علیہا السلام تو بھوک کی وجہ سے بلک رہی ہوگی نڈھال ہوگئی ہوگی جلدی جلدی آئے آکر دیکھا دروازہ کھولا تو کیا دیکھا۔

سیدہ مریم علیہا السلام کے ہاں تروتازہ پھل پڑے ہوئے ہیں دیکھ کر کہتے ہیں۔

﴿اَنّٰی لَكِ هٰذَا﴾

مریم صدیقہ علیہا السلام یہ تروتازہ پھل کہاں سے آگئے ہیں میں تو دروازہ بند کر کے گیا تھا وہ فرماتی ہیں۔

﴿قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾

اے زکریا پیغمبر میں عمر میں بالکل چھوٹی ہوں لیکن میرا عقیدہ یہ ہے۔

یہ جو حجرے کو تالا تم لگا کر گئے ہو اس تالے کی چابیاں تمھارے پاس ہیں پر رزق کی چابیاں میرے پروردگار کے پاس ہیں وہ جہاں چاہے جیسے چاہے رزق پہنچا سکتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللہ

اُس حجرے میں رہتے رہتے سیدہ مریم صدیقہ علیہا السلام جوانی تک پہنچ گئیں اللہ تعالیٰ نے ایک انسانی شکل میں فرشتہ سیدہ مریم صدیقہ علیہا السلام کے پاس بھیجا وہ آکر کہتا ہے۔

﴿لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا٥﴾

اے مریم صدیقہؓ بات سنو اللہ تعالیٰ تمھیں بیٹا دینا چاہتا ہے کائنات کا رب تمھیں بیٹا عطا کرنا چاہتا ہے جب مریم صدیقہ علیہا السلام نے یہ بات سنی پاؤں تلے سے زمین نکل گئی ہے اور کیا فرماتی ہیں۔

﴿لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا٥﴾ (مریم: ۲۰)

اللہ میری شادی بھی نہیں ہوئی۔

﴿وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝﴾

اور میں کوئی بڑی عورت بھی نہیں ہوں۔

کیسے بیٹا ہوگا آگے سے فرشتہ کیا کہتا ہے:

﴿ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ﴾

خالق کائنات جب چاہے جیسے چاہے کر سکتا ہے اگر کمرے میں بے موسم پھل دے سکتا ہے تو تمھیں بیٹا کیوں نہیں دے سکتا، بیٹا دینے پر بھی قادر ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿فَاَجَآءَ هَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ﴾ (مریم : ۲۳)

مریم صدیقہ علیہا السلام کا بیٹا جب بھاری ہوگیا آپ علیہا السلام نے ڈر کی وجہ سے اپنا شہر چھوڑا شہر چھوڑ کر جنگل کا بسیرا کرلیا جہاں لوگوں کی آمدورفت نہیں اور لوگ آتے جاتے نہیں وہاں جاکر مریم صدیقہ علیہا السلام نے ڈیرے لگا لیے ہیں رہنا شروع کر دیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

ایک کھجور کا خشک سا تنا ہے اس تنے کے ساتھ مریم صدیقہ علیہا السلام ٹیک لگا کر بیٹھ گئی ہیں بیٹھے بیٹھے بھوک لگ گئی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

مولا کریم یہاں کوئی بندہ نہیں بشر بھی موجود نہیں کھانا پہنچانے والا بھی نہیں اور مجھے بھوک بہت لگ گئی ہے فرمایا:

﴿وَ هُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ﴾

اے مریم صدیقہ علیہا السلام جس کھجور کے خشک تنے کے ساتھ تم ٹیک لگا کر بیٹھی ہو، اس تنے کو ہلانا تمھارا کام ہے تروتازہ کھجوریں عطا کر دینا میں رب العزت کا کام ہے اسے ہلاؤ تو سہی، سیدہ مریم صدیقہ علیہا السلام نے اُسے ہلایا حرکت دی ہے تازہ کھجوریں اس طرح زمین پر آ گئیں مریم صدیقہ علیہا السلام کھجوریں کھا رہی ہیں اور رب کی حمدیں بیان کر رہی ہیں وقت گزرتا گیا ایک وقت اس طرح کا بھی آ گیا رب کائنات نے پھولوں سے بھی زیادہ خوبصورت بیٹا مریم صدیقہ علیہا السلام کو عطا فرما دیا ہے۔

اس طرح اپنے بیٹے کو اپنی گود میں رکھا ہے کبھی اپنے بچے کے چہرے کی طرف نظر ڈالتی ہیں اور کبھی شہر کی دیواروں پر نظر ڈالتی ہیں اور فرماتی ہیں۔ اللہ، کائنات میں اتنی مجبور ماں کوئی نہیں ہوگی جتنی مریم صدیقہ علیہا السلام ہوگئی ہے آج میں اپنے بچوں کو دیکھوں تو دل کرتا ہے اس جگہ کو چھوڑ کر کبھی نہ جاؤں۔ اللّٰه اکبر اللّٰه

جب میں شہر کی طرف نظریں ڈالتی ہوں تو میرے دل کو تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ اگر میں بیٹا ساتھ لے کر شہر چلی گئی تو قیامت کھڑی ہوجائے گی لوگ کہیں گے مریم صدیقہ علیہا السلام بیٹا کہاں سے لے کر آئی ہو خالق کائنات کی طرف سے اعلان آ گیا فرمایا۔ مریم صدیقہ علیہا السلام بتاؤ بند کمرے میں تمھیں پھل دینے والا کون ہے۔ اللہ پھل تو آپ دینے والے ہو جو تم نے تنے کو ہلایا تو کھجوریں عطا کرنے والا کون ہے؟ اللہ جی آپ عطا کرنے والے ہو۔

بغیر شادی کے خاوند کے بیٹا دینے والا کون ہے؟ اللہ جی آپ دینے والے ہو۔ فرمایا اگر اب تک میں نے تمھاری مدد کی ہے تو مریم صدیقہ علیہا السلام اب میں تمھیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا ذرا شہر میں جا کر تو دکھاؤ۔ جس کائنات کے لوگوں کو عورت کی غیرت بنانا چاہتا ہوں، سیدہ مریم صدیقہ علیہا السلام نے اپنے بیٹے کو اُٹھایا اور اپنے سینے سے لگایا اور آہستہ آہستہ ڈرتی ڈرتی دبے پاؤں شہر میں آبادی میں داخل ہوئیں ہیں۔

ایک چوک میں پہنچی ہیں ادھر سے ایک بندے نے دیکھا اُدھر سے دو چار دس بارہ پندرہ چودہ اس طرح اردگرد مجمع لگ گیا لوگوں کی زبانیں کھل گئی ہیں جس کے منہ میں جو آیا کہنا شروع کر دیا ہے ہاتھ باندھ کر دعا کیا کرو کہ لوگوں کی زبانوں کے نیچے نہ آ جائیں جب کوئی بولنے والے بولتے ہیں تو پھر معاف نہیں کرتے جو زبان سے لفظ نکلتا ہے نکالتے ہیں۔

پتہ کیا کہتے ہیں۔ کہتے ہیں:

﴿يَٰٓأُخۡتَ هَٰرُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ ٱمۡرَأَ سَوۡءٖ وَمَا كَانَتۡ أُمُّكِ بَغِيّٗا﴾

(مریم: ۲۸)

وہ کہتے ہیں اے ہارون علیہ السلام کی بہن سیدہ مریم علیہا السلام نہیں کہا بلکہ پہلے بھائی کا نام لیا

ہے نسبتی بھائی کا ذکر کیا ہے۔

حضرات ذی وقار! میں اپنی بہنوں کو پیغام دے کر جانا چاہوں گا میری بہن کوئی بھی قدم اُٹھانے سے پہلے سوچ لیا کرو۔ قدم تم نے اٹھانا ہے اور تمھارے باپ کی پگڑی پر داغ لگ جانا ہے قدم تم نے اُٹھانا ہے اور تمھارے بھائیوں نے بازار میں سر اُٹھا کر چلنے کے قابل نہیں رہنا۔ یہ دیکھو، نا کہنے والے نے کیا کہا ہے مریم علیہا السلام سے نہیں کہا بھائی سے بات شروع کی ہے کہتے ہیں۔

﴿یٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ﴾

اے ہارون علیہ السلام کی بہن کیا کر کے آئی ہو؟ تمھاری ماں نے کبھی یہ کام نہیں کیا تھا۔ تمھاری ماں بڑی نیک ہے اور تمھارا بھائی بڑا نیک ہے یہ کون سا کام کر لیا ہے۔ سیدہ مریم صدیقہ علیہا السلام نے جناب چپ سادھ لی ہے خاموش ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

جب لوگوں کی زبانیں کھل گئیں بولنے والے بولنے لگ پڑے۔

فرماتی ہیں:

﴿یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا﴾

کاش یہ دن آنے سے پہلے میں مر جاتی اس سے اچھا تھا مجھے یہ دن نہ دیکھنا پڑتا لوگ باتیں کر رہے ہیں اور میں کچھ بھی نہیں کر پا رہی۔ میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ اللّٰـہ اکبر اللہ

پھر کیا کیا ہے؟

﴿فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ﴾

اس بچے کی طرف اشارہ کر دیا اور کہا مجھ سے کچھ نہ پوچھو اس بچے سے پوچھ لو، لوگوں کو تو باتیں چاہیے وہ کہتے ہیں دیکھو مریم علیہا السلام کو کیا ہو گیا ہے بھلا دودھ پیتے بچے بھی بولا کرتے ہیں بھلا کل پرسوں پیدا ہونے والے بھی باتیں کیا کرتے ہیں یہ جو بچے کی طرف اشارہ کر رہی ہے حضرات اچانک بادِ صبا تھم گئی ہے اچانک پوری کائنات اور پورے علاقے میں سناٹا چھا

گیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

باد صبا تھم گئی ہے۔ پرندوں کے پر رک گئے ہیں۔ لوگوں کی زبانوں پر چپ کے تالے لگ گئے ہیں ایک بولنے والا بولا ہے اور اس نے بول کر مریم علیہا السلام کی غیرت اور حیاء واضح کر دی ہے وہ بولنے والا کیا کہتا ہے۔

﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّاo﴾ (مریم : ۳۰)

فرمایا زبان سے باتیں کرنے والو چپ ہو جاؤ میری ماں کے متعلق کچھ نہ کہو۔ میری ماں کے دامن پر طرح طرح کی باتیں نہ کرو۔ میری ماں کا دامن پاک ہے۔

﴿اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ﴾

میں اللہ کا بندہ ہوں۔ میں رب کا بندہ ہوں اور مجھے رب نے خود پیدا فرمایا ہے۔ اللہ کی قدرت کاملہ سے پیدا ہوا ہوں۔

حضرات ذی وقار! ادھر جو مریم علیہا السلام کو دو منٹ پہلے طعنے مار رہے تھے باتیں کر رہے تھے گودی میں پڑا بچہ بولنے کی دیر ہے وہی کہتے ہیں مریم علیہا السلام تمھیں مبارک ہو مریم علیہا السلام تمھارا بخت بلند ہو۔ مریم علیہا السلام تمھارے مقدر کو سات ستارے لگ گئے ہیں۔ رب نے تمھاری براءت کے لیے رب نے تمھاری حیاء اور غیرت والی چادر کو سلامت رکھنے کے لیے ایک دودھ پیتے بچے کو رب نے بلا دیا ہے۔

خالق کائنات نے بات بتا دی ہے۔ عورت غیرت والی ہو عورت حیاء والی ہو خالق کائنات کو چاہے اپنا قانون قدرت کیوں نہ بدلنا پڑے رب فطرتی تقاضے بدل کر بچے کو بلا کر کائنات کے لوگوں کو بتا دیتے ہیں کہ یہ عزت والی عورت ہے یہ غیرت والی عورت ہے یہ حیاء والی عورت ہے۔

آجایئے حضرات ذی وقار! غیرت مند بن جایئے۔ حیادار بن جایئے۔ غیرت مند بندہ ہو وہ بھی رب کو پسند ہے رب اُس کی بھی عزت بچاتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

سیدنا یوسف علیہ السلام کی بات تم نے نہیں سنی۔ حضرات ذی وقار غور کرنا! عزیز مصر کے محل

میں رب کے نبی سیدنا یوسف علیہ السلام زندگی گزار رہے رہیں زلیخہ جو ہے اس کا بُرا ارادہ بن گیا ہے۔

فرمایا:

﴿وَ رَاوَدَتۡهُ الَّتِیۡ هُوَ فِیۡ بَیۡتِهَا عَنۡ نَّفۡسِهٖ﴾ (یوسف: ۲۳)

اُس نے برائی کی دعوت دی ہے رب کے نبی سیدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا، بی بی اس طرح نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ رب کے نبی اُس عورت کے فتنے سے بچنے کے لیے دوڑ پڑے ہیں جب دوڑے ہیں تو اُس نے پیچھے سے کُرتے کو ہاتھ ڈالا ہے رب کے نبی علیہ السلام اتنی تیزی سے دوڑ رہے تھے کہ کُرتے کا وہ حصہ ہاتھ میں آ گیا جب باہر پہنچے تو آگے عزیز مصر کھڑا ہے۔

میں ایک دن تفسیر کا مطالعہ کر رہا تھا ایک مفسر نے بڑی پیاری بات کہی ہے بڑی پیاری بات ہے فرماتے ہیں کائنات کے لوگو جب زلیخہ نے کُرتے پر ہاتھ ڈالا کُرتے کا اتنا حصہ رب کے نبی علیہ السلام کے کُرتے کا وہ حصہ زلیخہ کے ہاتھ میں کیوں آ گیا اصل میں کائنات کا رب بتانا چاہتا ہے کہ میری نبی پاک ہیں اور نبی علیہ السلام کا کُرتا بھی پاک ہے۔ زلیخہ کا ارادہ بھی ناپاک ہے اور زلیخہ کا ہاتھ بھی ناپاک ہے۔

یہ نبی علیہ السلام کے جس حصے پر لگ گیا اور کُرتے کے جس حصے پر لگ گیا یہ حصہ میں نے دوبارہ نبی علیہ السلام کے جسم پر نہیں جانے دینا کیونکہ میرا نبی علیہ السلام پاک ہے غیرت مند ہے اور نبی علیہ السلام کی عزت بڑی ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

وہاں بھی رب کائنات نے اپنے نبی علیہ السلام یوسف کی براءت کو بیان فرما دیا عزت اور غیرت کا درس بیان کر دیا۔

حضرات ذی وقار! مرد غیرت والا ہو اُس کی حفاظت کا ذمہ رب نے اٹھایا ہے عورت حیاء والی ہو اُس کی حفاظت کا بھی ذمہ رب نے اٹھایا ہے ایسے تو اللہ کا قرآن بیان نہیں کرتا۔

فرمایا:

﴿یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ

بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًاo﴾

(الاحزاب : ۳۲)

فرمایا نبی علیہ السلام کی بیویو: تمھارا مقام عام عورتوں کی طرح نہیں اپنی عزت کو اپنے آنچل کو غیرت اور حیاء میں رنگ لو یہ ہی پیغام جو نبی علیہ السلام کی بیویو اُمت کی ماؤں کو ہے وہی پیغام اُمت کی عام عورتوں کو رب کائنات نے دیا ہے۔

اے اُمت مسلمہ کی عورتو! تم بھی غیرت والی بن جاؤ۔ یہی سبق مردوں کو بھی دیا ہے۔ تم بھی اپنی نظروں میں اپنے قلوب و اذھان میں غیرت اور حیاء پیدا کرلو، تا کہ خالق کائنات تم پر راضی ہوجائے اور زندگی کے ہر موقع پر اللہ کی قدرت شامل حال ہوجائے۔

میری دعا ہے میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدنصیب عورتیں

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ o﴾ [النور:26]

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات پچھلے خطبہ جمعۃ المبارک میں، میں نے اُن عورتوں کا ذکر کیا جن عورتوں کو شریعت اسلامیہ نے نیک اور پاک کہا ہے جو عورتیں قرآن اور حدیث پر عمل کرنے والی اور اپنے تن من دھن کو نبی کریم ﷺ کی محبت پر قربان کرنے والی کما حقہ میرے محبوب علیہ السلام کے ساتھ وفا کا دعویٰ صحیح معنی میں ان کا ذکر پچھلے جمعہ ہو چکا ہے۔

آج انشاء اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں ان عورتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن عورتوں کو میں برا نہیں کہتا، جن عورتوں کو محبوب کبریا نے اپنی زبان سے خود برا کہا ہے اور قرآن نے اُن عورتوں کو برا نہیں کہا بلکہ قرآن نے ان عورتوں کے لیے لفظ خبیث استعمال کیا ہے ہم بھی گالی نکالتے ہیں تو بڑا خبیث ہے خبیث کسے کہتے ہیں عربی میں خبیث ناپاک کو کہتے ہیں گندا ناپاک بدشخص کو عربی میں خبیث بولا جاتا ہے اور یہ لفظ خبیث اور خبیثات پورے قرآن میں نو مقامات پر آیا ہے نو جگہ پر اللہ تعالیٰ نے اس لفظ کا استعمال کیا

ہے الخبیثات اور الخبیث اوران نو مقامات میں اس کا معنی برا ناپاک ہے اور سورۃ النور کی دو آیات کے اندر اللہ رب العزت نے الخبیثات کا لفظ بولا جس سے مراد گندی عورتیں جس سے مراد ناپاک عورتیں جس سے مراد شریعت اور محبوب علیہ السلام کی احادیث کو چھوڑ دینے والی عورتوں کا ذکر ہے اور ہاں آج کا موضوع آپ بھی توجہ سے سنیں اور اپنے گھر کے اندر اپنی ماؤں بہنو کو پیغام پہنچاؤ اپنی بیٹیوں تک پیغام دو تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہمارے اندر کوئی بری عورت تو موجود نہیں ہماری عادتیں ہماری خصلتیں ہمارے اعمال ان عورتوں کی طرح تو نہیں جن عورتوں کو میرے محبوب علیہ السلام نے ناپاک اور گندی عورتیں کہا ہے۔

آؤ ذرا غور کرو! ان عورتوں کا ذکر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا قرآن کر رہا ہے اٹھارہواں پارہ سورۃ النور میں اللہ رب العزت نے اُن عورتوں کا ذکر فرمایا میری دعا ہے میں جو کچھ بیان کروں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین!

الٰہ العالمین نے فرمایا پروردگار عالم کا قرآن بیان کر رہا ہے فرمایا:

﴿اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌo﴾ [النور:26]

اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کر رہا ہے ذرا توجہ کرو الٰہ العالمین نے کیا اعلان فرمایا میں صدقے اور قربان جاؤں فرمایا کائنات کے لوگو گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور پاکیزہ رزق تیار کیا ہے فرمایا اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ فرمایا ناپاک عورتیں گناہ گار عورتیں اپنے دامن کو برائی سے نہ بچانے والی عورتیں گندی اور ناپاک عورتیں ہیں اور فرمایا وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ فرمایا پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں اس آیت کو اللہ تعالیٰ نے کب نازل فرمایا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر کچھ لوگوں نے بہتان لگا دیا میرے محبوب علیہ السلام

کی بیوی پر الزام لگا دیا گیا۔ برا ارادہ برا الزام لگایا آسمان سے کائنات کے رب نے قرآن کی آیات کا نزول فرمادیا فرمایا:

میرے نبی ﷺ کی بیوی کو برا کہنے والو بات سن لو میں اپنے نبی کے گلابی رخسار پر مکھی بھی نہیں بیٹھنے دیتا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ کہ میں اپنے نبی کے بستر پر گندی عورت کو آنے دوں۔ فرمایا یہ ہو ہی نہیں سکتا جیسے میرا محبوب پاک ہے ایسے میرے محبوب علیہ السلام کی بیوی بھی پاک ہے۔ جیسے میرا نبی عظمت اور شان والا ہے ایسے میرے نبی ﷺ کی بیوی کا دامن بھی بالکل پاک ہے جو میرے نبی ﷺ کی بیوی پر شک کرے گا۔ میرے نبی ﷺ کے گھر پر شک کر رہا ہے عزت جو میرے نبی ﷺ کی ہے بیوی جو میرے نبی ﷺ کی ہے۔ فرمایا کائنات والو! ایسا کبھی نہیں ہوسکتا جو عائشہ رضی اللہ عنہا کے دامن کو برا کہہ رہا ہے پہلے اس کے شوہر کی طرف تو نظر دوڑا کر دیکھے جس کا شوہر اتنا پاک ہوسکتا ہے وہ عورت اتنی بری نہیں ہوسکتی، وہ عورت اتنی خراب نہیں ہوسکتی فرمایا:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○﴾ [النور:26]

اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں فرمایا کائنات والو شک نہ کرو میرے محبوب علیہ السلام کی بیوی کا دامن بالکل برائی سے پاک اور بے عیب ہے۔ کائنات کے رب نے انوکھی شان عطا فرمائی ایک دن میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ بات یہ ہے کہ ابھی ابھی میرے پاس آسمانوں سے جبریل امین علیہ السلام آئے ہیں اور کہتے ہیں پیارے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات کہہ دو کہ آسمانوں پر بیٹھ کر میرا رب عائشہ کو سلام پیش کرتا ہے آسمانوں کا رب بھی میرے نبی ﷺ کی بیوی کو سلام پیش کرے۔ جس عورت کو آسمانوں کا رب سلام پیش کرے اس عورت کا دامن کیسے برا ہوسکتا ہے ناں ناں جو عورت اپنے دوپٹے سے میرے نبی ﷺ کی پیشانی کا پسینہ صاف کرنے والی ہو اس عورت کے دوپٹے کو برائی کا داغ کیسے لگ سکتا ہے؟

اللہ اکبر اللہ نہیں ہوسکتا نہیں ہوسکتا۔ ایسے تو نہیں اہل دل تڑپ کر کہتا:

کہ آقا علیہ السلام دے پسینے نوں مائی عائشہ نے صاف کیتا

تایوں عائشہ دی چادر دا مہکار بڑا سوہنا

اللہ اکبر اللہ۔ یہ اس آیت کا شان نزول ہے میں ان عورتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن عورتوں کو کائنات کے رب نے بھی برا کہا جن عورتوں کو میرے محبوب علیہ السلام نے بھی برا کہا، آؤ ذرا ان عورتوں پر توجہ کرتے جاؤ۔

ان عورتوں کی گندی خصلتوں پر غور کرتے جاؤ اور دل کی تختیوں پر نوٹ کرتے جاؤ۔ آج کا میرا موضوع یاد کر کے لے جاؤ۔ اور جاؤ جا کر میرا پیغام اپنی عورتوں اپنی بہنو اور اپنی بیٹیوں کو دو۔ تاکہ ان کے دل سے برائیاں ختم ہو جائیں اور کائنات کا رب ان کو پاک کر کے جنت عطا کر دے۔

سب سے پہلی عورت کا ذکر کرتا ہوں۔ فرمایا: کچھ عورتیں کفر کرنے والی ہوتی ہیں فرمایا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو کر کفر کرتی ہیں۔ آقا علیہ السلام کی رسالت کو ماننے کے بعد کفر کرتی ہیں۔ وہ کون سی عورتیں ہیں! توجہ کرنا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ فَصَدَّقَهٗ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا .)) (مسلم)

ایسا بندہ یا ایسی عورت جو کسی ہاتھ دیکھنے والے کے پاس چلی گئی ہے جو اپنا ہاتھ دکھا رہی ہے اور کہتی ہے میرے ہاتھ کی لکیریں کیا کہہ رہی ہیں؟ بتاؤ ناں میرا آنے والا مستقبل کیسا ہے؟ فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے لوگوں کے ہاتھوں کو دیکھنے والے بابا جی بتاؤ ناں میری شادی فلاں جگہ پر ہوگی یا نہیں ہوگی؟ میرا سسرال کیسا ہوگا؟ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جو مرد یا عورت ایسے ہاتھ دکھانے والے آدمی کے پاس جائے گی۔ فرمایا کائنات کا رب اس عورت پر اتنا ناراض ہو جاتا ہے فرمایا چالیس دن تک اس عورت کی کوئی عبادت قبول نہیں کرتا۔ فرمایا ہاتھ کی لکیروں میں تقدیریں نہیں ہوا کرتیں ہاتھ کی لکیروں میں نصیب نہیں چھپے ہوتے، اگر تم

کہو مولانا ہاتھوں کی لکیروں میں تقدیریں ہوتیں ہیں پھر یہ بات کہاں جائے گی کہ دنیا میں کئی لوگ ایسے ہیں جن کے ہاتھ نہیں پھر تم کیا کہو گے کہ ان کے نصیب ہی نہیں ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا، کائنات کا رب تقدیریں آسمانوں پر لکھتا ہے ہاتھوں پر نہیں۔ غالب نے کتنی پیاری بات کہی ہے پڑھے لکھے لوگوں کا عقیدہ درست کیا ہے غالب کہتا ہے۔

ہاتھ کی لکیروں پر جا، اے غالب
نصیب ان کے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاتھ نہیں ہوتے

تقدیر اس کی بھی لکھی گئی ہے جس کے ہاتھ نہیں ہیں نصیب اسکے بھی بنائے گئے ہیں جس کے ہاتھ نہیں ہیں۔ پتہ چلا ہاتھ کی لکیروں میں تقدیریں موجود نہیں۔ **اللہ اکبر اللہ۔**

میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ کی ایک اور حدیث پر غور کرنا۔ کئی عورتیں کفر کر جاتی ہیں کیسے؟ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((مَنْ اَتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ.)) (ابوداؤد)

فرمایا ایسا مرد یا ایسی عورت جو کسی کاہن کے پاس چلی جائے جو کسی جادوگر کے پاس چلی گئی جو لوگوں میں فساد ڈالنے والے کے پاس چلی گئی اور جا کر اس سے جادو کروانا شروع کر دیا۔ اس سے جادو کا علم سیکھنا شروع کر دیا یا جادو کے توڑ یا جادو کے علم پر اس نے خود کو قابض کر لیا۔ فَصَدَّقَهٗ پھر اس جادوگر کی تصدیق بھی کرتی ہے کہتی ہے اللہ والی تجھے کیا پتہ فلاں جادوگر بڑا اثر والا ہے۔ وہ جو کام کر دیتا ہے منٹوں میں ہو جاتا ہے۔ لڑائی ڈالنی ہو تو تب منٹ لگاتا ہے میاں بیوی کے درمیان فرق کرنا ہو تو ایک منٹ لگاتا ہے۔ **اللہ اکبر اللہ** خاوند کو اپنے ہاتھوں میں کرنا ہو جادوگر کی تصدیق کرتی ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ اس عورت نے ہر اس چیز کا انکار کر دیا جو چیز مجھ پر کائنات کے رب نے نازل کر دی ہے۔

کیا مطلب؟ اس عورت نے قرآن کا بھی انکار کیا، اس نے میرے نبی ﷺ کی

حدیث کا بھی انکار کیا، جو عورت کاہنوں جادوگروں کے پاس جا جا کر تصدیق کرواتی ہے اللہ اکبر میرے بھائی آ ؤ اپنا معاشرہ درست کرلیں آ ؤ اپنے گھروں کے ماحول کو دینی ماحول بنا لیں دیکھو کہیں تمہاری بیٹی کفر کی طرف نہ جاتی ہو دیکھو کہیں تمہاری بیوی بدکارہ نہ ہوتی ہو۔ اپنے گھر میں نظر دوڑاؤ۔ دیکھو کہیں تمہاری ماں کفر کا ارتکاب نہ کرتی ہو۔ میں خود سے نہیں کہتا مسلم شریف کی روایت پیش کی ہے۔ میرے نبی کی حدیث ہے فرمایا جادوگر کے پاس جانے والی عورت کفر کرنے والی عورت ہے اللہ اکبر اللہ نہیں سمجھ آئی تو آگے توجہ کرتے جانا۔

کچھ ایسی عورتیں میرے محبوب علیہ السلام نے بیان کی جن کے بارہ میں میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ایسی عورتیں میری امت میں شامل ہی نہیں فرمایا۔ ان عورتوں کا میری امت سے کوئی تعلق ہی نہیں وہ کون سی عورتیں ہیں؟ ان پر بھی غور کرنا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .)) (بخاری)

''ایسی عورتیں جو اپنی میت پر کھڑی ہو کر واویلا کرتی ہیں ایسی عورتیں جو اپنے مردوں پر کھڑی ہو کر بین ڈالنا اور رونا شروع کر دیتی ہیں۔''

ہاں ہاں ایک آنکھوں سے آنسو بہانا ہوتا ہے ایک زبان سے بین کرنا ہوتا ہے۔ آنکھوں سے آنسو بہانا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے میرے محبوب علیہ السلام کا بیٹا دنیا چھوڑ کر گیا۔ میرے آقا علیہ السلام نے اپنے لخت جگر کو اپنے ہاتھوں میں اُٹھایا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ .)) (بخاری)

''میرے بیٹے تمہاری جدائی میں میری آنکھیں بہہ رہی ہیں۔ میرے بیٹے تم مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو۔ اور میرے دل میں بہت غم ہے لیکن میں اپنی زبان سے کوئی ایسا جملہ نہیں کہوں گا جو میرے رب کو ناراض کر دے۔ میں اپنے رب کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔''

پتہ چلا کسی کی وفات کے موقع پر آنکھوں سے آنسو نکالنے میں کوئی حرج نہیں میرے بھائی جب دل بھاری ہو جائے تو ضبط کے بندھن ٹوٹ جایا کرتے ہیں۔ لیکن فرمایا:

((لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ.)) (بخاری)

فرمایا جو مرد یا عورت اپنی میت پر بین کرنے لگتی ہے اور ان کی چیخوں کی آوازیں دور تک سنائی دیتی ہیں اور اپنی زبان میں سے جاہلیت کے کلمات بولتی ہیں کبھی کہتی ہیں رب نے ساری تکالیف میرے لیے ہی رکھی ہیں اللہ میرے بیٹے کو کیوں لے گئے ہو میرے بیٹے نے تمہارا کیا بگاڑا تھا فرمایا جب زبان سے جاہلیت کے کلمات بولتی ہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ایسی عورتوں کا میری امت سے کوئی تعلق نہیں فرمایا ایسی عورتیں میری امت میں شامل ہی نہیں۔ فرمایا لَیْسَ مِنَّا ...... لَیْسَ مِنَّا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت سے نکال دیا۔ جو عورتیں بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں جو عورتیں واویلا کرتی ہیں۔

اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں۔ غالباً جنگ موتہ کا ذکر ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام یوں میدان جہاد میں ہیں لڑائی ختم ہو گئی ایک ماں کو پتہ چلا کہ میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے وہ عورت چلتی چلتی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی عرض کرتی ہے پیارے محبوب مجھے پتہ چلا ہے کہ میرا بیٹا دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے کائنات کے رب نے میرے بیٹے کی شہادت کو قبول فرما لیا ہے۔ کیا یہ واقعہ سچا ہے؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بی بی ہاں تمہارا بیٹا شہید ہو گیا ہے تمہارے بیٹے کو کائنات کے رب نے جنت عطا کر دی ہے۔

وہ بی بی آسمانوں کی طرف منہ کر کے کہتی ہے الحمد للہ اللہ جی آپ کا لاکھ لاکھ مرتبہ شکر ہے کل قیامت کا دن ہو گا میں رب کی عدالت میں جاؤں گی تو شہید کی ماں بن کر جاؤں گی، لوگ کہیں گے شہید کی ماں کھڑی ہوئی ہے اتنا مقام ہے اس نے بڑی ساری چادر اپنے جسم پر لے کر نقاب کیا، پورا پردہ کر کے نکلی کچھ لوگ چوک میں کھڑے تھے کہنے لگے کیسی عورت ہے ایک تو اس کا بیٹا چلا گیا تو دوسرا پردہ کر کے پھرتی ہے ایسے واقعہ کے بعد انسان کو

اپنا خیال نہیں رہتا، جس کا بیٹا چلا جائے اس ماں کو اپنا خیال نہیں رہتا اس ماں نے پردہ کیا ہوا ہے اللہ کے نبی ﷺ کی صحابیہ رضی اللہ عنہا نے پیچھے مڑ کر دیکھا فرمایا باتیں کرنے والو میری بات بھی سن لو یہ بات ٹھیک ہے کہ میرا بیٹا چلا گیا ہے لیکن میرا حیا ابھی نہیں گیا۔ میرا حیا تو میرے پاس موجود ہے بیٹا گیا ہے حیا نہیں گیا حیا مجھ میں موجود ہے۔

ہاں ہاں ایسی عورتیں بھی موجود ہیں جنہوں نے اپنی زبان سے کبھی اونچی بول کر دیکھا نہیں، لیکن ادھر بیٹا دنیا چھوڑ کر چلا گیا اور آج اسی عورت کے بین کی آواز چار چار گلیوں میں سنائی دیتی ہے تم پر اتنا غم نہیں آیا جتنا غم میرے محبوب علیہ السلام پر آیا۔ جب میرے نبی ﷺ کے چچا کے ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے آپ نے فرمایا پھوپھی تمہارا بھائی ضرور ہے لیکن اس کی میت پر رونا منع فرما دیا گیا ہے۔ تم پر اتنا غم نہیں آیا جتنا غم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ پر آیا یوں میرے محبوب علیہ السلام کے جسد اطہر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا پیارے اگر آپ نے مجھے صبر کا حکم نہ دیا ہوتا تو آج تمہارے سامنے تمہارے جسد اطہر کے پاس کھڑا ہو کر علی اتنا روتا اتنا روتا کہ آنکھوں سے آنسوؤں کا پانی بھی ختم ہو جاتا۔ لیکن صبر کر کے دکھایا کیوں؟ میرے محبوب نے فرمایا تھا اللہ اکبر اللہ۔ توجہ کرتے جانا۔

حضرات محترم وہ عورتیں میری امت میں ہی شامل نہیں جو عورتیں صبر کرنے والی نہیں واویلا کرنے والی ہیں۔ بین کرنے والی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ آگے توجہ کرتے جانا میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: ایسی عورتیں جو اپنی اولاد کی تربیت ٹھیک نہیں کرتیں۔

دو سال اولاد نہیں ہوئی۔ تین سال اولاد نہیں ہوئی چار سال اولاد نہیں ہوئی آخر تھک کر کہتی ہے کہیں چلتے ہیں ہو سکتا ہے فلاں سائیڈ سے بیٹا مل جائے ہو سکتا ہے فلاں طرف سے مل جائے کبھی رب کا قرآن پڑھ کر دیکھا ہے یا نہیں جناب ابراہیم علیہ السلام نے پچاسی سال اللہ تعالیٰ سے بیٹا مانگا لیکن کائنات کے رب نے عطا نہیں کیا، پچاسی سال کوئی کم عمر نہیں اللہ اکبر اللہ۔

پچاسی سال گزرنے کے بعد آخر اللہ تعالیٰ کے خلیل علیہ السلام نے ہاتھ اُٹھا کر کہا اللہ جی اب تو میرے سر کے بال بھی سفید ہو چکے ہیں کائنات کے رب میرا دل کرتا ہے میں گھر جاؤں تو مجھے کوئی ابو، ابو کہہ کر بلائے اللہ جی اولاد کا میٹھا میوہ لینے کو دل کرتا ہے۔ فرمایا اے میرے پیارے پچاسی سال مجھ سے مانگتے رہے ہو میں نے تمہیں نہیں دیا، لیکن سوہنیا تم نے میرا دروازہ نہیں چھوڑا تم مجھے پیارے لگتے ہو اب میں تمہیں ایسا بیٹا دوں گا کہ تمہارے ہاتھ میں چھری ہو گی اور اس کی گردن پر چلا دو گے لیکن تمہارا بیٹا تمہیں اُف تک بھی نہیں کہے گا۔ اللہ اکبر اللہ!

پانچ سال اولاد نہ ہو تو دوستو کون سی بات ہے دس سال اولاد نہ ہو تو کیا بات ہے اس نبی کی طرف بھی تو دیکھو جس کو رب نے پچاسی سال کچھ بھی نہیں دیا تھا، یہ تو بات ایک طرف رہ گئی۔

اللہ تعالیٰ کے قرآن نے ایک اور نبی کا واقعہ بیان کیا اللہ اکبر اللہ یہ نبی ﷺ بھی رب کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہے:

((وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا.))

اللہ پیارے یہ دیکھو سر کے بال سفید ہو گئے ہیں اللہ جی دیکھو میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں ہیں اور آہستہ آہستہ مانگ رہے ہیں کہ کسی نے سن لیا تو یہ نہ کہہ دے کہ بوڑھے بابے کو کتنا شوق پیدا ہوا ہے اولاد کا۔ فرمایا ساری عمر گزر گئی بیٹا مانگتے مانگتے اگر مجھ سے بیٹا مانگا ہے تو میں بیٹا بھی تجھے دوں گا اور اے زکریا میں اس کا نام بھی خود ہی رکھ دوں گا کوئی بیٹا پیدا ہو تو اس کا نام دادا رکھے، اس بیٹے سے میں کل کائنات ہی وار دوں جس کا نام خود آسمانوں کے رب نے رکھا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔ میری بہن اولاد مانگو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو۔ ہاں

جے دیوے تے دیندا اللہ نی
رکھ اوندے اتے توں تسلی نی
اوندا گھٹ کے پھڑ لے پلا نی
تیرا ہو جائے بیڑہ پار نی

اک دن مر جائیں گی

اللہ باجھ نہ غیر پکار نی

اک دن مر جائیں گی

جہڑے تیریاں جھولیاں بھردے نے

دس اوناں دے کیوں مر دے نے

اللہ اکبر اللہ! جو تمہیں دے سکتے ہیں وہ خود کیوں مرتے ہیں جو دینے پر قادر ہو سکتے ہیں وہ مرنے سے روکنے پر بھی قادر ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا ہے فرمایا:

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَo﴾ (الشوریٰ:49)

فرمایا کائنات والو میں جس کو چاہوں بیٹا دے دوں جس کو چاہوں بیٹیاں دے دوں جس کو چاہوں دونوں دے دوں اور جسے چاہوں کچھ بھی نہ دوں۔ مجھے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اللہ اکبر اللہ۔

میں صدقے اور قربان جاؤں وہ عورتیں جو اولاد لینے کی خاطر غیروں کے دروازوں پر جاتی ہیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ کو اچھی نہیں لگتیں اللہ اکبر اللہ ...... اولاد مانگو تو بس رب سے مانگا کرو۔ وہ عورت جو اپنے گھر رہ کر اپنی اولاد کی تربیت ٹھیک نہیں کرتی ماں باپ آج کہتے ہیں مولانا کیا کریں ہمارا بیٹا ہماری بات نہیں مانتا ماں کہتی ہے میری بیٹی میرا کہنا نہیں مانتی میں بہت کہتی ہوں نماز پڑھو، لیکن وہ نماز نہیں پڑھتی میں بہت کہتی ہوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو لیکن وہ نہیں کرتی، کبھی میرے نبی ﷺ کی حدیث پر بھی غور کیا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو! کل قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ کی عدالت لگی ہوگی ایسی ماں جس کی آنکھوں کے سامنے اس کی بیٹی نے نماز سے چھٹی کی، ایسی ماں جس کی آنکھوں کے سامنے اس کی بیٹی فیشن ایبل بنتی رہی۔ ایسی ماں جس کی آنکھوں کے سامنے اس کی بیٹی برائی کرتی رہی۔ فرمایا کائنات کا رب تب تک اُسے جنت نہیں دے گا

جب تک وہ اپنی بیٹی کی باتوں کا جواب نہ دے سکے گی رب پوچھے گا بتاؤ اپنی بیٹی کو نماز کا حکم کیوں نہیں دیا؟ بتاؤ اپنی بیٹی کو برائی سے کیوں نہیں روکا؟ آج یہ بات عام ہے۔ مولانا کیا کریں بات نہیں مانتی، اولادیں فیشن ایبل ہوگئی ہیں۔

نیو جنریشن نیا دور آ گیا ہے نئے ماڈل کے لوگ آ گئے ہیں ہمیں تو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہمیں تو پرانے کہتے ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں تمہارا بیٹا تمہاری بات نہ مانے تم اسے مار سکتے ہو تمہارا حق بنتا ہے اسے مارو، اسے ڈانٹ کر شریعت کی طرف لے کر آؤ فرمایا بات سنو اگر یوں نہیں کرو گے تو کل رب کی عدالت میں تمہیں جواب دینا پڑے گا رب تم سے پوچھے گا بتاؤ اپنی اولاد کو نیکی کے راستہ پر کیوں نہیں لگایا اور اولاد کی تربیت کے حوالہ سے سب سے زیادہ کردار ماں کا ہوتا ہے عورت کا ہوا کرتا ہے میں اس لیے اسے اس زمرہ میں لے کر آیا ہوں وہ عورت جنت میں نہیں جا سکتی جو عورت اپنی اولاد کو برائی پر لگاتی ہے **اللہ اکبر اللہ**۔

آؤ ذرا توجہ کرتے جانا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: کائنات والو!

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ .)) (بخاری)

''ہر انسان سے اس کی رعایا کے بارہ میں قیامت والے دن پوچھا جائے گا۔''

اگر کوئی باپ ہے تو اس سے سوال کیا جائے گا۔ اگر کوئی سکول کا ہیڈ ماسٹر ہے تو اس سے سکول کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ اگر کوئی وقت کا بادشاہ ہے تو اس سے رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ اگر گھر کی تربیت کی سربراہ ماں ہے تو ماں سے بیٹی کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ آؤ میری مسلمان بہنوں اپنے کردار کو ٹھیک کرو اور اپنی اولاد کی تربیت درست کرو۔

آگے توجہ کرنا کچھ ایسی عورتیں بھی موجود ہیں جن کو میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ایسی عورتیں جن کو رب جنت میں لے جانا تو دور کی بات ہے ایسی عورتوں کو کائنات کا رب جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں کرے گا۔ وہ کون سی عورتیں ہیں؟ فرمایا ایسی عورت جو اپنے خاوند کی

بغاوت کرتی ہے۔ اپنے خاوند کو تنگ اور پریشان کرنے والی ہے۔

اور بلا وجہ اپنے خاوند سے طلاق مانگنے والی ہے۔ بس چھوڑو تم میرا فیصلہ کر دو۔ میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی مجھے اور بہت رشتے ملتے ہیں مجھے طلاق دے دو میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جو عورت بغیر کسی وجہ سے اپنے خاوند سے طلاق کا سوال کرتی ہے فرمایا:

((فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ .)) (بخاری)

فرمایا کائنات کے رب نے ایسی عورت پر جنت کی خوشبو کو بھی حرام کر دیا ہے۔ جنت میں جانا تو بہت دور کی بات ہے فرمایا: ایسی عورت کو رب جنت کی خوشبو بھی عطا نہیں کرے گا جو عورت بلا وجہ اپنے خاوند سے طلاق کا سوال کرتی ہے۔ ایک اور حدیث بیان کرتا ہوں۔ مسلم شریف میں یہ روایت موجود ہے۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کائنات والو! کچھ ایسی عورتیں ہیں جو لباس کے باوجود برہنہ ہیں۔ ایسی عورتیں جو اپنے بدن کو بن سنوار کر نکلتی ہیں ایسی عورتیں جو اپنے وجود کا سنگھار کر کے باہر نکلتی ہیں اور فرمایا سر پر جوڑا بنا لیتی ہیں ان کا جوڑا یوں لگتا ہے جیسے اونٹوں کی کوہانیں ہوا کرتی ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایسی عورتوں کو بھی کائنات کا رب جنت کی خوشبو نصیب نہیں کرے گا۔ اللہ اکبر اللہ۔

ترمذی اور نسائی شریف میں یہ روایت آتی ہے۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کائنات والو!

((اِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْءَةُ .))

فرمایا کوئی عورت اپنے بدن پر پرفیوم کا استعمال کر لیتی ہے اور کوئی عورت اپنے بدن پر خوشبو لگا لیتی ہے اور خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہے تو

((فَمَرَّتْ لَيَجِدُوْنَ رِيْحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ .))

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایسی عورت جس نے اپنے بدن پر خوشبو لگالی اور پھر لوگوں میں سے مٹک کر گزری ہے اس کے بدن سے اٹھنے والی خوشبو ان بیٹھے لوگوں تک پہنچ گئی

ہیں۔کائنات کے محبوب نبی نے فرمایا وہ عورت زانیہ ہے وہ عورت گندی، بدکار اور جہنم میں جانے والی عورت ہے میرے محبوب نے کہا ہے میں نے نہیں کہا، فرمایا زانیہ اور بدکارہ عورت ہے جو اپنے بدن پر پرفیوم کا استعمال کرتی ہے۔ میرے محبوب نے مرد اور عورت کی خوشبو بتائی ہے آقا علیہ السلام نے بتایا ہے کہ مرد کے لیے وہ خوشبو جائز ہے جس کا رنگ نہ ہو اور خوشبو ہو۔ لوگوں تک اس کی خوشبو پہنچے اور عورت کی خوشبو یہ ہے کہ اس کا رنگ ہو لیکن اس میں سے خوشبو نہ آتی ہو۔ Smell نہ ہو Smell نہ ہونے والی عورت کی خوشبو ہے اور جس میں سے Smell آئے وہ مرد کی خوشبو ہے۔اس سے ہٹ کر جو عورت اپنے بدن پر پرفیوم استعمال کرتی ہے جس کی خوشبو لوگوں تک جاتی ہے فرمایا وہ زانیہ اور بدکارہ عورت ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: ذرا توجہ کرنا حضرات محترم دل پر لکھ کر لے جاؤ ان لوگوں تک میرا پیغام پہنچا دو جو روشن خیالی کے قمے میں ڈوب کر جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں۔ میرا پیغام جا کر ان لوگوں تک پہنچا دو جو محض فیشن ایبل ہو کر میرے نبی ﷺ کی احادیث کو چھوڑ رہے ہیں۔اللہ اکبر اللہ

توجہ کرتے جانا آقا علیہ السلام نے فرمایا وہ عورت بھی جنت میں نہیں جائے گی جو عورت مرد کی مشابہت اختیار کرتی ہے جو عورت مرد بننا چاہتی ہے اپنے لباس کو اس انداز میں رکھنا چاہتی ہے جیسے مردوں کا لباس ہے اور اپنے اوپر وہ احکام نازل کرنا چاہتی ہے جو مردوں کے احکام ہیں وہ احکام کیا ہیں؟ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا مرد اپنی شلوار ٹخنوں سے اونچی رکھا کرے اور عورت اپنے ٹخنوں کو ڈھانپ کر رکھا کرے۔

عورت اگر اپنے ٹخنوں سے شلوار اوپر کرے گی تو مرد کی مشابہت کر رہی ہے اور جو عورت مرد کی مشابہت کرے گی جنت میں نہیں جائے گی۔ اللہ اکبر اللہ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا مرد بلا وجہ بازار میں جا سکتا ہے نکل سکتا ہے کاروبار کر سکتا ہے۔لیکن عورت بازار میں جائے تو پردہ کر کے جائے۔ عورت کاروبار کرے تو شرعی دائرہ میں رہ کر کرے۔ اگر عورت بے پردہ ہو گی تو سمجھ لو مرد کی مشابہت کر رہی ہے اور جو عورت مرد کی

مشابہت کرے گی وہ جنت میں نہیں جاسکتی آؤ لوگو آؤ میرے نبی ﷺ کی احادیث نوٹ کر لو اب اُس عورت کا ذکر سن لو جس پر کائنات کے محبوب نبی نے لعنت فرمائی ہیں آقا علیہ السلام نے جن عورتوں پر لعنت فرمائی وہ کون سی ہیں؟ سب سے پہلی عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ خلوت کے معاملات گزارے پھر اپنی سہیلیوں میں آکر ان باتوں کا ذکر کرتی ہے کائنات کا رب اور آسمانوں کے سارے فرشتے ان عورتوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ وہ لعنتی عورت ہے۔

آسمانوں کا رب بھی اس پر لعنت بھیجتا ہے جو عورت اپنے راز کو فاش کر کے اپنی سہیلیوں میں بیان کرتی ہے میری بات پر غصہ نہیں کرنا، اگر میری بات تمہیں بری بھی لگے تو اپنا چھوٹا بھائی سمجھ کر درگزر کر لینا کیوں کہ میں بات اپنی نہیں کر رہا میں اس محبوب کی بات کر رہا ہوں جس کا چہرہ دیکھنے کو جنت کی حوریں بھی ترستی رہتی ہیں۔ میں تو اس محبوب کی بات کر رہا ہوں جو زبان سے بولتا ہے اور قرآن کے موتی اللہ تعالیٰ بنا دیتا ہے۔

سوہنا لب اپنے جدوں کھولدا سی
او رحمت موتی رول دا سی
اوندا بولنا رب دا قرآن آیا
کل نبیاں دا سلطان آیا

اللہ اکبر اللہ میرے نبی ﷺ بولے تو میرا رب قرآن بنا دیتا تھا میں نہیں کہتا میرا محبوب کہتا ہے۔ فرمایا: وہ عورت لعنت کی حق دار ہے جو عورت اپنے راز کو فاش کرتی ہے۔ آؤ حضرات محترم میری بہن میرا پیغام نوٹ کر لو۔ ہے کوئی میری ماں بہن جو ان احادیث کو یاد کر کے پلہ سے باندھ کر لے جائے۔

کھول کے کن سن لے میری بہناں نیں
پڑھ لے قرآن جے کجھ مرتبہ لینا نیں
اج نئیں تے کل موت سر اُتے آئی آ
چھٹی آسمانی احمد سرور نوں آئی

اللہ اکبر اللہ! میں صدقے اور قربان جاؤں:

او پڑھ لے نماز، ادا کر لے زکوۃ نوں
نیکیاں دا بیج بیجیں اُٹھ ادھی رات نوں
ویکھ لے قارون بھار سر اتے چا گیا
اُٹھ جاگ او پیارے ویلا موت نیڑے آ گیا
ہاں کجھ نہ کمایوں ای ویلا ستیا لنگا لیا
اٹھ جاگ او پیارے ویلا موت نیڑے آ گیا
سدا دنیا تے نہیں بیٹھ رہنا
ٹہنیاں دے دیس سدا پھلاں نہیں جے آونا
اے ہاسیاں دیاں محفلاں نے تینوں بھل جاوناں

آج کیسے بیٹھے ہیں ہوسکتا ہے اگلا جمعہ آئے تو میں ہی تم لوگوں میں نہ ہوں۔ ہوسکتا ہے اگلا جمعہ آئے تو ہم میں سے کوئی بندہ موجود نہ ہو مرجانا ہے دنیا چھوڑ کر چلے جانا ہے تو رب کو کون سا منہ دکھائیں گے آؤ دنیا پر رہ کر وہ کچھ کر کے دکھائیں جو کل تم رب کو دکھانے والے بن جاؤ وہ نیکی کے کام کرو جو کام میرے محبوب علیہ السلام کو پسند ہیں نجات ملنی ہے تو اعمال کے سر پر ملنی ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام نے اپنے جگر کے ٹکڑے سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا اور فرماتے ہیں فاطمہ بیٹی میری بات سن لو یہ نہ سمجھنا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہوں۔ تمہارا مقام اپنی جگہ پر میرا مقام اپنی جگہ پر لیکن کائنات کے رب نے جنت دینی ہے تو اعمال پر دینی ہے جنت باپ کی نسبت پر نہیں ملنی۔

رب کا قرآن کھولو اللہ تعالیٰ کے قرآن نے ایک بہت پیاری بات بیان کی ہے۔ فرمایا:

﴿وَلُوطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا﴾

اللہ اکبر اللہ رب کے نبی لوط علیہ السلام ہیں توجہ کرنا غور کرتے جانا ان کا نام جناب لوط ہے اور جناب ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے لگتے ہیں۔ جناب ابراہیم علیہ السلام سے مل کر مصر سے ہجرت کی

ہے۔ جناب ابراہیم علیہ السلام فلسطین کے علاقہ میں آ گئے اور جناب لوط علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرمائی فرمایا جاؤ میرے نبی علیہ السلام لوط جی آپ اورتم کے علاقہ میں چلے جاؤ۔ ارتم کا علاقہ اور شہر آج بھی موجود ہے جناب لوط علیہ السلام ارتم کے علاقہ میں چلے گئے وہاں کا ایک شہر ہے جس کا نام سدوم ہے فرمایا اس علاقہ کے لوگوں کو آپ نے اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کرنی ہے اور دل کی کھڑکیوں کو کھول کر ان باتوں کو سننا بلکہ میں تو یوں کہوں گا۔ اگر کسی نے میرے جمعہ کے خطبہ پر غور نہیں کیا تو اب ضرور غور کرنا میں اس بیماری کا ذکر کرنے لگا ہوں جو آج تمہارے معاشرہ میں موجود ہے۔ جناب لوط علیہ السلام آئے اور قوم کے لوگوں کو دین کا سبق دیتے ہیں۔ اسی قوم کی ایک عورت سے جناب لوط علیہ السلام کا نکاح ہو گیا، قوم برائیاں کرنے لگی قوم بدکاریاں کرنے لگی تم پوچھو گے مولانا وہ کیا کرتے تھے؟ آؤ میں تمہیں جواب دوں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ان کو بدفعلی کی گندی عادت تھیں اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا﴾

ان میں اتنی گندی مرض آ گئی جو اس قوم سے پہلے کبھی کسی نے ایسا گناہ کیا ہی نہیں تھا۔ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کی طرف شہوت کی نظر لے کر آتے تھے۔

عورتوں کو ترک کر دیا اور مردوں کی طرف دوڑ دوڑ کر برائیاں کرنے لگے۔ مرد، مرد کے ساتھ زنا کاری اور بدکاری پر تل آیا اللہ اکبر اللہ کائنات کے رب کو ان کی عادت اچھی نہیں لگی اللہ اکبر اللہ ایک دن کائنات کے رب نے فرشتوں کو بھیجا فرمایا جاؤ میرے نبی لوط علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ وہ آ گئے جناب لوط علیہ السلام کی بیوی بھی اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے اللہ اکبر اللہ۔

کائنات کے رب نے فرشتوں کو خوبصورت جوان بنا کر بھیجا۔ پوری قوم جناب لوط علیہ السلام کے گھر آ گئی آ کر کہتی ہے جو تمہارے گھر مہمان آئے ہیں وہ ہمارے حوالہ کر دو۔ جناب لوط علیہ السلام کہتے ہیں کیسی باتیں کر رہے ہو؟ کائنات کے رب نے عورتیں تم پر حلال کی ہیں تم عورتوں کی طرف جاؤ ظالمو کتنی گندی حرکتیں کرتے ہو؟

جناب لوط علیہ السلام کو مذاق کرنا شروع کر دیا کہتے ہیں تم بڑے پاک ہو پتہ نہیں کہاں سے آگئے ہو آج بھی کئی ظالم کہتے ہیں دیکھا ہے تمہیں بڑے متقی کو دیکھا ہے تمہیں حاجی اور نمازی کوناں تاں ایسے نہ کہا کرو۔ تمہیں کیا پتہ کائنات کے رب کو وہ بندہ کتنا اچھا لگتا ہے؟ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کئی بندے دیکھنے میں کچھ بھی نہیں لگتے لیکن میرے رب کو اتنے پیارے لگتے ہیں کہ وہ میرے رب کو قسم بھی ڈال دیں تو میرا رب ان کی قسم پوری کر دیتا ہے **اللہ اکبر اللہ۔**

جناب لوط علیہ السلام پریشان ہو گئے فرماتے ہیں اللہ جی یہ کیا ہو گیا ہے؟ فرشتوں نے کہا اے لوط نبی جی ہم غلام نہیں ہیں ہم لڑکے نہیں ہیں ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں ہم اس گندی قوم پر بدفعلی کا عذاب لے کر آئے ہیں فرمایا آپ راتوں رات اپنے گھر سے چلے جاؤ جناب لوط علیہ السلام نے اپنے گھر والوں کو تیار کر لیا۔ جناب لوط جی علیہ السلام بات سن لو تمہاری بیوی بھی قوم والوں میں برابر شریک ہے چاہے تمہاری بیوی ہے لیکن عذاب اس پر بھی آئے گا۔ تم میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ہو لیکن میں تمہاری بیوی کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ **اللہ اکبر اللہ۔**

اللہ تعالیٰ کے عذاب کی پکڑ آ گئی آقا علیہ السلام فرماتے ہیں فرشتے نے اپنے دونوں پنجوں کے ساتھ اس بستی کو اوپر اُٹھا لیا اتنا اونچا لے گیا کہ فرشتے کہتے ہیں ہم نے اس قوم کے جانوروں کی آواز اپنے کانوں سے سنی اتنا اونچا کائنات کا رب انہیں لے گیا اور پھر جبریل امین علیہ السلام نے اپنے پر پر اس بستی کو رکھا اور اُلٹا کر کے زمین پر پھینک دیا اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا﴾

فرمایا ان کے اوپر والے حصے کو ہم نے نچلا حصہ بنا دیا اور ادھر آسمانوں سے ہم نے پتھر برسائے۔ فرمایا:

﴿وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا﴾

پھر ہم نے ان پر نوکدار پتھروں کی بارش کی ان ظالموں کی قوموں پر پتھر برسائے

جنہوں نے بدفعلی کی عادت کیں میرے بھائی میری بات کا غصہ نہ کرنا اگر تم کو میری بات کا غصہ نہ لگے تو میں کہوں گا۔ کل وہ بیماری قوم لوط میں موجود تھیں آج ہمارے معاشرہ میں بھی وہ گندی بیماری موجود ہے۔

جب کہ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا کائنات والو! میں سب سے زیادہ اپنی امت سے ڈرتا ہوں تو بدفعلی کے فتنہ سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا گر مجھے سب سے زیادہ اپنی امت سے ڈر لگتا ہے تو اس لیے لگتا ہے کہ کہیں یہ بدفعلی نہ کرنے لگیں اور ہاں ہاں میں کہوں گا علی الاعلان کہوں گا۔ ڈرنا نہیں چاہتا حقیقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آج اپنے معاشرہ میں نظر دوڑاؤ تمہیں پچاس فیصد معاشرہ اس گندی بیماری میں مبتلا ملے گا، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی نافرمانی میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو جو انسان تمہیں بدفعلی کرنے والا ملے فرمایا:

((اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ.)) (مشکوٰۃ شریف)

فرمایا وہ بندہ اتنا گندہ ہے اسے بھی مار دو اور مفعول کو بھی مار دو۔ فرمایا ان دونوں میں سے کوئی بھی دنیا میں رہنے کا حق نہیں رکھتا، جو اتنا گندہ کام کرتا ہے وہ انسان بے غیرت ہے وہ بے شرم ہے لعنتی ہے اور واجب القتل ہے جو بدفعلی کی گندی عادت میں آجاتا ہے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کون علی؟ فاتح خیبر علی کون علی؟ میرے محبوب کا بھائی علی کون علی؟ شیر خدا علی۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور ہے پتہ چلا کہ ایک بندہ نے بدفعلی کی گندی عادت کی ہے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو اتنا غصہ آیا کہ فرمایا: ظالم کو آگ جلا کر جلا دو۔ آج ہم علی سے بھی پیار کرتے ہیں آج ہم نبی سے بھی پیار کرتے ہیں آؤ میرے بھائی میرے محبوب علیہ السلام کی احادیث پر عمل کریں ان شاء اللہ ان پر عمل ہم کریں گے اور وہ وقت دور نہیں جب ہمارا رب پوری دنیا پر ہمیں ترقی عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمھیں کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان کے حالات خراب کیوں؟

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾

(الرعد: ۱۱)

ناطہ نال حضورؐ دے جوڑ اپنا
تے نیڑا کسے وی قیمت تے ٹُٹ دا نئیں
او دل دی کیاری وچ توحید دا لا بُوٹا
جنھوں قبر دے وچ کوئی پُٹ دا نئیں
تے جیڑی جگہ تے پڑھیا قرآن جاوے
ڈاکو اُس مکان نوں لُٹ دا نئیں
پانویں کلی دار ہویں نہ لکھ یارو
ساتھوں در کریم دا چھٹ دا نئیں

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سیدالاولین والآخرین امام کائنات امام الرسلین امام المجاھدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اطہر وعلیٰ و بالا کے لیے ہے۔

2008ء، 2009 اور 2010ء ملک پاکستان کے وہ دن اور ایام ہیں کہ جن ایام میں کرب و بلا میں کم نہیں ہوئی۔ کوئی مصیبت، کوئی تکلیف، کوئی پریشانی، کوئی بم کوئی دھماکہ کوئی قتل و غارت کوئی لاش کوئی میت کوئی ڈکیتی کوئی چوری کوئی عزت پر ڈاکہ کوئی بدکاری، ان میں

سے کوئی ایک گناہ ایسا نہیں کہ جوان سالوں میں ہم لوگوں نے نہ کیا ہو۔دن بدن برائی اپنے عروج پر، مجھے بتاؤ کہ ان سالوں میں جس میں ملک پاکستان میں اتنے بڑے بڑے عذاب آئے ہیں کوئی ایسا شرابی بندہ دیکھا ہو جس نے کہا ہو کہ یار میرے ملک پر بڑے عذاب آرہے ہیں میں اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ڈر کر میں نے آج کے بعد شراب پینی چھوڑ دی ہے کوئی ایسا زانی دیکھا ہو جس نے کہا ہو کہ میرے ملک پر بڑی مشکلیں آ گئی ہیں اور میں اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ڈر کر میں نے زنا کرنا چھوڑ دیا ہے، نہیں کوئی نہیں۔

بلکہ جیسے جیسے ہم پر مصائب بڑھتے جا رہے ہیں ایسے ایسے ہمارے جرائم بھی بڑھتے جا رہے ہیں اور میڈیا میں بیٹھ کر نیلے پیلے کوٹ پہن کر اُلٹے چیر نکال کر گھنٹہ تجزیہ کرتے ہیں ہم بکریوں کی طرح پاگل ہو کر سامنے بیٹھ کر دیکھتے ہیں۔کوئی کہتا ہے صدر اتر جائے تو پاکستان کے حالات ٹھیک ہو جائیں گے کوئی کہتا ہے فلاں آجائے تو پھر پاکستان کے حالات ٹھیک ہو جائیں گے کوئی کہتا ہے فلاں لیڈر آئے گا تو پھر پاکستان کے حالات ٹھیک ہوں گے۔

کوئی کہتا ہے فلاں مر جائے تب حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔آج تک تم نے بڑے تجزیے سنے ہوں گے اور سنتے رہو گے۔

آج اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے آج ایک تجزیہ ملک پاکستان کے حالات کی درستگی کے بارے میں میں بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔

ملک پاکستان کے حالات بدلنے چاہیے یا نہیں؟ دریائے راوی میں پانی آنا چاہیے نا؟ ہم پر آسمان سے بارش برسنی چاہیے نا؟ یوٹیلٹی سٹوروں پر ہماری ماؤں بہنوں کی لائنیں اترنی چاہیے نا؟

یہ سب کچھ ہونا چاہیے اور کئی باتیں سیاستدان لوگ کہتے ہیں ایسے کرلو تو پھر ٹھیک ہو جائے گا ایسے کرلو، لو آج سب مل کر بیٹھے ہیں ایک تجزیہ میں تمھیں سنانے لگا ہوں اور یہ تجزیہ نہ تو میں نے اپنی عقل سے تیار کیا ہے یہ تجزیہ اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک نے بیان کیا ہے

اور یہ ہماری ایک نادانی ہے ایک المیہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک پر غور نہیں کرتے۔

آج کے حالات کی درستگی کا رب نے بالکل قرآن پاک میں بھی تجزیہ کیا ہے اور میرے نبی ﷺ نے حدیث میں بھی بیان کیا ہے۔

آج میں نے قرآن پاک کا تجزیہ بھی تمھارے سامنے رکھنا ہے اور حدیث کا بھی تمھارے سامنے رکھنا ہے۔

حضرات ذی وقار!

میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ میرے نبی ﷺ کے سینے پر نازل ہونے والا قرآن بیان کر رہا ہے فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾

(الانبیاء: ۱۱)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سنو کائنات والو دنیا والو! اُتنی دیر تک پروردگار کسی قوم کے حالات نہیں بدلا کرتا جب تک اُس قوم کے لوگ اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش نہ کریں جب تک اُس ملک میں رہنے والے لوگ اپنے روزمرہ ایام میں پیش آنے والے جرائم سے توبہ نہ کریں۔

اُتنی دیر تک کائنات کا رب کسی قوم کے حالات نہیں بدلا کرتا، میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ 2008ء اُٹھا کر دیکھو 2009ء اُٹھا کر دیکھو، 2010ء کے گزرے ایام اُٹھا کر دیکھو ان دنوں میں میرے ملک پر کون سا عذاب ہے جو نہیں آیا کون سی شکل ہے جو میرے ملک پر نہیں آئی۔

کون سا بحران ہے جس بحران کا سامنا پاکستانی عوام کو نہیں کرنا پڑا لیکن اس کے باوجود جیسے جیسے عذاب بڑھے ہیں زنا کرنے والے بھی بڑھ گئے جیسے جیسے مشکلات بڑھی ہیں ویسے ویسے جناب شرابی اور کبابی اور کنجر حجرے اور مجرے بھی بڑھ گئے۔ سودی کاروبار کرنے والے لوگوں کی دولتوں پر قبضہ کرنے والے اور لوگوں کی عزتیں لوٹنے والے بھی بڑھ گئے۔ اکٹھے

ہو کر بیٹھ جاتے ہیں مولوی صاحب سے کہتے ہیں جی ہاتھ اُٹھا لیں مولوی صاحب ہاتھ اُٹھا لیتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

آج کوئی ایسی دعا کریں آج کوئی اس طرح کا رونا رب کے آگے روئیں آج رب کے آگے کوئی ایسی پکار پکارو کہ دعا والے ہاتھ واپس نہ آئیں اور رب حالات بدل دے آسمان سے آواز آتی ہے مولوی ہاتھ اُٹھانے سے پہلے اپنے کردار پر نظر ڈالو۔

مسئلے تم بتاؤ اور مجھ سے حالات بدلنے کی دعا کرو چوہدری میرے آگے رونے سے پہلے اپنے گریبان میں نظر ڈال کر دیکھو یتیموں اور مسکینوں کا مال کھا جاتے ہو اور مجھ سے حالات بدلنے کی دعا کرتے ہو۔

او شرابی! ہاتھ اُٹھانے سے پہلے غور کرو۔ چوک میں کھڑے ہو کر شراب کے نشے میں گندی اور غلیظ گالیاں منہ سے نکالو تم اپنے آپ کو نہیں بدلتے شراب پینے سے توبہ نہیں کرتے چوہدری تم ڈاکہ ڈالنے سے توبہ نہیں کرتے۔

مولوی تم مسئلہ بیچنے سے توبہ نہیں کرتے، تم اپنے آپ کو نہیں بدلتے بتاؤ میں تمھارے حالات کیسے بدل دوں، تم اپنے نفس کو نہیں بدلتے تم اپنی زبان کے قول کو نہیں بدلتے تم اپنے ہاتھ کے فعل کو نہیں بدلتے۔

یاد رکھو، نا، جتنی دیر تک تم اپنے اعمال نہیں بدلو گے میں رب تمھارے حالات کبھی نہیں بدلوں گا۔ اللہ اکبر اللہ

اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک کا دوسرا مقام اکیسواں پارہ سورۃ الروم میں میرے پروردگار فرما رہے ہیں، فرمایا:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۝﴾ (الروم: ٤١)

اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا!

تری میں فساد پھیل گیا، خشکی میں فساد پھیل گیا۔ افغانستان میں توپیں بھیجی ہیں امریکہ نے فلسطین میں گولی کا نشانہ مسلمان ہیں۔ کشمیر میں نیزے کی برچھی پر مسلمان کا بچہ ہے۔ ملک پاکستان میں دھماکہ پر دھماکہ قتل و غارت اور ایک دوسرے کا گریبان پکڑا جا رہا ہے۔

اے کائنات کے مالک، اتنے گاؤں سے آج لوگ آ کر جمع ہوئے ہیں۔ اللہ سفید داڑھی والے بابا بھی آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں یا اللہ میری مائیں بہنیں حیاء کی چادریں اوڑھ کر آپ سے پوچھنا چاہتی ہیں۔ اے کائنات کے مالک آج ہمیں اتنا تو بتاؤ، نا، ان دھماکوں کا ذمہ دار کون ہے؟ ان خودکش حملوں کا ذمہ دار کون ہے؟ ان مشکلوں کا ذمہ دار کون ہے؟ ان بحرانوں کا قصوروار کون ہے؟ ان عداوتوں کا قصوروار کون ہے؟

اُٹھتے ساتھ ہی بم دھماکے جسم کی بوٹیاں یا اللہ ان سب کا قصوروار کون ہے؟ کیا صدر قصوروار ہے؟ کیا لیڈر قصوروار ہے؟ کیا وزیراعظم قصوروار ہے؟ یا اللہ بتائیں کون قصوروار ہے؟ فرمایا ان کی باتیں تو بعد کی ہیں اگر مجھ سے قصوروار پوچھنا چاہتے ہو اگر مجھ سے مجرم پوچھنا چاہتے ہو۔ آؤ میں مجرم دکھاؤں فرمایا:

﴿بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾

یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو مشرک کی وجہ سے ہو رہا ہے، یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو بدعتی کی وجہ سے ہو رہا ہے یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو شرابی کی وجہ سے ہو رہا ہے زانی کی وجہ سے ہو رہا ہے ڈکیت کی وجہ سے ہو رہا ہے سودی کاروبار کرنے والے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

آسمانوں کا رب اعلان کر رہا ہے اگر چاہتے ہو کہ حالات بدل جائیں آج کے بعد شرابی سے کہو شراب پینا چھوڑ دے۔ سودی سے کہو سود کھانا چھوڑ دے، کنجری سے کہو مجرا کرنا چھوڑ دے۔ زانی سے کہو بے غیرتی کرنا چھوڑ دے۔ حکمران سے کہو لوگوں کی دولت پر ڈاکہ ڈالنا چھوڑ دے۔ مولوی سے کہو مسئلے بیچنا چھوڑ دے۔ زبان سے کہو حق بیان کرنا شروع کر دے فرمایا جب تم اپنے آپ کو بدل لو گے تو کائنات کا رب تمھارے حالات بھی خود ہی بدل دے گا۔ اللہ اکبر اللہ

جب تم اپنے آپ کو بدلو گے رب حالات بدل دے گا تم بدلتے نہیں تم اپنا سات فٹ جسم نہیں بدل سکتے رب پورے پاکستان کا حجم کیسے بدل دے، نا، نا، نا، فرمایا:

﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾ (الرحمن: ٦٠)

اچھا کرو گے اچھا بھرو گے۔

"وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا"

تم لوٹو گے تو ہم بھی لوٹ آئیں گے۔ تم ڈنڈی مارو گے تو ہم ڈنڈے ماریں گے۔ تم ظلم کرو گے تو ہم تمھیں ظلم کا بدلہ دیں گے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا!

میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا، کس نبی ﷺ نے فرمایا جس کی زبان سے جب بھی نکلتا ہے حق نکلتا ہے جس کی زبان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک بیان کر رہا ہے فرمایا:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم: ٣، ٤)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

سوہنا لب اپنے جد کھول دا سی
او رحمت موتی رول دا سی
اوندا بولنا رب دا قرآن آیا
او کل نبیاں دا سلطان آیا

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار! میرے نبی ﷺ نے فرمایا حدیث ابن ماجہ میں آتی ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((خَمْسٌ))

فرمایا پانچ گناہ پانچ غلطیاں پانچ عیب پانچ برائیں پانچ گندی خصلتیں۔

ایک وقت آئے گا میری اُمت کے لوگوں میں آجائیں گی محبوب ﷺ کون کون سی؟ آقا ﷺ نے سب سے پہلے نمبر پر فرمایا، میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میری اُمت کے لوگوں میں زِنا عام ہوجائے گا، زِنا عام ہے یا نہیں؟

عام ہے نا، تمھاری سوچ سے بھی زیادہ عام ہے یہ میں بتاتا ہوں میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا، میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

''زِنا عام ہوجائے گا۔''

محبوب ﷺ عام ہونے کی کوئی حد بھی ہونی چاہیے۔ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

فرمایا زنا اتنا عام ہوجائے گا علی الاعلان زنا کیا جائے گا۔ سرعام زنا کیا جائے گا۔

اللہ اکبر اللہ

تم کہو گے مولانا علی الاعلان تو کوئی زنا نہیں کرتا، سرعام تو کوئی زنا نہیں کرتا، اگر تم تھوڑی سے توجہ کرو تو میں نقاب اُٹھاؤں تم توجہ کرو تو میں حقیقت سے پردہ اُٹھاؤں تم توجہ کرو تو میں اصلیت کا پردہ چاک کروں۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں زنا اس قدر عام ہوجائے گا علی الاعلان زنا کیا جائے گا ایک بجنے والا ہے ایک کے بعد دو بجیں گے یہ وہ وقت ہے جو رب کو منانے کا وقت ہوا کرتا ہے ذرا اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر مجھے ایک بات کا جواب تو دو، رات کے ایک یا دو بج جاتے ہیں یہ کیبل کی لعنت کے ذریعے تمھارے بیڈ روم میں زنا دکھایا جاتا ہے یا نہیں دکھایا جاتا جواب دو اور پوچھو اپنے ضمیر سے تمھاری لعنت کا ٹوکرا تمھاری چھت کے اوپر لگا ہے ڈش انٹینا، کیا اُس کے ذریعے تمھارے گھر میں ننگی فلمیں پوری دنیا کی تمھیں دکھائی جاتی ہے یا نہیں دکھائی جاتی۔

چلو یہ تو دور کی بات ہے میں نزدیک کی بات کر لیتا ہوں تمھارے اس علاقے میں بڑے بڑے ویڈیو سینٹر ہیں کیا ان ویڈیو سینٹروں میں ننگی فلموں کا کاروبار کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جاتا؟ اللہ اکبر اللہ

بنانے والا مسلمان لے کر آنے والا مسلمان، بیچنے والا مسلمان، خریدنے والا مسلمان، گھر میں چلانے والا مسلمان، اللہ کی قسم بنانے والا بھی بے غیرت ہے لے کر آنے والا اُس سے بھی بڑا بے غیرت ہے، بیچنے والا اس سے بھی بڑا بے غیرت ہے۔ خریدنیوالا اُس سے بھی بڑا بے غیرت ہے۔

میری باتیں سن کر چپ کر کے نیچے منہ کر کے کہنے والا کہ کیا کریں پھر معاشرے میں جینا ہے وہ سب سے بڑا بے غیرت ہے جسے میرے نبی ﷺ کی سنت کا پاس نہیں جو اپنے چہرے کو نیچے کر کے زنا کے پاس سے گزر جاتا ہے اُس میں یہ جرأت نہیں ہوتی کہ کسی بے غیرت کو روکتا چلا جائے۔ اللہ اکبر اللہ

تم کس چیز کے مسلمان ہو، تمھارے گھر میں زنا چلے، تمھارے بیڈ روم میں زنا چلے۔ تمھاری وڈیو سینٹر دو کانوں پر زنا چلے، چھوڑو یارو اُس کی بات کیوں کرنی ہے اگر تم توجہ کرو اور غصہ نہ کرو میری بات کا تو میں یہ بات بھی کہہ دیتا ہوں۔ میری مجلس میں آج میرے کتنے جوان بیٹھے ہوں گے۔

جوانو اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اپنی جیب میں ہاتھ ڈالو موبائل نکالو جو پندرہ ہزار روپے کا ہے موبائل اور میموری کارڈ میں تم نے ننگی فلمیں بھروائیں ہیں یا نہیں بھروائیں؟ اُن میں زنا کے پوز موجود ہیں یا نہیں موجود۔

او ظالمو! کتنی دیر میرے پروردگار کے باغی بن کر زندگی گزارنی ہے، ہائے کبھی تمھیں قرآن پاک تو سینے سے لگانا نصیب نہیں ہوا، کبھی میرے نبی ﷺ کی سنت کا نکھار کرنا تمھیں نصیب نہیں ہوا۔

او ظالمو! جیب میں رکھنے لگے ہو تو زنا رکھنے لگے ہو۔ اللہ اکبر اللہ

رب تعالیٰ کو کہتے ہو کہ بدل دو سب کچھ، رب تعالیٰ فرماتے ہیں پہلے جا کر اپنا منہ تو دیکھو میں کیسے بدل دوں حالات، میں کیسے زلزلے ٹالوں میں کیسے تم پر رحم کر دوں، تمھارا تو منہ ایسا نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے، زنا عام ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا؟ اب تو مان لو زنا بیڈ روم میں

دکھایا جارہا ہے جہاں دکھایا جارہا ہے ظاہر ہے ہورہا ہے تو دکھایا جارہا ہے۔ تمھاری جیب میں زنا سیو ہے جہاں محفوظ ہے وہاں چل بھی سکتا ہے جہاں چل کر دکھایا جارہا ہے پھر مان لو کہ ہو بھی ہے۔ اللہ اکبر اللہ

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں زنا کس قدر عام ہوجائے گا تو اس کی وجہ سے پھر رب ان کو سزا دے گا دیکھنا کوئی اس میں سزاوار تو موجود نہیں۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں رب ایسے گندوں کو پیٹ کی بیماری لگا دیں گے۔

اور کائنات کا رب اُنھیں ایسی بیماریوں میں مبتلا کردے گا کہ جو اُن کے آباؤاجداد نے بھی کبھی نہیں سنی ہوں گی اُن کے آباؤاجداد پر بھی کبھی نہیں آئی ہوں گی، یہ ہیپاٹائٹس C کا مریض ہے یہ ہیپاٹائٹس B کا مریض ہے اس کا B.P ہائی ہوجاتا ہے اس کا لو ہوجاتا ہے یہ T.B کا مریض ہے یہ شوگر سے مررہا ہے یہ کینسر سے مررہا ہے اسے ہارٹ اٹیک ہوتا ہے اس کا بائی پاس کروانا ہے اس کا فلاں کچھ کروانا ہے۔

ملک پاکستان کا میڈیکل شعبہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا ہے۔ ڈاکٹر پریشان ہیں کہتے ہیں پتہ نہیں اتنی بیماریاں کہاں سے آجاتی ہیں ہمارے پاس تو اتنی بیماریوں کا علاج ہی نہیں ہے بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے ہیں اسپتالوں کے باہر اور اوپر لکھا ہوتا ہے فلاں بیماری بھی لاعلاج ہے۔ فلاں بیماری بھی لاعلاج ہے فلاں بیماری بھی لاعلاج ہے نیچے چھوٹا کر کے لکھا ہوتا ہے اس بیماری کا بہترین علاج ہے کہ پرہیز کیا جائے۔

ہائے اوئے ظالم ہائے اوئے اللہ تعالیٰ کے نافرمانو! تم نے سمجھا کہ پرہیز سے مراد یہ ہے کہ کھانا چھوڑ دو تم نے سمجھا کہ پرہیز سے مراد یہ ہے کہ پینا چھوڑ دو تم نے سمجھا کہ پرہیز سے مراد یہ ہے کہ چینی اور تڑکے والی چیزیں چھوڑ دو، نا، نا، نا۔

آج عینک اُتار کر میری عینک لگا کر دیکھو، آج سے بورڈ پر لکھا پرہیز سے مراد یہ پڑھ لو کہ پرہیز یہ ہے پرہیز سے مراد یہ نہیں کہ کھانا چھوڑ دو پرہیز یہ ہے کہ تم زنا کرنا چھوڑ دو پرہیز سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے دامن پر داغ لگانا چھوڑ دو۔ پرہیز سے مراد یہ ہے کہ تم اپنی سوہنی

عزت پیاری سی پھولوں کی پتیوں کو جگہ جگہ رُولنا چھوڑ دو۔ پرہیز سے مراد یہ ہے کہ تم بے غیرتی کرنا چھوڑ دو۔ پرہیز سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے دامن کو داغ دار کرنا چھوڑ دو۔ اللہ اکبر اللہ

جو پیسے لے کر ڈاکٹر کے پاس جاتے ہو ایسے ہاتھ باندھ کر بیٹھ جاتے ہو اور کہتے ہو کہ ڈاکٹر صاحب کوئی ایسا نسخہ تیار کرو کہ مجھے شفاء مل جائے آسمانوں سے آواز آتی ہے او بے وفا! تمہارا دل کتنا سخت ہو گیا ہے بیماریوں میں۔ جتنی منتیں ڈاکٹر کی کر رہے ہو کبھی آدھی رات کے وقت اُٹھ کر اتنی منتیں میری کرلو تو میں تمھیں شفائیں بھی دے دوں اور جنت کی حوریں بھی عطا کردوں۔ اللہ اکبر اللہ

آجاؤ سوہنیو رب کے دَر پر آجاؤ، حالات بدلنا چاہتے ہو تو فقیر کا تجزیہ پلے سے باندھ کرلے جاؤ رب کے دربار میں آؤ ہاتھ باندھ کر میرے پروردگار کے آگے اور کہنا۔ اللہ

خواہ چنگا ہاں خواہ مندہ ہاں
اللہ آخر تیرا بندہ ہاں
مولا کر ساری خطائیں معاف میری
میں تیرے ہی در پر آن گرا
انسان خطا کا پتلا ہے
انسان بھٹک بھی جاتا ہے
پر جب ٹھوکر دل کو لگتی ہے
مولا تیرے ہی دَر پر آتا ہے

او جوانو! میری بات سنو، اگر چاہتے ہو کہ تمھارے جسم سے بیماریاں ختم ہو جائیں آج کے بعد مفت مشورہ لے کر چلے جاؤ زنا کرنا چھوڑ دو گندی عادات سے باز آجاؤ اپنی عزت کے پھول کو سنبھال کے رکھو۔

اپنی عزت کے پھول کی پتیوں کو جگہ جگہ نہ مسلتے پھرو، یہ کام تم کر کے دکھاؤ اگر تمھارے ملک سے بیماریاں ختم نہ ہوں تو چوک میں کھڑے کر کے گرن اُتار دینا اور لکھنا کہ اس نے غلط

تا کہ دنیا والے کہیں بڑا سخی آدمی ہے۔ اللہ کے راستے میں بڑا مال قربان کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کو بھی پکڑ جہنم کے گڑھوں میں پھینک دو۔

اس حدیث میں جن تین بندوں کا ذکر ہوا ہے یہ میرے اور تمہارے معاشرے کے تین بڑے آدمی ہیں عالم کی بڑی شان، جہاد کرنے والے کا بڑا مقام، اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے والے کا بڑا مقام ہے۔ یہ روایت ٹھیک ہے۔ ترمذی شریف میں یہ روایت موجود ہے امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ بخاری شریف میں بھی یہ روایت موجود ہے کائنات والو! یہ تینوں میدان محشر میں ذلیل ہوئے کس لیے؟ ان کے دلوں میں انا پرستی موجود تھی ان کے دلوں میں یہ تھا کہ دنیا والے ہمیں اچھا کہیں نہیں نہیں عمل کیا کرو۔ نمازیں پڑھا کرو سجدے کیا کرو تہجد پڑھا کرو لیکن اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے دنیا کے لیے کچھ نہ کیا کرو۔ دنیا کچھ نہیں اللہ اکبر اللہ۔

دنیا کو راضی کرنے کے لیے کرو گے تو تمہارا بھی یہی حال ہوگا جو ان تین بندوں کا ہوا۔ اللہ اکبر اللہ آؤ ذرا غور کرنا میں میدان محشر کے کئی بندوں کا تم سے تعارف کراؤں گا۔

میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا ابن ماجہ میں یہ روایت موجود ہے میرے آقا علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھتے ہیں۔

((اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ .))

جانتے ہو دنیا کا مفلس بندہ کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں پیارے نبی ہمیں تو نہیں پتہ مفلس کون ہے؟ بتائیں تو سہی آپ مفلس کسے کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں ہم اُسے مفلس کہتے ہیں جس کے پاس لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ جس کے پاس پیسہ اور دنیا کی جائیدادیں نہ ہوں جس کے پاس گھر نہ ہو ہم اسے غریب اور مفلس کہہ دیتے ہیں اللہ اکبر اللہ۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں نہیں نہیں وہ مفلس نہیں۔ میری امت کا مفلس بندہ وہ ہے جب کل اللہ تعالیٰ کی عدالت لگ جائے گی۔ ترازو لگ جائے گا ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی عدالت

میں لا کر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ میرے فرشتوں اس بندے کی نیکیاں لے کر آؤ فرشتے نیکیاں لے کر آئیں گے ادھر بھی نیکیوں کا ڈھیر لگ جائے گا اُدھر بھی نیکیوں کے دفتر لگ جائیں گے سامنے بھی نیکیاں ہوں گی۔ بندہ فرمائے گا اللہ یہ اتنی نیکیاں کس کی ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ بندے یہ ساری تمہاری ہیں۔

اس میں کسی اور بندے کی نیکی شامل نہیں۔ اللہ اگر میری نیکیاں ہیں تو پھر مجھے ٹکٹ دو میں جنت میں چلا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ نہیں نہیں ابھی تو تمہارے ساتھ اور ماجرا بھی پیش آنا ہے بندہ کھڑا ہوگا ایک اور بندہ چل کر آئے گا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں وہ کہے گا:

((قَدْ شَتَمَ هٰذَا.))

اللہ جی اس بندے نے مجھے گالیاں دی تھیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم گالیوں کا بدلہ لینے آئے ہو ہاں کائنات کے رب میں گالیوں کا بدلہ لینے آیا ہوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کی اتنی نیکیاں لے جاؤ۔ بندہ اتنی نیکیاں لے جائے گا۔ ایک اور آئے گا کہے گا اللہ۔

((قَدْ ضَرَبَ هٰذَا.))

اللہ جی یہ دنیا میں میرے ساتھ لڑائیاں کرتا رہا مجھے مارتا رہا مجھ پر ظلم کرتا رہا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم بھی اس کی نیکیاں لے جاؤ۔ ایک اور بندہ آئے گا کہے گا۔

((قَدْ اَكَلَ مَالَ هٰذَا.))

اللہ اس نے میری دولت پر ناجائز قبضہ کر کے میرا مال کھا لیا تھا۔ میں دنیا پر غریب تھا اللہ یہ بڑا امیر تھا اپنی دولت کے بل بوتے پر میری دولتیں ہڑپ کر گیا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ تم بھی اس کی نیکیاں لے کر چلے جاؤ۔ دنیا والو! دیکھتے دیکھتے بندے کی نیکیوں کے پہاڑ بالکل ختم ہو جائیں گے بندہ نظر مارے گا تو حیران رہ جائے گا کہے گا اللہ میری نیکیاں کہاں گئیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جو کچھ کر کے آئے ہو میں نے ساری نیکیاں انہیں دے دیں ہیں لیکن ابھی کچھ بندے آ رہے ہیں کوئی کہے گا اللہ اس نے میری زمین پر ناجائز قبضہ کیا تھا۔

کائنات کے رب جعلی کاغذات بنا کر میری زمین پر قبضہ کرلیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اب تو اس کی نیکیاں ختم ہوگئی ہیں اب میں کیا کروں چلو اس طرح کرو اپنے گناہ اٹھا کر اس پر ڈال دو۔ اس کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے۔ ایک اور آئے گا اس کے گناہ بھی ڈال دیے جائیں گے میدان محشر میں دیکھتے دیکھتے نیکیوں کے ڈھیر بدیوں میں بدل جائیں گے۔ پہلے نیکیوں کا ڈھیر اب بدیوں کا ڈھیر۔ آواز آئے گی:

((اُلْجِمَ بِلِجَامٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ النَّارِ .))

فرمایا اس بد بخت کو جہنم کی لگام پہناؤ اور پہنا کر جہنم کے گڑھوں میں پھینک دو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے بھائی یہ چھوٹے چھوٹے گناہ تم کہتے ہو کسی کو گالی دینے سے کیا ہو جاتا ہے کسی کی غیبت کرنے سے کیا ہو جاتا ہے؟ نہ نہ میرے بھائی اس طرح نہ کیا کرو چھوٹے چھوٹے گناہ کل قیامت والے دن بڑے بن کر تمہیں جہنم کا ایندھن بنا دیں گے۔ تم کہتے ہو مولانا میں کوئی جھوٹ تو نہیں بول رہا جو بات میں نے کی ہے یہ ساری باتیں اس بندے میں موجود ہیں۔ اللہ کے بندے اس کا نام ہی تو غیبت ہے غیبت نہ کیا کرو، چغلی نہ کیا کرو۔

مسند احمد میں یہ روایت موجود ہے۔ میرے آقا علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا رہے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ ایک بندہ آیا آ کر عرض کرتا ہے محبوب جی میں زنا کر کے آیا ہوں میرے آقا علیہ السلام نے اس سے تین مرتبہ اقرار کروایا۔ اس نے تین مرتبہ اقرار کیا ساتھ کہتا ہے پیارے میری شادی بھی ہوئی ہے میں شادی شدہ نے زنا کیا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اسے لے جاؤ اور پتھر مار مار کر سنگسار کر دو۔ اس بندے کو ختم کر دیا گیا۔ یہ بندہ دنیا چھوڑ کر چلا گیا۔

میرے آقا علیہ السلام کے دو صحابی آپس میں باتیں کر رہے ہیں کہتے ہیں عجیب آدمی ہے تمہارے گناہ پر پردہ پڑا ہوا تھا تم رہنے دیتے ایسے ہی آ کر اظہار کیا ہے اور دیکھو کتنی گندی موت مر گیا۔ میرے آقا علیہ السلام نے باتیں سن لیں اور میرے محبوب علیہ السلام خاموش ہو گئے چلتے چلتے ایسی جگہ سے گزر ہوا جہاں گدھا مرا پڑا ہے اس کے جسم سے گندی بد بو دور دور تک آ رہی ہے۔ گدھے کا جسم بد بو دار اور مردار ہوا پڑا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم گزرنے لگے تو ناک پر ہاتھ ر

لیا میرے آقا علیہ السلام اس مردار کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے فرماتے ہیں فلاں ابن فلاں کہاں ہے؟ فلاں ابن فلاں کہاں ہے؟ آقا فرماتے ہیں مجھے بتاؤ یہ کون سی چیز ہے؟ پیارے مردار گدھا پڑا ہے اس سے بد بو آ رہی ہے آقا بد بو تو بڑی آ رہی ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹھ جاؤ اور دونوں اس کا گوشت کھا کر دکھاؤ۔ صحابیوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہتے آقا علیہ السلام اس کے پاس کھڑے نہیں ہوا جا رہا اس کا گوشت کیسے کھائیں گے؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کھا کر دکھاؤ پیارے نہیں کھایا جائے گا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں یہ اتنا گناہ نہیں جتنا بڑا گناہ تم پہلے کر کے آئے ہو۔

اپنے مسلمان بھائی کی چغلیاں اور غیبتیں کر کے آئے ہو وہ دنیا چھوڑ کر چلا گیا پھر کیوں غیبت کرتے ہو؟ میرے بھائی زبان سے کسی کو برا نہ کہا کرو یہ تو اللہ تعالیٰ کا نظام ہے تم کہتے ہو کہ غریب کمزور آدمی ہے اسے پتہ بھی چل گیا تو میرا کیا بگاڑ لے گا؟ اگر اُسے پتہ بھی چل گیا تو میرا کیا کر لے گا۔ یہ سب تو اللہ تعالیٰ کے کنٹرول میں ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو تمہیں عزتیں دے چاہے تو ذلتیں دے اللہ تعالیٰ جسے چاہے دولتیں دے جسے چاہے نہ دے۔ یہ تو کائنات کے رب کی مرضی ہے جسے چاہے حسن زیادہ دے جسے چاہے حسن تھوڑا دے دے مولانا نے کمال کی بات کی ہے۔

ہتھ لایاں گئی میلے ہوون
تے کئی ہوندے توے توں کالے نیں
کئی مارے ہوئے نصیباں دے
تے کئی بھتے ای کرماں والے نیں
کتے سونا، سونا، سونا اے
کتے کناں وچ نہ والے نیں
کتے لسی پین نوں ملدی نئیں
کتے کتیاں کتے وی ددھیں پالے نئیں

کتے تانگے جو گے پیسے نئیں
تے کئی چڑھ جہازیں اڈے نیں
واہ مولا توں اپنیاں قدرتاں دے
کیا سوہنے نقشے کٹے نیں
نہے اکو دل انگوراں دی
کچھ کھٹے نیں کچھ مٹھے نیں
تے نہ ہر صورت رونی اے
ایہہ بانڈ غماں دی سر تے چا
جس ٹو نی اے اس ٹونی اے
بندے بھانویں جو کرے
جو ہونی اے سو ہونی اے
کتے اگلے ڈنگ لئی جڑ دی نئیں
تے کئی دیندے پئے چھٹے نئیں
واہ مولا توں انیاں قدرتاں دے
کیا سوہنے نقشے کٹے نیں

اللہ اکبر اللہ! فرمایا:

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o﴾ (آل عمران:260)

یہ تو اللہ کی مرضی ہے جسے جیسے چاہے ویسے بنا دے تمہارا حق نہیں ہے کہ زبان سے کسی کو برا کہو۔ نہیں سمجھ آئی ذرا توجہ کرتے جانا ابن ہشام میں روایت موجود ہے میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

کل اللہ تعالیٰ کی عدالت لگی ہوگی میزان قائم ہوگا اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک بندے کو کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے کے گناہ اور نیکیاں لے کر آؤ۔ فرشتے کہیں گے اس کے پاس تو نیکیاں نہیں ہیں گناہ ہی گناہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے چلو گناہ ہی لے آؤ۔ فرشتوں نے گناہ لاکر بدیوں کے پلڑے میں ڈال دیئے۔ بدیوں کا پلڑا نیچے آ گیا نیکیوں والا پلڑا اوپر چلا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بندے دیکھ رہا ہے؟ اللہ جی میں دیکھ رہا ہوں اللہ میں نے بہت غلطیاں کیں ہیں میں انکار نہیں کرتا اللہ جی آپ میرے مالک ہیں جو کرنا ہے کرلیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے کیا کرنا ہے۔ تمہارے تو گناہ ہی بہت ہی زیادہ ہیں۔ چلو میں ایک اور کام کرتا ہوں جاؤ میرے فرشتو دیکھو تو سہی اس کا کوئی نیک عمل مل جائے تو لے آؤ۔ فرشتے گئے اور آکر کہتے ہیں اللہ جی کوئی نیکی نہیں یہ چھوٹا سا پرچہ ہے اس پر لکھا ہے " لا الــه الا اللّٰــه " اس کا معنی کیا ہے۔ اللہ کے علاوہ علاوہ کوئی نہیں اللہ کے سوا مشکل کشا کوئی نہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

جب دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں چلو اسے ہی تول کر دیکھ لو بندہ کہتا ہے اللہ اس کا وزن کر کے کیا کرنا ہے؟ کہاں اتنے بڑے گناہ اور کہاں چھوٹی سی چٹ۔ اللہ اس چٹ سے کیا بنے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آج میرے دربار میں انصاف ہوگا میں ایک ایک چیز کا وزن کروں گا بندہ اچانک کھڑا ہوگا۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وہ چھوٹا سا کاغذ نیکیوں والے پلڑے میں رکھا جائے گا اس کا نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ بندے کا رونا مسکراہٹ میں تبدیل ہو جائے گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

بندہ مسکرانے لگے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بندے اس پرچے پر میرا نام لکھا ہے اور میرا نام ہر چیز سے وزنی ہے آج تم نے دنیا پر میرا ایک مرتبہ نام لیا میں نے تمہیں جنت کا داخلہ عطا کر دیا۔ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پکڑا ہوگا اللہ کے قرآن نے اس بندے کی کیفیت بیان کی اور کمال کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نامہ اعمال ہاتھ میں پکڑ کر کیا کہے گا۔

﴿هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ﴾

میدان محشر والو! آؤ میرا اعمال نامہ دیکھو میں ڈوبتا ڈوبتا تر گیا دیکھو اللہ تعالیٰ نے میرے غم خوشیوں میں تبدیل کر دیئے ہیں۔ ھَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ آؤ میرا نامہ اعمال دیکھو اس کے مقابلے میں ایک دوسرا بندہ موجود ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ بھی فرمایا۔

فرمایا:

﴿وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوْتَ كِتَابِيَهْ﴾

(الحاقة:27)

اللہ اس کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال پکڑائیں گے حدیث پاک میں آتا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اس کے سینے سے ہاتھ داخل کیا جائے گا اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے۔

﴿فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ﴾

سکہ گرم کر کے اس کے سینے پر رکھا جائے گا اس کے سینے میں سوراخ ہو جائے گا پھر سوراخ میں اس کا بایاں ہاتھ داخل کیا جائے گا۔ پچھلی طرف سے اعمال نامہ پکڑایا جائے گا ہاتھ میں اعمال نامہ پکڑ کر کہے گا:

﴿يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا۝﴾

کاش میں مٹی میں مٹی رہتا مجھے نامہ اعمال نہ ملتا۔ میں قبر کے سانپ اور بچھوؤں کے ڈنگ سہتا رہتا لیکن یہاں نہ آتا آج میری دنیا کی دولتیں میرے کام نہ آئیں آج دنیا کی جائیداد مجھے بچانے نہ آئیں۔ آج کیا بنا مجھے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں مل گیا ہے آگے قرآن کیا کہتا ہے۔

﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ﴾ (الحاقه:31،32)

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے پکڑو اور جہنم کے گڑھوں میں پھینک دو پھر پھینک دیا جائے گا پھر کوئی بچانے والا نہیں ہوگا۔

آؤ حضرات محترم آج دنیا پر اعمال صالحہ کر کے دکھائیں۔ اعمال کرو لیکن ان بندوں سے بچ کر اعمال کرو صرف اللہ کی رضا کی خاطر زبان سے کسی کو برا نہ کہو کسی کی غیبت نہ کرو،

چغلی نہ کرو۔ ناجائز مال پر قبضہ نہ کرو۔ کسی کی جان پر حملہ نہ کرو۔ ان چیزوں پر عمل کرو گے تو جنت کا داخلہ ملے گا ورنہ جہنم کے انگارے تمہارا انتظار کر رہے ہیں وہاں تمہیں بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

آؤ حضرات محترم بات عمل سے بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربِ قیامت

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○﴾ (الروم:41)

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلٰى قَبْرِهٖ وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ هٰذَا الْقَبْرِ .

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار آج کے خطبہ جمعۃ المبارک کے خطبہ میں قرب قیامت کے حوالے سے گفتگو کروں گا۔

قرب قیامت کی غرض وغایت کیا ہے؟ بعض لوگو کے دل میں خیال آتا ہوگا کہ یہ موضوع بیان کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ قرب قیامت کیا چیز ہے؟ کسے کہا جاتا ہے؟ کیوں بیان کیا جاتا ہے؟ حدیث پاک میں ہے آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے نزدیک لوگ اپنی موت اور قیامت سے اتنے غافل ہو جائیں گے کہ ان کے خطیب منبروں پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر کرنا بھول جائیں گے یہاں تک غفلت ہوگی میں نے اس لیے مناسب سمجھا کہ آپ کے سامنے کھڑے ہو کر وہ سبق جو میرے اور آپ کے لیے برابری کا حق رکھتا ہے اس کا ذکر کر کے ہم اپنی آخرت کی فکر کریں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں۔

قرب اصل میں قریب کا مصدر ہے جس کا معنی کسی چیز کا نزدیک ہو جانا ہے اور جب قرب قیامت بولیں گے تو اس کا مطلب قیامت کے قریب ہونے کا ذکر ہے۔ یعنی ان چیزوں کا ذکر جو چیزیں قیامت کے بالکل قریب آ کر ہوا کریں گی۔ حدیث جبریل بڑی مشہور ہے اور مشکوٰۃ المصابیح شریف کے شروع میں اس کو بیان کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب کو شروع کرتے وقت سب سے پہلے حدیث جبریل کا ذکر کیا ہے۔

آ قا علیہ السلام تشریف فرما تھے ایک بندہ آیا اور میرے آ قا علیہ السلام کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور اس نے سوال کیا۔

((اَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ .))

''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ بتاؤ کہ قیامت کب آئے گی؟''

آپ نے جواب میں فرمایا:

((مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ .)) (بخاری)

''سوال کرنے والے قیامت کا جتنا تمہیں پتہ ہے اتنا مجھے پتہ ہے۔ مجھے نہیں پتہ قیامت کب آئے گی؟''

لیکن یہ بات ضرور ہے میں تمہیں قیامت کی نشانیاں بتا دیتا ہوں تب سمجھ لینا کہ قیامت بالکل قریب آ جائے گی۔ ان نشانیوں کا میرے محبوب علیہ السلام نے ذکر فرمایا اور میں انشاء اللہ وہی نشانیاں ذکر کروں گا اور ہم نے سوچنا ہے کہ کہیں یہ علامات ہمارے معاشرے میں موجود تو نہیں؟ کہیں ہمارے گھروں میں یہ بیماریاں تو نہیں آ گئیں؟

ہمارے بازاروں میں یہ بیماریاں تو نہیں آ گئیں؟ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں پتہ چل جائے کہ ہم میں وہ برائیاں تو نہیں؟ اگر ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے کئی ایک مقام پر ان باتوں کا ذکر فرمایا آؤ ذرا غور کرنا۔ اور میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا قیامت کے نزدیک لوگوں کی نیتیں خالص نہیں رہنی،

نیتوں میں فتور، حسد آ جائے گا۔ اللہ اکبر

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی پیاری بات لکھی ہے کہتے ہیں ایک بادشاہ دو پہر کے وقت سفر طے کرتا کرتا ایک اناروں کے باغ کے پاس سے گزرا اس نے کہا جاتے جاتے جوس پی لیں پیاس لگی ہے اندر داخل ہوا مالی سے کہنے لگا مجھے پیاس لگی ہے اناروں کا جوس نچوڑ کر پلاؤ۔ اس نے دو انار نچوڑے اور گلاس بھر گیا۔ دیکھ کر پیتا ہے اور کہتا ہے اتنا لبریز باغ اتنا پھل لگا ہوا ہے۔ اسے ٹیکس بھی اچھا لگنا چاہیے۔ اس پر زیادہ سا تاوان لگانا چاہیے۔ پیتا جا رہا ہے اور سوچے جا رہا ہے پھر کہتا ہے جناب ایک اور گلاس دو۔ اس نے نچوڑنا شروع کر دیا ایک انار نچوڑا دو انار نچوڑے تین انار نچوڑے حتی کہ چار نچوڑے تو گلاس بھرا۔ بادشاہ مالی کو کہنے لگا یہ کیا چکر ہے؟ پہلے دو سے بھر گیا اور اب چار نچوڑے ہیں مالک کہنے لگا بادشاہ جی اگر غصہ نہ کرو تو میں تمہیں بتاؤں مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ دیکھنے والے کی نیت میں فتور آ گیا ہے جب دیکھنے والوں کی نیتیں خراب ہو جائیں جب مسلمانوں کی نیتوں میں فتور آ جائے تب اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں اُٹھ جایا کرتی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ۔

آؤ ذرا اللہ تعالیٰ کے قرآن پر غور کرتے جانا۔ الٰہ العالمین نے فرمایا:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (الروم:41)

اللہ اکبر اللہ۔ فرمایا: خشکی میں فساد پھیل گیا۔ پانی میں فساد پھیل گیا کیا مطلب؟ افغانستان میں بھی لڑائیاں، کشمیر میں بھی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ پاکستان میں قتل و غارت شروع ہے لڑائیاں شروع ہیں۔ کہیں عراق کے مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے کہیں شام میں لڑائیاں ہو رہی ہیں فرمایا:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾

دنیا والو! ہر جگہ پر فساد ہی فساد ہو گیا۔ پوری کائنات پر لڑائیاں پھیل گئیں۔ اللہ جی یہ لوگ پوچھتے ہیں لڑائیاں کیوں ہو گی ہیں؟ فرمایا

﴿بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾

اس میں کسی کا قصور نہیں تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائیاں ہیں جیسے اعمال دنیا پر کرو گے اللہ ویسے حالات آسمانوں سے مسلط کر دے گا۔ اگر آج ہمارے ملک میں فساد ہے۔آج ہمارے ملک میں حالات خراب ہیں۔ یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے اعمال بھی خراب ہیں انتخابات سے درست نہیں ہو سکتے۔ ہمارے پاکستان میں لڑائیاں گورنری سے درست نہیں ہوسکتیں۔ بلکہ ہمارے ملک کے حالات تب ٹھیک ہوں گے جب تمہارا نفس ٹھیک ہو جائے گا جب تمہارا بیٹا نمازی بن جائے گا۔

سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں میں سوال کرنا چاہتا ہوں اللہ جی آپ آسمانوں پر رہتے ہیں اور ہم زمینوں پر اللہ جی ہمیں پتہ کیسے چلے گا کہ آپ ہم پر ناراض ہو؟ فرمایا موسیٰ میں تمہیں بتاتا ہوں جب تمہارے حالات خراب ہو جائیں تو سمجھ لینا آسمانوں کا رب تم پر ناراض ہو چکا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

جب مصیبتیں آئیں تب سمجھ لینا رب ناراض ہو گیا ہے جب قتل وغارت عام ہو جائے تب سمجھ لینا کہ رب ناراض ہو گیا ہے آج کون سا بندہ ہے جو کہتا ہے کہ مجھے بڑا سکون ہے مجھے کوئی دُکھ نہیں اللہ کی قسم میں نے بوڑھوں کو دیکھا ہے اپنے گھر کے حالات بیان کرتے آنکھوں سے آنسو برستے ہیں میں نے کئی جوانوں کو دیکھا ہے۔جوانی میں آنسو بہا بہا کر بڑھاپے جیسے ہوئے ہیں بیماریاں سانس نہیں لینے دیتیں۔ پورے دنیا کے حالات ہمیں خطرے میں ڈالے ہوئے ہیں۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ فرمایا:

﴿بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾

یہ سارا کچھ تمہارے ہاتھوں کی اپنی کمائی ہے اللہ جی سب کچھ کیوں کر رہے ہو؟ فرمایا

﴿لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (الروم:41)

اللّٰــہ اکبر اللّٰہ ۔فرمایا میں ڈرا کر کہتا ہوں شاید ڈر کر مجھ سے معافی مانگ لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں زلزلے بھیج کر آزماتا ہوں۔ شاید کوئی زلزلہ دیکھ کر میرے در پر آجائے

میں روز میتیں اور جنازے اُٹھا رہا ہوں۔ ہر روز کہیں پانچ مر گئے کہیں دس اور پچاس مر گئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میں لاشیں دکھا کر بندے کو کہتا ہوں شاید میتیں دیکھ کر میرے در پہ آ کر توبہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میں تو بہانے بناتا ہوں میرا بندہ کسی طریقے سے میرے در پر آ کر معافی مانگے ترمذی شریف میں یہ روایت موجود ہے۔

میرے آقا جناب محمد ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ! بنی اسرائیل کی ایک ایسی عورت تھی جس نے اپنا گھر تیار کیا اور عزت فروش کا کام کرتی تھی ساری زندگی اپنی عزتیں فروخت کرنے والی طوائفہ ساری زندگی بدکاریاں کرنے والی ایک دن دوپہر کا وقت ہے اور اپنے گھر سے باہر نکلی، جنگل میں گئی ایک کنویں کے ساتھ چھوٹے سے کتے کو دیکھا پیاس کی وجہ سے بلک رہا ہے۔ اس کے دل میں رحم آ گیا اسے پانی پلا دوں اپنی جوتی لے کر دوپٹہ اُتار کر اس کے ساتھ باندھ کر پانی بھر لیا اور اس کتے کے بچے کو پانی پلایا کائنات کے رب کو اس کی رحم دلی اچھی لگی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم دنیا پر ساری زندگی عزتیں فروخت کر کے آئی ہو لیکن آج کی نیکی دیکھ کر میں نے تمہاری زندگی کے سارے گناہوں کو معاف کر دیا ہے اللہ اکبر اللہ۔

میں تو بہانے ڈھونڈتا ہوں میرا بندہ کسی بہانے میرے در پر آ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کسی وقت آ کر میرے در پر سوال کرے۔

الٰہی پریشانیاں دور کر دے
غماں دے پہاڑاں نوں کافور کر دے
میرے کول عیباں دے لکھاں خزانے
تیرے کول بخشش دے لکھاں بہانے
تیری ٹھاٹھ رحمت دی بدیاں نوں دھووے
میرے جیا آسی کیوں بے آس ہووے
میں گنہگار عاجز بے کس بیچارا
مگر تیری رحمت دا مولا سہارا

میں ہر ویلے تیرے در توں ای منگاں
توں دیندا نہ تھکیں میں لیندا نہ سنگاں

اللہ اکبر اللہ! فرمایا

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾

فرمایا آپ کے ہاتھوں کی کمائی ہے جس کی وجہ سے آپ پر پریشانیاں آئی ہیں اللہ تعالیٰ کے قرآن کا دوسرا مقام ہے 17 پارہ شروع ہو رہا ہے فرمایا:

﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ٥﴾ (الانبیاء:1)

فرمایا: ''ان دنیا والوں کو کیا ہو گیا ہے ان کا حساب نزدیک آ گیا ہے اور یہ غفلت میں پڑے ہیں ان کی موت نزدیک آ گئی ہے اور یہ موج مستیوں میں لگے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے قرآن کا تیسرا مقام ہے فرمایا:

﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ٥ وَإِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ٥﴾ (القمر:1تا2)

فرمایا: قیامت قریب ہے اور دنیا کے لوگ غفلت میں ہیں کہیں اللہ تعالیٰ اس طرح دنیا والوں کو ڈرا رہے ہیں فرمایا:

﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا٥ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا٥ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا٥ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا٥﴾ (الزلزال:1تا4)

اللہ اکبر اللہ۔ ''فرمایا قیامت کا زلزلہ آنے والا ہے جب قیامت کا زلزلہ آئے گا چاند بے نور ہو جائے گا۔ پانی میں آگ لگ جائے گی۔ انسان کہے گا یہ مال کس کا پڑا ہے؟ یہ دولت کس کی ہے؟ اور دنیا زمین بول بول کر اس کے خلاف گواہیاں دینی شروع کر دے گی۔''

میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: میں اپنے آقا کی ان

حدیثوں کا ذکر کرنے لگا ہوں جس میں قیامت کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں مسجد میں بیٹھے رہو لیکن تصورات میں اپنے گھر اپنے بازاروں میں چلے جاؤ اور سوچنا کہ یہ نشانیاں تم میں تو نہیں آ گئیں۔

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ .))

تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔

((حَتّٰى يُرْفَعَ الْعِلْمُ .))

حتیٰ کہ علم آسمان کی طرف اُٹھا لیا جائے گا۔

ایک اور روایت میں موجود ہے۔فرمایا لوگ قرآن سے اتنی بے وفائیاں کریں گے اللہ تعالیٰ قرآن کے اوراق خالی کر دیں گے قرآن کی آیات آسمانوں کی طرف اٹھا لی جائیں گی اللہ اکبر اللہ۔اور فرمایا

((وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ .))

جہالت عام ہو جائے گی۔ برائیاں عام ہو جائیں گی پھر فرمایا: فحاشی عام ہو جائے گی لوگ سرعام برائیاں کرنے لگیں گے لوگ سرعام زنا کاری کریں گے آگے فرمایا

((وَشُرِبَ الْخُمُوْرُ .))

شراب عام پی جائے گی۔جہاں دل کرے گا بیٹھ کر شراب پی لیا کریں گے آگے فرمایا:

((وَيَقِلَّ الرِّجَالُ .))

مرد کم ہو جائیں گے اور ''وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ'' عورتیں زیادہ ہو جائیں گی اللہ اکبر اللہ۔ فرمایا عورتیں اتنی زیادہ ہوں گی ایک بندہ پچاس عورتوں پر حکمرانی کرے گا۔ایک بندہ پچاس عورتوں سے باتیں چلائے گا۔ پچاس عورتوں سے تعلقات جوڑے گا۔ بندہ ایک ہوگا پچاس عورتوں پر گندی نظریں رکھے گا۔اللہ اکبر اللہ۔

غور کرنا میرے آقا علیہ السلام کی دوسری حدیث پر غور کرنا۔بخاری و مسلم کی روایت ہے

میرے آقا جناب محمد ﷺ نے فرمایا: میرے آقا فرماتے ہیں کائنات والو!

((لَا تَذْهَبِ الدُّنْیَا .))

اتنی دیر تک دنیا کا نظام تبدیل نہیں ہوگا۔

((حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ عَلٰی قَبْرِہٖ .))

حتی کہ ایک بندہ قبرستان سے گزرے گا۔

قبر پر کھڑا ہوکر بندہ رشک کرے گا اور کہے گا۔

((وَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی کُنْتُ مَکَانَ هٰذَا الْقَبْرِ .))

کاش! اس بندے کی جگہ میں مر جاتا اور فرمایا:

((وَلَیْسَ بِهٰذَا الدِّیْنِ .))

یہ دین کی وجہ سے نہیں ہوگا، بلکہ بندہ اپنے گھروں کے معاملات سے تنگ آ کر کہے گا۔ میں مر ہی جاؤں تو اچھا ہے آج تمہیں کئی ایسے مل جائیں گے جو اپنے بیٹوں سے تنگ آ کر نہروں میں چھلانگیں لگا رہے ہیں۔ آج تمہیں کئی ایسے مل جائیں گے جو گھر کی پریشانیوں کی وجہ سے خودکشی کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ فرمایا ایسا دور آ جائے گا لوگ فخر کریں گے کاش ہم مر جاتے ہم مٹی سے مٹی ہو جاتے دنیا پر ہم زندہ نہ رہتے۔

ایک تیسری حدیث پر غور کرو میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: اتنی دیر تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔

((حَتّٰی یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ .))

حتی کہ زمانہ بالکل قریب آ جائے گا۔

((فَتَکُوْنُ السَّنَةُ کَالشَّهْرِ .))

سال ایسے گزر جائے گا جیسے مہینہ گزرتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

((وَالشَّهْرُ کَالْجُمُعَةِ .))

مہینہ ایسے گزرے گا جیسے ہفتہ گزرتا ہے۔

((وَ تَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ .))

اور ہفتہ ایسے گزرے گا جیسے ایک دن اور فرمایا:

((وَ يَكُوْنُ الْيَوْمُ كَاسَاعَةِ .))

اور دن یوں گزرے گا جیسے لمحہ گزرتا ہے۔

اللہ اکبر اللہ! اور فرمایا:

((وَ تَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ .))

اور فرمایا ایک گھنٹہ ایسے گزرے گا جیسے آسمانوں سے گزرنے والا بارش کا پانی تیزی سے گزر جاتا ہے۔

اللہ اکبر اللہ ۔آج بھی یہ علامت موجود ہے میرے بھائی یہ کچھ اور نہیں قیامت کی نشانی ہے یہ جتنی علامتیں میں نے اب تک بیان کی ہیں آؤ اب اپنے معاشرے میں نظر دوڑا کر دیکھ لو میرے آقا علیہ السلام نے سب سے پہلے فرمایا: قیامت کے نزدیک علم اُٹھ جائے گا علم ختم ہو چکا ہے۔اللہ اکبر اللہ۔

جہالت عام ہو جائے گی جہالت عام ہو چکی ہے۔"وَيَكْثُرَ الزِّنَا" فرمایا زنا کاری، بدکاری عام ہو جائے گی ۔شراب پینے لگیں گے۔

ایک دوسری روایت بخاری میں موجود ہے:

"سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرمایا: قیامت کے نزدیک میری امت کے لوگ شراب پئیں گے لیکن شراب کا نام بدل دیا جائے گا۔کوئی کہے گا میں وسکی پی کر آیا ہوں کوئی کہے گا میں گھونٹ لگا کر آیا ہوں کوئی کہے گا میں پانی پی کر آیا ہوں۔شراب پئیں گے لیکن نام بدل دیا جائے گا۔فرمایا۔زیورات سے ہاتھ بھر لیں گے سونے کے زیورات پہنیں گے۔لاکٹ گلے میں پہنیں گے اور ریشم کا استعمال عام ہو جائے گا۔فرمایا آلات موسیقی عام ہو جائیں گے ۔گانا بجانا عام ہو جائے گا۔فرمایا جب یہ ساری علامتیں ان میں آ گئیں فرمایا اللہ تعالیٰ

کو یہ لوگ اتنے برے لگیں گے اللہ تعالیٰ ان کی شکلیں تبدیل کر دیں گے۔''

اور ایک روایت میں آیا فرمایا:

((قِرَدَةً وَالْخَنَازِیْرِ .))

اللہ تعالیٰ کچھ کو بندر بنا دیں گے اور کچھ کو خنزیر بنا دیں گے۔

اللّٰہ اکبر اللہ میرے بھائیو آج غور کرو اپنے معاشرے میں نظر دوڑا کر دیکھو کیا یہ ساری برائیاں ہم میں موجود نہیں؟ ایک ایک برائی ایک ایک بدکاری گن گن کر بتاؤں جو ساری تمہارے معاشرے میں موجود ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللہ!

آؤ اپنی قیامت کو یاد کریں۔ آؤ اپنی آخرت کو یاد کریں یہ دنیا ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے نہ دنیا کی موج مستیاں ہمیشہ رہی ہیں آج تمہاری اور کل کسی اور کی ہے آج تم مالک ہو کل کوئی اور ہو گا۔ اللّٰہ اکبر اللہ۔

میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: ابن حبان میں یہ روایت موجود ہے میرے آقا علیہ السلام تشریف فرما ہیں صحابہ سامنے بیٹھے ہیں۔ اچانک میرے آقا علیہ السلام کا چہرہ سرخ ہو گیا جسم کانپنا شروع ہو گیا اللّٰہ اکبر اللہ صحابہ حیران اور پریشان ہوئے کہتے ہیں آقا علیہ السلام آپ کو کیا ہو گیا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے صحابہ ابھی جبریل مجھے ایک ایسی بات بتا کر گیا ہے آقا کیا بتا گیا ہے؟ فرمایا میرے پیارو جبریل نے بتایا ہے کہ قیامت کے نزدیک کچھ ایسے بندے ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ اتنا ناراض ہو جائے گا۔

جو فلموں سے پیار کرتا ہے۔ جنہوں نے کیبل کا کنکشن گھروں میں لگایا ہے میرے بھائی توجہ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پوچھتے ہیں میرے آقا سے فرمایا جبریل نے فرمایا: آخری وقت میں تمہاری امت میں ایسے گندے لوگ پیدا ہوں گے اللہ کو وہ لوگ اتنے برے لگیں گے یہ رات کو سوئیں گے تو ان کے کان بالکل درست ہوں گے رات کو سوئیں گے ان کی آنکھیں درست ہوں گی صبح اُٹھیں گے اللہ کچھ کو بندر بنا دے گا اور کچھ کی شکلیں خنزیر کی طرح ہو جائیں گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پر کپکپی طاری ہو گئی میرے آقا کے صحابی ڈولنے لگے ایک صحابی عرض کرتا ہے

محبوب جی میں ایک سوال کرتا ہوں فرمایا:

آقا وہ نمازیں نہیں پڑھتے ہوں گے۔ پیارے وہ حج نہیں کرتے ہوں گے یا روزے نہیں رکھتے ہوں گے۔ میرے آقا علیہ السلام کی آنکھیں برسنے لگیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((بَلٰی ، بَلٰی وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَيَصُوْمُوْنَ ، وَيَحُجُّوْنَ .))

فرمایا: نمازیں پڑھتے ہوں گے۔ روزے رکھتے ہوں گے حج کرتے ہوں گے۔ آقا پھر کیوں اتنا بڑا عذاب آجائے گا فرمایا: ادھر نمازیں پڑھیں گے گھر جا کر گانوں پر بیٹھ جائیں گے آلات موسیقی پر بیٹھ جائیں گے۔

((وَهُمْ يَسْمَعُوْنَ الْمَزَامِيْرَ .))

فرمایا: مزامیر کو پسند کریں گے یہ سنتے سنتے ان کو نیند آجائے گی۔ گانا سنتے سنتے ان کو نیند آجائے گی کائنات کے رب کو ان کی حرکتیں اتنی بری لگیں گی کچھ کو بندر اور کچھ کو خنزیر بنا دیں گے۔ اللہ اکبر اللہ۔

میرے بھائی میں اپنی بات نہیں کرتا میں اس کی بات کر رہا ہوں جس کی زبان کی گارنٹی آسمانوں سے آتی ہے فرمایا:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ٥ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ٥﴾ (النجم:3تا4)

فرمایا میرا محبوب اپنی مرضی سے نہیں بولتا جب بولتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بولتا ہے اس پیارے نبی نے فرمایا ہے اللہ تم پر اتنا ناراض ہو جائے گا اب اپنے گریبان پر نظر ڈالو۔ اپنے گھروں میں جھانکو اپنے بازار میں دیکھو ابھی جا کر دیکھ لو بنگلہ کے کئی ایسے چوک ہوں گے جن میں اب بھی گانا بجانا چل رہا ہو گا جہاں اب بھی بدکاری کے پروگرام ہوں گے مجھے بتاؤ تم اپنی موت سے کیوں اتنے غافل ہو گئے ہو۔ یہ دنیا تو عبرت کی جگہ ہے پھر تم کیوں ٹھکانہ سمجھ کر بیٹھ گئے ہو؟ کہنے والا کہتا ہے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے

ملے خاک میں نوجوان کیسے کیسے
زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے:
تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تم کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے آکر کے کیا کیا ستایا
اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے

اللہ اکبر اللہ۔ اللہ کے قرآن پر غور کرنا فرمایا:

﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ۝﴾ (الانبیاء:1)

اللّٰــه اکبر اللّٰــه! فرمایا دنیا والو! حساب وکتاب نزدیک آ گیا ہے اور تم موج مستیوں میں لگے ہو۔ ترمذی میں یہ روایت موجود ہے۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں میرے آقا جناب محمد ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ تب تک قیامت نہیں آئے گی جب تک تم میں چودہ خصلتیں نہ آ گئیں جب تک تم میں چودہ بیماریاں نہ آ گئیں فرمایا: "اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْئُ دِوَلًا" جب مال غنیمت کو اپنا مال سمجھا جائے گا۔ "وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا" امانت میں خیانت کی جائے گی۔ "وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا" اور زکوۃ کو چٹی سمجھ کر ادا کیا جائے گا۔ "وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ" لوگ اللہ کے دین کو چھوڑ کر اور علم سیکھانا

شروع کر دیں گے۔ قرآن کے علم کو چھوڑ دیا جائے گا۔ میرے آقا کے فرمان کے علم کو چھوڑ دیا جائے گا۔"

آج چوہدری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے دیئے ہیں پہلا بھی پیارا ہے دوسرا بھی بہت پیارا ہے تیسرا اور چوتھا ان کو آنکھوں سے کم نظر آتا ہے اور پاؤں بھی درست نہیں ایک کو امریکہ بھیج دیا دوسرے کو برطانیہ بھیج دیا علاقہ کے بہترین سکول میں داخل کروایا۔ اور جسے آنکھوں سے کم نظر آتا ہے اسے مسجد کی صفوں پر رکھ دیا۔ اللہ کے دین اور رب کے علم پڑھو وہ بھی پڑھ رہا ہے یہ بھی پڑھ رہا ہے ادھر چوہدری صاحب دنیا چھوڑ گئے اس کے جج بیٹے کو پتہ ہی نہیں نماز کیسے پڑھنی ہے؟ اس کے وکیل بیٹے نے نماز پڑھ کر نہیں دیکھی ۔ٹائم نہیں ملتا اور جسے آنکھوں سے نابینا سمجھ کر صفوں پر رکھ گیا تھا صفوں پر ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا" میرے اللہ میرے ماں باپ پر رحم فرما۔ آسمانوں سے آواز آتی ہے چوہدری تمہارا جج بیٹا تمہارے کام نہ آیا۔ تمہارا وکیل تمہارے کام نہ آیا۔ آج اس کمزور بیٹے نے تمہارے لیے دعا کی اور میں نے کرم کر دیا۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں سیّدنا موسیٰ علیہ السلام گزرے جا رہے ہیں قبرستان کے پاس سے گزرے کیا دیکھا ایک قبر پر آگ جل رہی ہے فرمایا اللہ جی یہ کون سا بندہ ہے جسے اتنا سخت عذاب ہو رہا ہے جناب موسیٰ علیہ السلام خضر کے پاس جا رہے تھے جب واپس آئے تو دیکھا اس قبر کے پاس سے خوشبوئیں آ رہی ہیں اللہ جی کیا ماجرا ہے؟ فرمایا موسیٰ اس بندے جس کو عذاب ہو رہا ہے یہ اچھا نہیں تھا اللہ کو ناراض کرنے والا تھا، اس لیے اس کو عذاب ہو رہا تھا اس کے جانے کے بعد اس کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے آج ماں اس بیٹے کو لے کر مسجد میں گئی ہے اس کے بیٹے نے پہلی مرتبہ میرا نام لیا ہے مجھے اس کا نام لینا اتنا پسند آیا ہے کہ میں نے اس کی قبر کو جنت بنا دیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

دوست دین پڑھایا کرو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں نے کئی ایسے دیکھے ہیں رکشہ چلا رہے ہیں اپنے بچوں کو دین بھی پڑھاؤ اور سکول بھی پڑھاؤ۔ آج تمہارا بیٹا سکول جا رہا ہے

لیکن اُسے آیت الکرسی نہیں آتی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

ہر مذہب والا اپنی عبادت کو جانتا ہے ہندو بت کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اسے پتہ ہے میں بت کو کیا کہہ رہا ہوں عیسائی کرتا ہے اور اسے بھی پتہ ہے میں کیا کہہ رہا ہوں واحد مسلمان ہے جو زبان سے بولتا ہے لیکن اُسے نہیں پتہ کہ وہ رب سے کیا باتیں کر رہا ہے؟ کیا کہہ رہا ہے؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ یہ عام بات نہیں قیامت کی نشانی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

((وَاَدْنٰی صَدِیْقَہٗ وَاقْصٰی اَبَاہُ .))

لوگ باپ کی نافرمانی کرنے لگیں گے

((وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَہٗ وَعَقَّ اُمَّہٗ .))

فرمایا بیوی کے پیچھے لگ کر ماں کو ڈانٹا جائے گا۔ بیویوں کے پیچھے لگ کر ماں کی تذلیل کی جائے گی۔ اللّٰہ اکبر۔

اپنے گھروں میں نظر ڈالو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ ماں ٹوٹی جوتی اور پھٹی چادر لے کر تمہارے بچوں کے لیے راشن کافی ہے لیکن ماں کے لیے کوئی چیز نہیں اللہ نے ماں کا جگر کیسا بنایا ہے؟ ٹوٹا جوتا پہن کر بھی کہتی ہے اللہ میرا بیٹا ہے میں دیکھتی ہوں تو دل کو قرار پہنچتا ہے اللہ کچھ نہیں دیتا تو نہ دے لیکن میں دعا کرتی ہوں میری عمر بھی میرے لال کو لگا دے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اپنی ماں سے محبت کیا کرو۔

((وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ .))

فرمایا: مسجدو میں شور ہونے لگے گا۔ قیامت کے نزدیک مسجدوں میں شور ہونے لگے گا۔ قیامت کے قریب مسجد میں کھڑے ہو کر کہیں گے میرے دادا نے بنائی ہے فخر کیا جائے گا کوئی کہے گا میرے چاچا نے تیار کروائی ہے تم کون ہوتے ہو یہاں حکمرانی کرنے والے۔ فرمایا مسجد میں شور مچ جایا کرے گا۔ تقدس ختم ہو جائے گا۔ دیکھو! کہیں تم میں یہ برائی تو موجود نہیں اگر موجود ہے تو اپنی برائی کو دور کرلو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

((وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ .))

لوگ کسی کی عزت کریں گے تو اس سے ڈر کر کریں گے لوگ سلام کریں گے تو ڈر کر کریں گے۔ فرمایا: عزت کریں گے تو اس کے شر کی وجہ سے کہ کہیں شور ہی نہ مچ جائے۔

((وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلُهُمْ.))

برادری کے سرداران کو بنایا جائے گا جو نااہل ہوں گے جن کو سرداریاں کا کچھ پتہ نہیں ہوگا۔ جو قرآن وحدیث کے مطالعے سے واقف نہ ہوں گے۔ اللہ اکبر اللہ۔

((وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفَ))

فرمایا قیامت کے نزدیک آلات موسیقی عام ہو جائیں گے۔ گانا بجانا عام ہو جائے گا آج بارات جارہی ہے تو ساتھ بینڈ باجا جا رہا ہے آج کوئی لیڈر آ رہا ہے تو ڈھول بج رہا ہے آج مہندی پر گانا بج رہا ہے کوئی ٹریکٹر پر ہے تو گانا چل رہا ہے میں نے کوئی ایسا بندہ نہیں دیکھا جو چوبیس گھنٹے قرآن سینے سے لگائے لیکن تمہارے دشمن نے ایسی سازش کی ہے کہ گانا چوبیس گھنٹے سنتے ہو۔ مسلمان کے بیٹے کے موبائل میں 150 گانے اور سینے سے لگائے پھرتا ہے۔ آسمانوں سے آواز آتی ہے بے وفا کبھی قرآن بھی سینے سے لگایا ہے؟ کبھی میرے آقا کی حدیثیں بھی سینے سے لگا لیا کرو۔ میرے دشمنوں کے گانے سینے سے لگاتے ہو عرش سے آواز آتی ہے:

﴿قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝﴾ (عبس:17)

بندے کتنا ناشکرا ہو گیا ہے اپنے رب کی نافرمانیاں کرنے لگے ہو میں تمہیں کھلاتا پلاتا رہا۔ نو ماہ تمہاری ماں کے پیٹ میں تمہیں روزی دی ہے مانا تمہارا باپ تم سے بڑا پیار کرتا ہے لیکن وہ تمہیں روزی نہیں دے سکتا تھا مانا تمہاری ماں بڑا پیار کرتی تھی لیکن اندھیروں میں تمہیں روزی نہیں پہنچا سکتی تھی میں تھا جس نے تمہیں روزیاں دی دنیا پر آئے تو میں نے دودھ کی دو نہریں جاری کیں دو سال گزرے دو نہریں بند کیں اور چار نہریں چلا دیں بندے پلی اور جوان ہو گئے میرے بندے جب بولنے کا طریقہ آیا جب بات کرنے کا طریقہ آیا تمہاری زبان سے اللہ نہ نکلا اور گانے جاری ہو گئے میرے بندے میں تم پر عذاب کیوں نہ

کروں جب تم ناشکر ہو گئے۔ اللہ اکبر اللہ غور کرو

((وَ ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفَ))

گانے والی عورتیں عام ہو جائیں گی۔ اللہ اکبر اللہ

ایک دوسری روایت میں موجود ہے مسند بزار کی روایت ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو! جو بندہ گانے سنتا دنیا چھوڑ کے چلا گیا۔ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عذاب مبین دیں گے عذاب مبین کسے کہا جاتا ہے فرمایا پوری کائنات کے لوگ جمع ہوں گے نبی ولی جمع ہوں گے علی جمع ہوں گے سارے لوگوں کے سامنے گانے سننے والے پر مرگی کا دورہ پڑے گا زمین پر تڑپ کر گرے گا اس کا باپ دیکھے گا میرا بیٹا پڑا ہے جو دنیا پر گانے سنتا تھا نبی کی محبت کا دم بھرنے والو! جب نبی نے تمہیں تڑپتے دیکھا تو کیا منہ دکھاؤ گے۔ اللہ سے پیار کرنے والے بتا میدان محشر میں تمہارا کیا بنے گا۔ اللہ اکبر اللہ۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ عذاب مبین عطا کریں گے۔ دوسرا عذاب کیا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ سیسہ پگھلا کر اس کے کانوں میں ڈالو۔ اللہ اکبر اللہ۔

تیسری روایت پر غور کرو میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایسا بندہ جس نے گانے یاد کیے ہیں قیامت کے دن اس کا پیٹ اللہ تعالیٰ شیشے جیسا بنا دیں گے کیا مطلب؟ دیکھنے والے دیکھ لیں گے اس کے پیٹ میں کیا ہے؟ اس کا سارا پیٹ اللہ تعالیٰ پیپ گند اور ریشے سے بھر دے گا دیکھنے والے دیکھیں گے یہ کون ظالم ہے؟ جو دنیا پر باجوں اور گانوں سے پیار کرتا تھا، دوست مجھے بتاؤ آج کون سا بندہ ہے جو گانوں سے بچا ہو؟ آج کون ہے جو فحاشی سے بچا ہو آج جگہ جگہ گانے چل رہے ہیں تمہیں رب سے ڈر کیوں نہیں لگتا۔ آؤ مل کر توبہ کریں دوستوں میں بھی گنہگار ہوں میں تم سے زیادہ گنہگار ہوں تمہیں بھی عمل کی ضرورت ہے مجھے بھی عمل کی ضرورت ہے۔ اللہ اکبر اللہ

میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ.))

شراب پی جائے گی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

((وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا .))

فرمایا جو پہلے لوگ گزر گئے ہیں بعد والے لوگ ان پر لعن طعن کریں گے پہلے اللہ کے پیارے گزر گئے ہیں لوگ ان پر لعن طعن کریں گے جب یہ ساری نشانیاں میرے آقا نے بیان کرلیں پھر میرے آقا نے کیا فرمایا:

((فَارْتَقِبُوْا .))

دنیا والو! پھر انتظار کرنا کس بات کا؟ زلزلیت کا'' زلزلے آئیں گے۔ ''وَرِيْحًا حَمْرَاءُ'' سرخ آندھیاں آئیں گی۔ زلزلہ آکر چلا گیا اور آندھیاں تو آتی رہتی ہے آگے غور کرو ''وخسف'' اللہ ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دیں گے دو چیزیں پہلے بیان کیں زلزلہ اور آندھیاں آئیں۔ تیسرا لوگوں کو زمین میں دھنسایا جائے گا پچھلے دنوں مظفر آباد میں زلزلہ آیا آج بھی لوگ جا کر دیکھ سکتے ہیں کئی ہوٹل ایسے موجود تھے۔

جہاں سراسر رب کے حکموں کی نافرمانی ہوا کرتی تھیں اللہ تعالیٰ نے پوری عمارتیں اٹھا کر زمین میں گاڑ دیں یہ بھی نشانی پوری ہوگئی پھر فرمایا: ''وَقَذْفٌ'' آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے۔ ان لوگوں پر امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کی ان لوگوں پر پتھر کیوں برسائے جائیں گے کیوں کہ آسمانوں سے پتھر ان لوگوں پر برسے تھے جنھوں نے بدفعلی کی تھی سیدنا لوط علیہ السلام کی پوری قوم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کی طرف آتے تھے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے صحابہ میں اپنی امت سے ڈرتا ہوں تو بدفعلی سے ڈرتا ہوں میری امت کے لوگ بدفعلی میں نہ پڑ جائیں معاذ اللّٰہ دوستو بتاؤ کہاں تک جانا ہے ؟ بتاؤ کہاں تک میرے رب کا دل دکھانا ہے؟ بتاؤ کہاں تک میرے محبوب کے دل پر چھریاں چلانی ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ دوسری روایت پر غور کرنا۔ فرمایا

میری امت میں کئی ایسے بندے ہوں گے جو بالکل بنی اسرائیل کی روش پر عمل کریں گے۔ بنی اسرائیل کے کسی بندے نے اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کیا اور میرے امت کے

کئی بدترین اپنی ماں سے بھی منہ کالا کریں گے معاذ اللہ دوست جب فحاشی بڑھ گئی آنکھوں سے حیا ختم ہو گیا تو تمیز ماں کی کہاں رہے گی؟ جب آنکھوں سے حیا نکل گیا پھر بیٹی کی قدر کہاں رہے گی؟ میں ظاہر نہیں کرنا چاہتا اخبارات اٹھا کر دیکھو ایسے واقعات روز ملتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ۔

میرے محبوب فرماتے ہیں "وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا" اور پھر فرمایا جب ان میں یہ برائیاں آ گئیں تو اللہ تعالیٰ ان کی شکلیں بدل دے گا پھر فرمایا:

((وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ .)) (ترمذی: 2211)

یہ سارے عذاب آسمان سے ایسے گریں گے جیسے تسبیح کا دھاگہ توڑیں تو منکے تہہ بہ تہہ گرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایک دم دنیا پر عذاب شروع کر دیں گے فتنے شروع ہو جائیں گے مجھے بتاؤ اگر آج ہمارا ملک ایک آفت سے بچتا ہے تو دوسری تیار کھڑی ہوتی ہے دوسری سے بچتا ہے تو تیسری تیار ہوتی ہے ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اللہ کی قسم میں حکمرانوں کی بات نہیں کر رہا۔ یہ ہمارا اپنا قصور ہے ہمارے ہاتھوں کی کمائی ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۝﴾ (الروم:41)

فرمایا کسی کا کوئی قصور نہیں تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے اپنے اعمال درست کر لو تمہارے حالات خود بخود درست ہو جائیں گے کسی کو کہنا چھوڑ دو کبھی کہتے ہو زمانہ برا آ گیا۔ حدیث پاک میں آتا ہے

((يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ .))

جو زمانے کو گالی دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ مجھے گالی دیتا ہے زمانے کو برا نہیں کہنا چاہیے کبھی خود کو بھی برا کہہ لیا کرو۔ اللہ اکبر اللہ۔

اپنے ہی من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن

دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

دوستو! یہ عمل کرنے کی باتیں ہیں آج عمل کرو دنیا پر رہنا ہم پر محال ہو گیا ہے اتنا خوف دنیا میں پھیل چکا ہے اتنی آفت پھیل چکی ہے ملک میں آؤ سب مل کر اللہ تعالیٰ کے در پر گر جائیں سیّدنا یونس علیہ السلام کی قوم پر یوں عذاب آئے کبھی کوئی عذاب کبھی کوئی عذاب وہ سارے بوڑھے جوان مل کر میدان میں آ گئے مائیں بچے کمرے میں بند کر دیئے بچے بھی رونے لگے مائیں بھی رونے لگیں بوڑھے بھی رونے لگے جب سب کی چیخیں آسمانوں پر گئیں اللہ تعالیٰ نے سب کے گناہ معاف کر دیئے آج تم اس طرح کرو گے تو تمہارے عذاب ختم کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کو ہم سے بڑا پیار ہے بڑی محبت ہے اس نے جنت ہمارے لیے بنائی ہے۔ انشاء اللہ ہم سب نے جنت میں جانا ہے لیکن اس کے لیے عمل کرنا پڑے گا اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت کی نشانیاں

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ o﴾

(الزمر: ٦٨)

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمِ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ

اوتھے جا کے پینی اے بڑی مشکل
اوتھے عملاں دی سخت پرچول ہووے
اوتھے کم نئیں یارو سفارشاں دا
سارا عمل اُوتھے تکڑی تول ہووے
تے ہر اک دے سامنے آجانا
تے منوؤں جو بولیاں بول ہووے
اوندے کولوں فرشتیاں کی پچھنا
خزانہ توحید جس دے کول ہووے

اور

اللہ پاک دی نظر دے وچ او کجھ وی نئیں
پانویں شکلوں صورتوں چند ہووے

کوڈی مُل نیئں اوندا خدا اگے
پانویں قارون نالوں دولت مند ہووے
تے کلیاں علم پڑھیاں گل بن دی نیئں
پانویں پڑھدیاں عمر گئی لنگ ہووے
او یارو رب اونوں پسند کردا
خزانہ توحید جس دے کول ہووے

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سیدالاولین والآخرین امام کائنات امام المرسلین امام المجاہدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اطہر کے لیے ہے۔

حضرات محترم! یہ تقریروں کا سلسلہ آج ہی شروع نہیں ہوا بلکہ بڑی دیر سے جلسے بھی چلتے آرہے ہیں علمائے کرام تقاریر بھی فرما رہے ہیں اور ان شاء اللہ قیامت تک یہ دین کا سلسلہ تقاریر کا تبلیغ کا سلسلہ جاری رہے گا۔

بات یہ ہے کہ ہم سن لیتے ہیں اور سمجھ بھی لیتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہماری تعداد ملک پاکستان میں بھی بہت ہے اور اوپر والی سطح پر دوسرے ممالک میں بھی مسلمان کم نہیں، لیکن اس کے باوجود ملک ہمارا ہے لیکن یہاں قانون یہود و نصاریٰ کا چلتا ہے۔

یہ کس بات کا نتیجہ ہے بدعملی کا نتیجہ ہے جب تم میں عمل موجود تھا نا تب تم مدینہ میں بیٹھے ہوتے تھے تمھارا نام سن کر روس فارس کانپ جایا کرتے تھے آج تمھارا عمل ختم ہوگیا اور آج یہ پوزیشن ہے کہ ملک ہمارا اور قانون یہود و نصاریٰ کا، بیڈ روم تمھارا اور اس میں لٹریچر یہود و نصاریٰ کا، بازار تمھارا اور تصویریں انڈیا کی کنجریوں کی۔

واہ ناکامی وقت بے کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس ضیاع جاتا رہا

حضراتِ محترم! جب مسجد سے باہر جاؤ تو ذہن میں ایک عزم لے کر جاؤ کہ ان شاء اللہ آج کے بعد یہ نہیں کریں گے۔

﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ۝﴾

(آل عمران : ۱۵۹)

اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے جب تم جلسہ سن کر تقریر سن کر کوئی عمل اپنی مٹھی میں لے کر جاؤ گے ان شاء اللہ تمھیں رات جاگنے کا فائدہ ضرور ہوگا اور اگر میں تین گھنٹے تقریر کروں اور جلسہ پورے آٹھ دن جاری رہے علمائے کرام آئیں بیان کریں اللہ تعالیٰ اُن کو جزا دے تم کو بھی جزا دے ویسے ہی جھولیاں جھاڑ کر چلے جائیں عمل نہ کریں میں سمجھتا ہوں ہمارے جلسے کا بھی کوئی فائدہ نہیں تمھارے بیٹھنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں میرے بیان کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

کیوں بھئی صحیح بات ہے نا!! اس لیے شروع میں ہی یہ ذہن بناؤ کہ جو کچھ سننا ہے ان شاء اللہ اُس پر عمل بھی کرنا ہے۔

میری دعا ہے کہ جو کچھ میں بیان کروں اللہ تعالیٰ ہمارے سمیت تمام آنے والے دوستوں کو عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

حضراتِ محترم! قرآن پاک کی جو آیت مبارکہ اس وقت میں نے تلاوت کی ہے اللہ جل شانہ نے اس آیت پاک میں قیامت کے چند ایک مناظر کا ذکر فرمایا ہے۔

حضراتِ محترم! کتاب وسنت میں سے قیامت کی دو قسم کی نشانیاں ملتی ہیں جن کو علاماتِ صغریٰ اور علاماتِ کبریٰ کہا جاتا ہے یہ تمھاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ علاماتِ کبریٰ قیامت کی ساری نشانیاں ہی پوری ہو چکی ہیں۔

مثال کے طور پر قیامت کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے کہ قیامت کے نزدیک قتل عام ہوں گے میرے خیال میں ہمارے معاشرے میں نہیں ہو رہا کوئی نہیں ہو رہا، نا؟ ہا ہو رہا ہے، دوسرے نمبر پر فرمایا: علامات صغریٰ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ناچ گانا اور موسیقی عام

ہو جائے گا۔ تم ابھی بازار چلے جاؤ یہ تو تمھیں ابھی مل جائے گی۔

الغرض بات مختصر، میں بات کو ذرا آگے چلاؤں تقریباً علاماتِ صغریٰ تمام مکمل ہو چکی ہیں اور علامات کبریٰ قیامت کی بڑی نشانیاں دس ہیں اور اُن دس نشانیوں میں سے کم از کم ایک نشانی پوری بھی ہو چکی ہے۔ قیامت کی دس نشانیوں میں ایک یہ نشانی بھی ہے کہ قیامت کے نزدیک اللہ تعالیٰ بعض جگہوں کو زمین میں غرق کر دے گا اور یہ نشانی پوری ہو چکی ہے۔

کیوں بھئی پتہ ہے یا نہیں، ہا میں نشاندہی کر دوں۔ مظفر آباد میں جاؤ جا کر ہوٹل دیکھو جہاں سرعام میرے پروردگار کی نافرمانیاں ہوتی تھیں۔ جہاں سر عام بدکاریاں ہوا کرتی تھیں، بے غیرتیاں ہوا کرتی تھیں، میرے پروردگار کو غصہ آیا اللہ تعالیٰ نے اتنی جگہ کو زمین میں غرق کر دیا۔

تمھارا کیا خیال ہے اگر مظفر آباد کا ہوٹل غرق ہو سکتا ہے تو یہ شیخوپورہ کے بازار غرق نہیں ہو سکتے، جو رب اُن کو روزی دیتا ہے وہی تمھیں دیتا ہے دوستو تمھارا شیخوپورہ غرق ہو سکتا ہے کیا اوکاڑہ میں بھونچال نہیں آ سکتا، آ سکتا ہے یہ تو اُس کی مہربانیاں ہیں دیکھ رہا ہے کہ دن رات گناہ کر رہے ہیں۔ زمین کہتی ہے یا اللہ مجھے اجازت دو میں پھٹ جاؤں اتنے بڑے بڑے گناہ میرے اوپر۔

اللہ تعالیٰ پھر بھی فرماتے ہیں نہ یہ میرے بندے ہیں انھیں آرام کی نیند سُلا دو ان کو پھرنے دو، انھیں عیش کرنے دو، ان کو موجیں کرنے دو، سب کچھ ہو رہا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آ گئی۔

﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌo﴾ (البروج:11)

جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آ گئی پھر بڑے بڑے لوگ تباہ و برباد ہو جایا کرتے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات محترم! قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک فتنہ دجال ہے اور دجال کا فتنہ وہ ہے جس سے حضور اکرم ﷺ بذاتِ خود پناہ مانگا کرتے تھے دجال ہے یا نہیں ہے اگر ہے تو

کہاں ہے؟ اُس کی صورت کیسی ہے؟ وہ کب آئے گا ان شاء اللہ بخاری کی روایت سے ثابت ہو جائے گا ذرا توجہ کرتے جانا، میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ۔

آج دنیا والوں کے خیال دور کردو، جناب محمد ﷺ ایک دن میرے آقا نماز سے فارغ ہوئے ہیں نماز پڑھنے کے بعد میرے آقا فرمانے لگے۔

اے میرے ساتھیو! کوئی بندہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر نہ جائے آج میں تم سے کوئی خصوصی بات کرنا چاہتا ہوں میرے آقا کے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے ہیں حضور سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں اے میرے ساتھیو! سنو نا، میرے پاس ابھی ابھی تمیم داری رضی اللہ عنہ آکر بیٹھا ہے یہ عیسائی مذہب سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے ہوئے اپنے مسلمان کی داستان یہ اپنی زبانی بیان کرتے ہیں۔

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ غرض کرتے ہیں سوہنے محبوب ﷺ! میں ایک دن سمندر کا سفر کر رہا تھا سمندر کا سفر کرتے کرتے میری بیڑی سمندر کی لہروں میں آ گئی۔ میں ایک جزیرے کے کنارے پر پہنچا۔ آقا! میں جزیرے میں داخل ہوا وہاں میں نے ایک ایسا بندہ دیکھا ہے جس کے پورے جسم پر بال ہی بال ہیں جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آرہا ہے میں اُس سے ڈر کر پیچھے ہٹ گیا مجھے وہ اشارے سے کہتا ہے میرے ساتھ چلو، نا۔

آقا ﷺ! میں نے اُس کے ساتھ چلنا شروع کر دیا چلتے چلتے ایک جنگل میں پہنچتے ہیں۔ اس جنگل میں ایک کمرہ ہے اس کمرے میں ایک بڑا قوی ہیکل جوان سنگلوں سے جکڑا ہوا ہے اور اُس کی آنکھ ایسے ہے جیسے انگور کا دانا ہے آنکھ کا ڈیلا اتنا باہر نکلا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا بتاؤ تم کون ہو یہ بول کر کہتا ہے میں ان باتوں کا جواب بعد میں دوں گا۔ پہلے تم بتاؤ تم کون ہو؟

یہ بتاؤ نا، عرب کا فلاں چشمہ پانی دے رہا ہے یا نہیں دے رہا؟

میں نے کہا...... اس چشمے میں پانی تو موجود ہے۔

اس نے کہا: عرب کے فلاں باغ میں کھجوروں کا پھل موجود ہے یا نہیں؟

یہ کہنے لگا ہاں ہاں پھل بھی موجود ہے۔

سوہنیا جو تیسرا سوال اس نے مجھ سے کیا ہے جس سوال کی وجہ سے میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا ہوں یہ تیسرا سوال مجھ سے یہ کرتا ہے کہتا ہے۔

مجھے بتاؤنا عرب کی زمین پر کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟

نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میں نے کہا...... میں اس علاقے کا رہنے والا تو نہیں۔ لیکن ہاں مجھ تک خبر یہ پہنچی ہے کہ وہاں کسی بندے نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کوئی بندہ کہتا ہے کہ مجھ پر آسمانوں سے فرشتہ نازل ہوتا ہے۔

اے میرے سوہنے محبوب ﷺ! میں اتنی بات کہہ کر خاموش ہو گیا اور اُس نے بولنا شروع کر دیا وہ کہتا ہے اے آنے والے میں تمھیں ایک بات بتا تا چلوں میرا نام دجال ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں سنگلوں میں جکڑا ہوا ہے قیامت کے نزدیک اللہ تعالیٰ مجھے چھوڑے گا میں کائنات کے خطے خطے میں جاؤں گا لیکن اے تمیم داری یہ بات نوٹ کرلو اگر کوئی بندہ میرے فتنے سے بچنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بچالیں گے۔

جو بندہ اللہ کے قرآن سے پیار کرتا ہے جو بندہ قرآن پاک سے محبت کرے گا وہ جو کتاب اس نبی ﷺ پر نازل ہوئی ہے جو بندہ اُس پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے فتنے سے محفوظ فرمالے گا۔

پتہ یہ چلا کہ اگر کوئی بندہ دجال کے فتنے سے بچنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک کی تلاوتیں کیا کرے اللہ تعالیٰ کے قرآن کو پڑھا کرے اللہ تعالیٰ دجال کے فتنے سے محفوظ فرمالے گا اور یہی بات تو میں بتانے کے لیے آیا ہوں یہی تو میں تمھیں کہنا چاہتا ہوں

آمن لے قرآن در کہنا
جے توں جنت وچ گھر لینا
چھڈ رسم و رواج تمامی

کر نبی ﷺ دی قبول غلامی

میں نے داڑھی رکھ لی تو لوگ مجھے بوڑھا کہنے لگ پڑیں گے۔ میری شادی میں بینڈ باجا نہ آیا لوگ کہیں گے شادی ہوئی ہے یا مرگ ہوئی ہے۔

چھڈ رسم و رواج تمامی
کر نبی ﷺ دی قبول غلامی
تینوں حوراں دی دین سلامی
پالے سنت والا گہنا
آمن لے قرآن دا کہنا
جے توں جنت وچ گھر لینا

اور

پھر چل ہاں مکے بیت اللہ
تیرے معاف گناہ کرے اللہ
اوندی رحمت دا پھڑ پلہ

اِدھر اُدھر منہ مارنا چھوڑ دے کس کس کو راضی کرو گے کس کس کی طرف جاؤ گے۔ اس دنیا کو جتنا راضی کرو گے یہ دنیا تم پر راضی نہیں ہوگی۔ ایک عرش والے رحمٰن کو راضی کرلو ساری کائنات تم پر راضی ہوجائے گی۔

پھر چل ہاں مکے بیت اللہ
تیرے معاف گناہ کرے اللہ
اوہدی رحمت دا پھڑ پلہ

در اس دے توں رو لینا
جے توں جنت وچ گھر لینا

اللہ تعالیٰ کا قرآن کیا کہہ رہا ہے فرمایا:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ۝﴾

اللّٰہ اکبر اللّٰہ......

فرمایا جب قیامت کی ہولناکیاں شروع ہوں گی تب قرناء میں پھونکا جائے گا۔

﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ﴾

اس پھونک کی وجہ سے دنیا کا ہر بندہ ختم ہو جائے گا۔

﴿ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى﴾

پھر دوسری بار قرناء میں پھونکا جائے گا کیا معنیٰ دو دفعہ اسرافیل علیہ السلام قرناء میں پھونک مارے گا سوال یہ پیدا ہوا ان دونوں نفخوں کے درمیان فرق کتنا ہوگا۔

بخاری کی روایت ہے فرمایا:

((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ))

فرمایا ان دونوں نفخون کے درمیان چالیس دنوں کا فرق ہوگا چالیس دنوں میں اللہ کیا کریں گے کھولو رب کا قرآن، پڑھ جو ریشم کے کپڑوں میں لپیٹ کر رکھا ہوا ہے ہائے مٹی پڑ گئی پر تمھیں اب بھی پڑھنے کا ٹائم نہ ملا اپنی قسمت پر رویا کرو، نا۔

ڈائجسٹ تمھاری قسمت میں آ جاتے ہیں، جنگ اخبار کے صفحے تیری قسمت میں آ جاتے ہیں آفرین ہے، نہیں آتا تو تمھاری قسمت میں رب کا قرآن نہیں آتا۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

فرمایا ان دنوں میں کیا ہوگا؟

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا۝ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا۝﴾ (طٰہٰ: ۱۰۵ تا ۱۰۷)

فرمایا کائنات والو! ان چالیس دنوں میں یہ جو بلند پایہ پہاڑ نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ زمین کی سطح کے برابر کریں گے پھر اتنی تیز بارش ہوگی زمین نرم ہو کر میدے کی طرح

ہو جائے گی۔

﴿ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى﴾

آخر چالیس دن پورے ہو گئے پھر دوسری بار قرناء میں پھونکا جائے گا اب لوگ قبروں سے نکلیں گے کیسے نکلیں گے۔

مسلم کی روایت ہے فرمایا:

((فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ))

ایسے جیسے زمین سے ترکاریاں اُگتی ہیں ایسے زمین سے مردے نکلنا شروع ہو جائیں گے۔ اللہ اکبر اللہ

اور کھڑے کس حالت میں ہیں۔ بخاری کی روایت ہے:

((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا))

فرمایا قبروں میں سے لوگ نکلیں گے جناب لباس بھی نہیں ہوگا نہ پاؤں میں کوئی چیز ہوگی بغیر ختنے کے ہوں گے۔ اللہ اکبر اللہ

اب ہر بندہ قبر میں سے نکل کر کھڑا ہے اور جانا کہاں ہے؟ کہاں جانا ہے؟ قبروں میں سے نکل کر کہاں جانا ہے دو روایات ہیں ایک روایت کے مطابق میدان عرفات میں۔ اللہ تعالیٰ نے میدان محشر قائم کرنا ہے۔ دوسری روایت کے مطابق ملک شام کے کسی علاقے میں میرے پروردگار نے میدان محشر لگانا ہے وہاں لوگوں نے جانا ہے۔

میرے بھائیو! تم ایسے سمجھ لو کہ شیخوپورہ والوں نے قبر میں سے اُٹھ کر کہاں جانا ہے ملک شام میں، مثلاً سمجھنے کے لیے میری تقریر صرف اتنی ہے کہ میں نے تمھیں شیخوپورہ سے اُٹھا کر ملک شام میں لے کر جانا ہے بس اتنی سی تقریر ہے۔ اللہ اکبر اللہ

ہر بندہ قبر میں سے نکل کر کھڑا ہو گیا اب سب نے ملکِ شام میں جانا ہے ایک سوال دل میں پیدا ہوتا ہے اللہ سوہنیا یہ تو بتاؤ نا کسی بندے نے ملک شام دیکھا ہی نہیں تو وہ کیسے جائے گا؟ فرمایا میرا قرآن کھولو، نا ایک ایک مسئلے کا حل قرآن پاک بیان کر رہا ہے فرمایا:

﴿يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا﴾ (طٰهٰ : ١٠٨)

فرمایا کائنات والو! میں میدانِ محشر میں ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگادوں گا جوزور سے آواز دے گا اس کی آواز سن کر لوگ اس طرف دوڑنا شروع کردیں گے ایک اور سوال پیدا ہوا جناب کہاں ملکِ شام اور کہاں شیخوپورہ اتنی دور آواز کیسے پہنچے گی فرمایا:

﴿وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ﴾

فرمایا اس وقت لوگ اللہ تعالیٰ سے اتنے ڈریں ہوں گے اللہ تعالیٰ کا ڈر اس وقت دل میں اس قدر زیادہ ہوگا اگر کوئی بندہ سانس بھی لے گا تو بڑی مشکل سے لے گا، سناٹا چھایا ہوگا۔

سمجھدار لوگو! جب بالکل سناٹا چھایا ہو ویسے بھی اگر بندہ آواز دے تو بہت دور تک جاتی ہے ایک تمھاری آواز ایک فرشتے کی آواز فرق تم خود کرلو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اب پتہ چل گیا سب ملکِ شام میں جانے کے لیے تیار ہوگئے ہیں؟ اب ہر بندے نے چل کر ملکِ شام میں جانا ہے دوستو یہی سبق میں تمھیں دینے کے لیے آیا ہوں اوکاڑہ سے چل کر یہی تو پیغام تمہیں دینے آیا ہوں یہاں سے چل کر تم نے ایسے ہی نہیں چلے جانا بلکہ اپنے اپنے اعمال کے سر پہ جانا ہے اگر نیک عمل کروگے جانے میں آسانیاں ہوں گی بُرے عمل کروگے تو اپنے اعمال کے سر پر تمھارا سب کچھ ہوگا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اللہ تعالیٰ کے قرآن نے حالتیں بیان کی ہیں اللہ تعالیٰ کے قرآن کی میں بارش کرتا جاؤں یہ دیکھو، نا ایک پہلا بندہ شیخوپورہ سے نکل کر ملکِ شام جارہا ہے اس کی حالتیں کیا ہیں اس کی کیفیتیں کیا ہیں؟ فرمایا:

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ○﴾

(طٰهٰ : ١٢٤، ١٢٥)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

فرمایا ایک بندہ قبر میں سے نکلے گا میں اسے آنکھوں سے اندھا کردوں گا اسے آنکھوں سے دکھائی دینا بند ہوجائے گا اب ذرا سوچو تو سہی جب آسمان کا سورج زمین سے ایک فاصلے پر ہو زمین تپ کر تانبے کی بن جائے جب تم نے لباس بھی نہ پہنا ہو پاؤں میں جوتے بھی نہ ہوں تم آنکھوں سے بھی اندھے ہوجاؤ مجھے بتاؤ تو سہی نا تمھاری کیفیتیں کیا ہوں گی مجھے بتاؤ تو سہی نا تم کیسے جاؤ گے یہ رو رو کر کہے گا:

﴿لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی﴾

اللہ سوہنیا میری آنکھیں کہاں چلی گئیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے دنیا میں میرے ذکر سے منہ پھیرا تھا آج میں نے تم سے منہ پھیرلیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میں صدقے اور قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کا قرآن کتنی نصیحت بھری باتیں کرتا ہے اور دوستو جو بندہ اللہ کے ذکر سے منہ پھیرتا ہے نا، کل قیامت والے دن میرا پروردگار آنکھوں سے اندھا کردے گا آنکھوں سے دکھائی دینا بند ہوجائے گا اب میں پوچھنا چاہتا ہوں اپنے اس جوان سے جو کہتا ہے موسیقی روح کی غذا ہے میرے دل کو دکھ ہو میں گانا سنوں میرے دل کو قرار پہنچ جاتا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں اپنے اُس جوان سے جو جناب دن میں دو دو کیسٹیں گانوں کی سن لیتا ہے، کہتا ہے میرے دل کو قرار پہنچتا ہے تو گانوں سے پہنچتا ہے دوستو آج چودہ سو سال گزر جانے کے بعد تم کہتے ہو میرے دل کو قرار گانوں سے پہنچتا ہے جبکہ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں میرے دل کو جب بھی پریشانیاں آتی ہیں نا میں بلال رضی اللہ عنہ سے کہتا ہوں یا بلال!

((اَرِحْنَا بِالصَّلٰوۃِ))

اے بلال رضی اللہ عنہ اذان دو نا اللہ کا ذکر کرلیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو قرار مل جاتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میرے محبوب ﷺ کے دل کو قرار پہنچے تو اللہ کے ذکر سے پھر میں کیوں نہ کہوں:

ذکر اللہ دا بڑا نرالا
ٹُٹے دلاں نُوں جوڑن والا
تو ذکر دے موتی رول بندیا
اللہ ہی اللہ بول بندیا

میں نہیں کہتا اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا ہے فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد: ۲۸)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ......

میں صدقے اور قربان جاؤں، نہیں سمجھ آئی ایک اور بندہ دیکھو اللہ کا قرآن بیان کر رہا ہے یہ بھی قبر سے نکل کر ملک شام میں جا رہا ہے اور ذرا رب کا قرآن سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت پڑھ لو۔

﴿وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۹۷)

فرمایا دنیا والو! ایک بندہ قبر میں سے نکلے گا غور کرتے جانا میں اسے آنکھوں سے اندھا کر دوں گا کانوں سے بہرہ کر دوں گا زبان سے گونگا کر دوں گا ٹانگیں اوپر کو کر دوں گا سر نیچے کو کر دوں گا میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں کہرام مچ گیا سوہنے محبوب ﷺ یہ کتنی گندی کیفیتیں ہیں میرے آقا ﷺ کا ایک صحابی رضی اللہ عنہ اُٹھ کر عرض کرتا ہے سوہنے محبوب ﷺ بندہ تو ٹانگوں پر چلتا ہے پھر بھلا اس وقت ہاتھوں پر کیسے چلے گا۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم جو پروردگار بندے کو ٹانگوں پر چلنے کی صلاحیتیں رکھتا ہے وہ کل قیامت والے دن ہاتھوں پر چلنا سکھائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ظالم میں نے تمھیں پاؤں عطا کیے تھے کہ ان پاؤں پر چل کر مسجد میں آیا کرو گے تم ان پاؤں پر چل کر سینما جایا کرتے تھے آج میں نے تمھاری ٹانگیں اوپر کو اُٹھا دی ہیں مجھے چل کر

دکھاؤ یہاں کون سا میرا باپ مجھے دیکھ رہا ہے یہاں کون سا میری ماں مجھے دیکھ رہی ہے میں اپنے بھائی کے لیے ایک گفٹ لے کر آیا ہوں۔

اے مرد نہ زنا کر خدا دیکھ رہا ہے
اے مرد دھیان کر خدا دیکھ رہا ہے
اور جلوت میں تو کچھ پاس رہا خلق خدا کا
خلوت میں بھی سرکار خدا دیکھ رہا ہے

اور

دنیا تیرے کرتوت کو دیکھے کہ نہ دیکھے
اے مردِ ریاء کار خدا دیکھ رہا ہے

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

نظریں ایسی بناؤ کہ کل ان نظروں سے اپنے محبوب ﷺ کا دیدار کر سکو، آنکھیں ایسی بناؤ کہ کل ان آنکھوں سے میرے پیارے خدا کا دیدار کر سکو۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میرے پروردگار نے تمھاری آنکھیں بند کر دی ہیں دوستو اللہ تعالیٰ نے تمھیں زبان عطا کی تھی اس زبان سے میرا ذکر کیا کرو گے اپنے بوڑھے ماں باپ کو گالیاں دے کر آ گئے ہو میں نے تمھاری زبان بھی بند کر دی ہے اب میں پوچھنا چاہتا ہوں تم سب مجھے ذرا بتاؤ تو سہی، نا اللہ نہ کرے لاکھ بار اللہ نہ کرے اگر مجھ اور تم میں سے کوئی بندہ کل میدان محشر میں اس سزا میں مبتلا ہو گیا بتاؤ کیفیتیں کیا ہوں گی؟ اور بتاؤ دوستو اس وقت میرا اور تمھارا کیا بنے گا؟ جب میدانِ محشر میں اتنی بُری حالتیں ہوں گی اور اس وقت کے آنے سے پہلے پہلے تیاریاں کر لو، نا۔ اس وقت کے آنے سے پہلے پہلے اپنے آپ کو تیار کر لو اپنے سوہنے ہونے پر مان نہ کیا کرو تم سے پہلے یوسف علیہ السلام کنعانی دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے اپنے دولت مند ہونے پر ناز نہ کیا کرو۔ تم سے پہلے قارون دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے اپنے پاور فُل ہونے پر مان نہ کیا

کر دتم سے پہلے فرعون دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے اپنے جناب بلند مرتبہ ہونے پر تکبر نہ کیا کر دتم سے پہلے مکی مدنی سرکار ﷺ دنیا چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

ہ دنیا نہ میری ہے نہ تمھاری ہے ایک وقت آئے گا تم نے بھی چھوڑ جانا ہے اور میں نے بھی چھوڑ جانا ہے اس لیے میرے شیخوپوری بھائیو دعا کیا کرو اللہ میرے شیخوپوری کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین بڑے پیار سے کہا کرتے تھے، بڑی محبت سے کہا کرتے تھے **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

کہ:

اے دنیا نیئں بن دی بندے دی
اے بندہ ای جانی دنیا دا
گھر لوگ بنائی پھردے نیں
اے تے اڈہ اے فانی دنیا دا

دنیا سے پیار ڈالنے کا کوئی فائدہ نہیں، دنیا سے محبت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب تم نے دنیا چھوڑ کر چلے جانا ہے اللہ کی قسم کسی نے تمھارے پیارے ہونے کا تذکرہ نہیں کرنا، کسی نے تمھارے دولت مند ہونے کا تذکرہ نہیں کرنا، بلکہ ہر بندے نے تمھارے مر جانے کے بعد یہی کہتے پھرنا ہے اگر یادیں اچھی چھوڑ کر جاؤ گے تو لوگ اچھے طریقے سے یاد کریں گے اگر گندی یادیں چھوڑ کر جاؤ گے تو لوگ بُرے طریقے سے تمھیں یاد کریں گے اور اگر تمھاری یادیں اچھی ہوئیں پھر میں جیسے جگہ جگہ اپنے شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کہتا پھرتا ہو، کل کوئی تمھارے بارے میں بھی کہے گا میں بھی محبت سے کہتا ہوں میں بھی دردِ دل سے کہتا ہوں کہ:

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا
بات کل کی ہے محسوس ہوتا ہے یوں
جیسے بچھڑے ہوئے اک زمانہ ہوا

یقین جانو! میں طالب علمی دور میں پڑھا کرتا تھا میں اتنا جلسوں پر نہیں جایا کرتا تھا اسٹیج پر بیٹھ کر بات کرتا ہوں جہاں شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ جاتے تھے میں وہاں جا کر تقریر سنا کرتا تھا مجھے اچھے طریقے سے یاد ہے گیارہ ربیع الاوّل کی رات اوکاڑہ میں بہت بڑا جلسہ ہوا کرتا تھا آخری بار شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ وہاں آئے میں اسپیشل چل کر اُن کی تقریر سننے گیا یقین مانو اس کے بعد کچھ دن ہی گزرے ہیں وہ دنیا چھوڑ کر چلے گئے یہاں آئے جنازہ پڑھنے کے لیے، جو پنڈ میں جنازہ ہوا میں جنازہ میں شریک تھا اور یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی واللہ کیسے لوگ دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں ہماری زینت ہمارے اسٹیجوں کی زینت علامہ احسان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے تھے وہ بھی دنیا چھوڑ کر چلے گئے حبیب الرحمٰن بیان کرتے تھے وہ بھی دنیا چھوڑ کر چلے گئے آج ہمارے شیخ القرآن بھی دنیا چھوڑ کر چلے گئے میں نے محبت سے کہا ہے میں نے پیار سے کہا ہے کہ:

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا
اور وہ رونق کی صورت میں گزرا جہاں
اُن ہی راستوں پر اُس کا جنازہ چلا

جہاں بندہ رہتا ہو جہاں بندے کی رہائش ہو اگر بندہ اچھا ہو بندہ بازار میں سے گزرتا ہے بندہ کہتا ہے جناب السلام علیکم کوئی ادھر سے کہتا ہے جناب السلام علیکم میں کہتا ہوں یہاں کے لوگ جانتے ہوں گے میرے شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ جب بازاروں سے گزرا کرتے تھے لوگ محبت سے سلام کہا کرتے تھے اور دوستو! جن بازاروں میں لوگ سلام کہا کرتے تھے آج اُن بازاروں میں میرے شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ بھی نکلا ہے نا،

وہ رونق کی صورت میں گزرا جہاں
اُن ہی راستوں پر اُس کا جنازہ چلا

آگے آگے مسافر کی بارات تھی
پیچھے پیچھے زمانہ تھا روتا چلا

مجھے بڑے اچھے طریقے سے یاد ہے میں جب یہاں جنازہ پڑھنے آیا، نا اُس دن بارش بہت ہوئی تھی کیوں بھئی ایسے ہی بات ہے نا، بارش بہت ہوئی ایک بوڑھا سا بابا اُس کی سفید داڑھی تھی کہتا واہ شیخو پوری رحمۃ اللہ علیہ تم دنیا چھوڑ کر جا رہے ہو ہم نے تو رونا ہی رونا تھا تمھارے جانے پر آسمان بھی رو رہا ہے آسمان بھی آنسو بہا رہا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

آگے آگے مسافر کی بارات تھی
پیچھے پیچھے زمانہ تھا روتا چلا
در و دیوار رو دیئے بحر و بر رو دیئے
کہ کندھوں پر جب وہ روانہ ہوا

اور دوستو! اگر عبرت حاصل کرنا چاہو تو اسی بات سے عبرت مل جاتی ہے اگر اپنی زندگی سنوارنا چاہو اللہ کی قسم اس بات سے زندگی بن جاتی ہے کل بازاروں میں چلنے والا آج لوگوں کے کندھوں پر سوار ہو کر جا رہا ہے کبھی سوچا کرو کبھی غور کیا کرو آج جس بازار میں کھڑے ہو کر دوسروں کا جنازہ دیکھتے ہو کل ان چوکوں سے تمھارا جنازہ بھی جانے والا ہے آج اذان کی آواز آئے، اللہ اکبر اللہ اکبر

او بندے اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے۔

یہ آواز تیز کر دیتا ہے تا کہ اس کے کانوں میں اذان کی آواز نہ پڑ جائے۔ او میرے سجنو! مجھے ایک بات بتاؤنا آج اس لاؤڈ اسپیکر کی آواز اپنے کانوں میں نہیں پڑنے دیتے۔ یہ پیغام نوٹ کر لو آج اگر اس لاؤڈ اسپیکر کی آواز نہیں اچھی نہیں لگتی کل اسی لاؤڈ اسپیکر میں تمھارے جنازے کا اعلان بھی ہو گا کل لوگ کہنے والے کہیں گیں فلاں کا بیٹا دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

در و دیوار رو دیئے بحر و بر رو دیئے
کہ کندھوں پر جب وہ روانہ ہوا
بلایا سرکار نے اور وہ چل دیا
موت کا تو بس اک بہانہ ہوا

اللہ اکبر اللہ

بات دور چلی گئی، ایک اور بندہ تمھیں دکھاؤں اللہ کا قرآن کیا بیان کر رہا ہے۔ سورۂ یٰسین میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں فرمایا:

﴿وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ﴾ (یٰس: ۹)

فرمایا ایسے کر کے ایک بندہ قبر سے نکلے گا اس کے سامنے ایک دیوار کر دوں گا ایک دیوار اس کے دائیں طرف کر دوں گا ایک دیوار اس کے بائیں طرف کر دوں گا اس کی آنکھوں میں اندھیرا کر دوں گا اس سے پچھلی آیت کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے فرمایا ''یہ بندہ جب قبر سے نکلے گا میں اس کی تمام دولت جمع کر کے ایک سانپ کی شکل بنا دوں گا۔''

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ ایک سانپ کی شکل بنا دیں گے اس کا سارا سامان سانپ کی شکل بن گیا آنکھوں سے اندھا ہے دکھائی نہیں دیتا یہ جو سانپ ہے اس کے منہ پر ڈنگ مارتا ہے، یہ اُٹھا کر دور پھینکنے کی کوشش کرتا ہے میرے پروردگار اس سانپ کو زبانیں دی ہیں یہ بول کر کہتا ہے:

أَنَا مَالُكَ ، أَنَا كَنْزُكَ .

او شیخوپورہ کے جاگیردارو! آج گلے سے اُتار کر کہاں پھینک رہے ہو میں تمھاری وہی دولت ہوں جس کے لیے تم نے نمازِ فجر ضائع کر دی تھی تمھارا وہی پیسا ہوں جس کے نوٹوں کی گھٹیاں گنتے گنتے جمعہ کی نماز ضائع کر دی تھی آج تم کیا کر رہے ہو میں تمھارا سود والا مال ہوں میں تمھارا رشوت والا مال ہوں آج تم مجھے اتار اتار کر پرے پھینک رہے ہو،

اَنَا مَالُكَ ، اَنَا كَنْزُكَ .

میری پوری گفتگو اس مجلس میں ریکارڈنگ کے ذریعے کسی ایسے آدمی کے پاس پہنچ جائے جو میرا بھائی رشوت کما رہا ہے سود کے پیسے کما رہا ہے میں ہاتھ باندھ کر عرض کروں گا دوستو رشوت سے توبہ کرلو، سود سے توبہ کرلو نہیں!! تو یاد رکھو یہ گناہ میں نہیں بتاتا اللہ تعالیٰ کا قرآن بتا رہا ہے کل قیامت کے دن تمھیں اتنی سخت سزائیں ملیں گی، نہیں سمجھ آئی۔

ایک اور بندہ دکھاؤں اللہ کا قرآن بتا رہا ہے فرمایا:

﴿يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَO﴾

(التوبة : ۳۵)

فرمایا اس کا تمام مال اس کے قبر سے اٹھتے ہی میں پلیٹوں کی شکل میں بنادوں گا سکوں کی شکل میں اور ان کو اتنا گرم کروں گا یہ قبر سے نکلے گا ﴿فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ﴾ اس کے جبڑوں پر اس کی پیشانی پر وہ گرم سکے رکھ دوں گا وہ اتنا گرم ہوگا۔ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں وہ سکہ اتنا گرم ہوگا اگر بندے کی کمر پر رکھا جائے گا سینے والی طرف سے باہر ہو جائے گا۔

حضرات محترم! میری باتیں تمھیں کڑوی ضرور لگتی ہوں گی میرا موضوع تمھیں خشک ضرور لگتا ہوگا، تمھارے دل میں تکلیف ہوتی ہوگی لیکن خدارا میں نے شروع میں یہ بات کہی ہے دنیا کی موج مستیوں کو چھوڑ دو آج کا نوجوان سمجھتا ہے مجھے دس ہزار تنخواہ ملتی ہو پینے کو سگریٹ مل جائے کھانے کو پان مل جائے شراب مل جائے میں دنیا کا کامیاب ترین آدمی ہوں، نا، نا، نا دوستو تم دنیا کے کامیاب انسان نہیں بلکہ تم ذلیل ترین آدمی ہو۔

ہمارے نوجوان کو آج یہود و نصاریٰ نے بگاڑ دیا ہے ہماری نوجوان لڑکیوں کو بگاڑ دیا مسلمان بیٹی کو کیا پتہ تھا مسلمان بہن کو کیا پتہ تھا کہ لپ اسٹک کیا چیز ہوتی ہے اسے کیا پتہ تھا کہ میک اپ کیا شے ہوتی ہے اسے کیا پتہ تھا کہ بیوٹی پارلر کیا ہوتے ہیں کس نے بتایا شیخوپورہ کے غیور جوانو کس نے بتایا؟ میں بتاؤں؟ اپنے بیڈ روم میں پیسے لگا کر جو یہود و نصاریٰ کا

لٹریچر لگایا ہے اُس نے بتایا ہے وہ بہن وہ مسلمان کی ماں اور بیٹی جس کی صورت کبھی سورج کی شعاعوں نے بھی نہیں دیکھی تھی آج وہی صورت ہے۔ آج وہی مسلمان کی بیٹی ہے سر سے دوپٹہ ایک طرف ہوگیا لباس اتنا تنگ پہنا ہے اتنا باریک پہنا ہے لباس پہن کر بازاروں میں چلتی جارہی ہے کون ہے؟ مسلمان کی بیٹی ہے مسلمان کے گھر میں پیدا ہونے والی چھے پشت سات پشت مسلمان ہے۔

حضرات محترم ایک طرف تو یہ بے غیرتی اور دوسری طرف وہ نوجوان جو تیس لاکھ کی کرولا کار میں خود بیٹھا ہے کار خود چلا رہا ہے فرنٹ سیٹ پر اپنی جوان بہن کو بٹھا کر بیوٹی پارلر کے چکر لگا رہا ہے اور مجھے بتاؤ تو سہی تمھاری غیرت کہاں مرگئی مجھے بتاؤ تمھارا حیاء کہاں چلا گیا۔

وضع میں ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنھیں دیکھ کر شرمائے یہود

اللہ اکبر اللہ

حضرات محترم! توجہ کرنا میں تمھارا ایک ایک گناہ اللہ کے قرآن پاک میں سے سناؤں گا پھر اپنے گریبان میں نظر ڈال کر دیکھو کہ تم اس گناہ میں مبتلا ہو یا نہیں، دیکھو اللہ تعالیٰ کا قرآن ایک اور بندے کا تذکرہ کر رہا ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

فرمایا:

﴿وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ○ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ○﴾ (ابراھیم: ٤٩، ٥٠)

فرمایا میرے سوہنے محبوب ﷺ قیامت کا دن ہوگا لوگ قبروں میں سے نکلیں گے کچھ ایسے بندوں کو تم دیکھو گے کچھ ایسے مجرموں کو تم دیکھو گے ان کو میں نے زنجیروں سے جکڑا ہوگا ان کے پاؤں میں، میں نے زنجیریں ڈالی ہوں گی۔ **اللہ اکبر اللہ**

وہ ہاتھ جو میں نے خود تیار کیے تھے وہ پاؤں جو میں نے بندوں کے خود تیار کیے تھے

لیکن گناہ کر کے آج یہ پاؤں اس کے مستحق ہو گئے ہیں آج ان پاؤں میں بیڑیاں آ گئیں ہیں آج یہ ہاتھ جرم کر کے اس کے مستحق ہو گئے ہیں آج ان ہاتھوں میں ہتھکڑیاں آ گئیں ہیں۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ

فرمایا ہتھکڑیاں لگا کر باندھ کر سوہنے محبوب ﷺ تم دیکھو گے میں نے ان کو شلواریں پہنائی ہوں گی آگ کی شلواریں ہوں گی ان کا جسم بھی آگ سے ڈھکا ہوگا ان کا چہرہ بھی آگ سے ڈھکا ہوا ایسے رُلتے رُلتے دھکے کھاتے یہ میدان محشر میں پہنچ جائیں گے، تمھارے گھر میں بھی قرآن پاک پڑھا ہے اللہ تمھارے دل میں یہ سعادت بیدار کرے قرآن پڑھو تمھیں یہ ساری باتیں مل جائیں گی۔

میدان محشر میں پہنچ گئے، دھکے کھاتے کھاتے، مصیبتوں میں پڑے پڑتے، یہ سارے جناب اب میدانِ محشر میں پہنچ گئے۔ بخاری شریف میں روایت موجود ہے اور جناب مشکوٰۃ میں بھی موجود ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم جو بندہ دنیا میں اللہ کو راضی کرتا رہا ہے اس طرح جناب میدانِ محشر میں جائے گا ابھی جا کر کھڑا ہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ایسے اپنے عرش کا سایہ نصیب کر دیں گے ہر وہ بندہ جو رب کو راضی کرتا رہا ہے اور جو یہاں سے دھکے کھاتے کھاتے پہنچے ہیں نا مصیبتوں میں، پہنچے وہاں اور ان کو سایہ بھی نہیں ملا میدان محشر میں بھی سائبان کوئی نہیں ہاتھ اُٹھا لیے اللہ کے آگے، اللہ سوہنیا پہلے شیخوپورہ سے یہاں تک دھکے کھا کر آئے ہیں اے مالک مہربانی کرو تو ہمیں سایہ عطا کر دیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿اِنطَلِقُوْا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ﴾ (المرسلٰت : ۳۰)

اے میرے بندو تمھیں دھوپ لگتی ہے گرمی لگتی ہے، وہ سامنے تین سائے نظر آتے ہیں دوڑ کر اُن تین سایوں کے نیچے چلے جاؤ یہ دوڑ کر ان سایوں کے پاس جائیں گے اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے ﴿اِلٰى ظِلٍّ﴾ وہ سایہ نہیں ہوگا بلکہ وہ تو جہنم کا دھواں ہوگا جہنم کا دھواں ہوگا۔ رو کر کہیں گے اللہ سوہنیا یہ کیا بنا ہمارے ساتھ؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جیسے دنیا میں میرے ساتھ ہیرا پھیری کرتے تھے، مولانا صاحب کہے آؤ یار نماز پڑھو، مولوی صاحب میرے کپڑے خراب ہیں مولوی صاحب میرے کپڑوں کو کچھ ہوا ہے میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔ آفرین ہے تم پر، سینما جانا ہو تو نیا سوٹ ہے شوپنگ پر جانا ہو تو نیا سوٹ ہے اگر رب کی طرف جانا ہو تو تمھارے کپڑے خراب ہیں۔خود ہی غور کرو کتنی وفاداری کی ہے کتنی بے وفائیاں کیں۔

الغرض دھوئیں میں کھڑے ہیں برا حال ہے پھر آپس میں صلاح کریں گے کہ ہم ایسا کریں جا کر نبیوں سے اپیل کریں کہ اللہ تعالیٰ سے جا کر کہیں سارے نبیوں کے پاس جائیں گے لیکن سارے نبیوں کی طرف سے جواب مل جائے گا چلتے چلتے میرے آقا جناب محمد ﷺ کی طرف آئیں گے آقا ﷺ فرمائیں گے ہاں میں تمھاری سفارشیں کروں گا۔

میرے آقا ﷺ سفارش کریں گے کن کے لیے؟ ہمارے لیے کریں گے نا، اور مجھے بتاؤ جو بندہ دنیا میں میرے آقا ﷺ کی حدیثوں سے محبت کرتا رہا ہے اس کی آقا ﷺ سفارش بھی کردیں گے اور جنھوں نے آقا ﷺ کی سنتوں سے پیار نہیں کیا ایمان سے بتاؤ آقا ﷺ اس کی سفارش کریں گے یا نہیں؟

آقا ﷺ نے سفارش نہیں کرنی۔

آقا ﷺ کی سنت سے پیار کرو اللہ کے قرآن کی آیات سے پیار کرو جب اس طریقے سے محبتیں کرو گے ان شاء اللہ میدانِ محشر میں بھی جیت تمھاری ہوگی اور یاد رکھو آقا ﷺ کی سنت سے پیار کرو گے حوضِ کوثر سے ہوتے ہوئے سیدھا جنت الفردوس میں جاؤ گے لیکن تب جب عمل کر کے دکھاؤ گے عمل نہیں کرو گے تو کوئی فائدہ نہیں اگر عمل کرتے رہو گے میری اور تمھاری نجات کا بھی ذریعہ بن جائے گا عمل کر کے دکھاؤ۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت کے فتنے

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ o﴾

(الانبیاء : ۱)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم امام المرسلین امام المجاہدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اطہر واعلیٰ کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار! قیامت بالکل قریب ہے۔ قیامت سے قبل واقعہ ہونے والی علامات اور فتن جن کا ذکر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے آج وہ فتنے ہمارے پاس موجود ہیں علماء اور محدثین اُن علامات کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ علاماتِ صغریٰ اور علامات کبریٰ۔

علامات صغریٰ سے مراد قیامت کی چھوٹی نشانیاں ہیں۔ جہاں تک علامات صغریٰ کا تعلق ہے یعنی قیامت کی چھوٹی نشانیوں کا تو میں علماء اور مشائخ کی موجودگی میں یہ بات کہنا ضروری سمجھوں گا کہ تقریباً قیامت کی ساری چھوٹی نشانیاں پوری ہوچکی ہیں اور قیامت کی بڑی نشانیاں تو قیامت کا ایک حصہ ہیں۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے، ظہور امام مہدی ہے، دابۃ الارض ہے، یاجوج ماجوج ہے۔ فتنہ دجال ہے۔

یہ ساری نشانیاں قیامت کا ایک حصہ ہیں جہاں تک فتنوں کا تعلق ہے تو ساری ہی پوری ہوگئیں ہیں تم اندازہ کرو کہ قیامت کتنی قریب آچکی ہے۔

میرا مفید مشورہ ہے کہ ایک دفعہ بخاری اور مسلم مترجم لے کر اُس میں سے کتاب الفتن کا مطالعہ کرو اور پڑھو تا کہ تم کو پتہ چل جائے کہ قیامت کتنی قریب آ چکی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ سوچنے والوں نے سوچنا چھوڑ دیا ہے بیان کرنے والوں نے بیان کرنا چھوڑ دیا ہے۔

آیئے میں قیات کے اُن فتنوں کا تذکرہ کرنا چاہوں گا جو فتنے اس وقت میرے اور تمھارے درمیان موجود ہیں اور اس قدر زیادہ ہیں کہ آنکھوں سے دیکھنے والا بندہ فتنے دیکھ سکتا ہے اور آنکھوں سے اندھا بندہ اُن فتنوں کو محسوس کر سکتا ہے اتنے زیادہ فتنے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتنا ڈرا کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فتنۂ دجال کا تذکرہ فرمایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم پر اتنا رعب طاری ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ہم نے دل میں سوچا کہ ابھی کسی درخت سے دجال نکل آئے گا اور جب نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔

آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان نہ ہونا اگر میرے ہوتے ہوئے دجال آ گیا تو دجال سے میں اکیلا ہی نبٹ لوں گا۔ اس قدر نبی پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ڈر تھا قیامت کا۔ ایک ہم ہیں کہ غفلت میں ہیں۔

دعا کرو اللہ رب العزت ہمیں قیامت کے اُن فتنوں پر غور کرنے اور ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

توجہ کرنا نشاندہی میں کروں گا، ترجمہ میں کروں گا، بیان میں کروں گا پھر نتیجہ یہی نکلے گا کہ واقعتاً قیامت نزدیک آ چکی ہے۔ قیامت کتنی قریب ہے اور قیامت سے پہلے واقع ہونے والے فتنے ہمارے اندر کیسے موجود ہیں میں اُن فتنوں کا ذکر کرنے لگا ہوں۔

میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ، نبی پاک ﷺ کے سینۂ پاک پر نازل ہونے والا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَ هُمۡ فِیۡ غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝﴾

(الانبیاء: ۱)

فرمایا قیامت بالکل قریب آ چکی ہے۔ حساب و کتاب کا دن نزدیک آ چکا ہے سزا اور جزا کا وقت قریب آ چکا ہے۔

﴿وَ هُمۡ فِیۡ غَفۡلَةٍ﴾

اور تم غفلت میں ہو، کوئی اپنی دکان پر تجارت میں مصروف ہے، کوئی اپنے رشتہ داروں میں مصروف ہے۔

سیدنا عامر بن زکریا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دکانوں پر جانا چھوڑ دیا۔ تجارت کرنا چھوڑ دی۔ ہر صحابی رضی اللہ عنہ کی زبان پر ایک ہی جملہ ہے ہے یار کیا کرنا ہے تجارت کر کے قیامت آنے والی ہے قیامت کا دن بالکل قریب آ چکا ہے۔

بخاری شریف میں یہ روایت موجود ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ایک مکان کی چھت پر چڑھ گئے ہیں پورے مدینہ پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر دوڑائی ہے اور بعد میں فرمایا، فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم بات سنو قیامت کے نزدیک فتنے اس قدر زیادہ ہو جائیں گے جیسے آسمان سے بارش ہو رہی ہو اور بارش کے قطرات گنے نہیں جاتے۔ ایسے قیامت کے نزدیک آنے والے فتنے گنتی سے باہر ہو جائیں گے۔ لاتعداد ہو جائیں گے۔

کیبل کا فتنہ الگ ہے، انٹرنیٹ کا فتنہ الگ ہے۔ موبائل کا فتنہ الگ ہے، کمپیوٹر کا فتنہ الگ ہے۔ عورت کا فتنہ الگ ہے۔ بے پردگی کا فتنہ الگ ہے۔ وزارت، صدارت، عمارت کا فتنہ الگ ہے۔ مذہبی تعصب کا فتنہ الگ ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس قدر فتنے زیادہ ہو جائیں گے دوسری روایت میں فرمایا:

((یُصۡبِحُ الرَّجُلُ مُؤۡمِنًا وَیُمۡسِیۡ كَافِرًا))

کائنات والو، دنیا والو! فرمایا: ایک بندہ صبح کے وقت مسلمان ہوگا لیکن شام ہونے سے پہلے وہ بندہ کسی ایسے فتنے میں مبتلا ہوجائے گا شام ہونے سے پہلے وہ بندہ اپنا ایمان ختم کر کے کافر ہوجائے گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

فرمایا اتنے خطرناک فتنے ہوں گے کہ صبح کے وقت بندہ مسلمان ہوگا لیکن شام تک وہ بندہ کافر ہوجائے گا۔ اپنا ایمان کھو بیٹھے گا۔

حضرات ذی وقار! آج اس طرح کے فتنے میرے معاشرے میں موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں اُن فتنوں کی نشاندہی کرجاؤں تاکہ آئندہ زندگی میں اُن فتنوں سے بچنا آسان ہوسکے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: بخاری کی روایت ہے حوالہ یاد کرنا یہ اہلحدیث کا اسٹیج ہے یہاں دیوار توڑنے کے واقعات نہیں سنائے جاتے یہاں پٹاری سے سانپ نکالنے کی باتیں نہیں سنائی جاتیں۔ یہ اہلحدیث کا اسٹیج ہے یہاں جناب ٹپے اور ماہیے نہیں سنائے جاتے یہ اہلحدیث کا اسٹیج ہے یہاں سے آواز آئے گی یا تو رب کے قرآن کی آئے گی یا نبی پاک ﷺ کے سچے فرمان کی آئے گی۔

اور میں وعدہ کرتا ہوں ان شاء اللہ جتنی دیر تک گفتگو کروں گا نبی پاک ﷺ کی احادیث بیان کروں گا اور احادیث بھی صحیح بیان کروں گا۔ ضعیف بیان نہیں کروں گا۔ ہمارا مسلک ایسا نہیں کہ ضعیف احادیث سے جھوٹے مسئلے نکالتے پھریں۔

ابولہب نے کیا تھا اس لیے کرتا ہوں، اس طرح کے دلائل ہم نہیں دیتے یہ مسلک اہلحدیث کا اسٹیج ہے یہاں قال اللّٰہ اور قال رسول ﷺ کی صدا نکلے گی۔ ان شاء اللہ

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ))

فرمایا لوگو! اتنی دیر تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔

((حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ))

حتیٰ کہ ایک بندہ قبرستان میں سے گزرے گا۔

((فَيَقِفُ عَلَيْهِ))

ایک قبر پر کھڑا ہو کر وہ بندہ رشک کرے گا۔

((فَيَقُوْلُ لَيْتَنِى مَكَانَهُ))

وہ بندہ زبان سے کہے گا کاش اس قبر والے بندے کی جگہ میں قبر میں ہوتا۔ کاش اس کی جگہ پر مجھے موت آ گئی ہوتی اور فرمایا:

((وَ لَيْسَ بِدِيْنٍ))

لوگو یہ دین کی وجہ سے نہیں ہوگا بلکہ دنیا کے فتنوں سے تنگ آ کر لوگ موت مانگنا شروع کر دیں گے۔

نہ عزت محفوظ ہے، نہ دولت محفوظ ہے۔ نہ ایمان محفوظ ہے نہ جائیداد محفوظ ہے۔ کوئی اپنے جسم کے ساتھ بم باندھ کر مر رہا ہے کوئی اپنے گلے میں پٹکا ڈال کر پھانسی لے کر مر رہا ہے کوئی زہر والی گولیاں کھا کر مر رہا ہے کوئی ٹرین کے نیچے سر دے کر مر رہا ہے، کوئی جناب کیسے مر رہا ہے کئی عورتیں اپنے بچوں سمیت نہر میں غوطہ خوری کر کے مر رہی ہیں۔

ملک پاکستان میں ففٹی پرسنٹ گھرانہ تقریباً پچاس پرسنٹ ایسے گھر ہیں جن کے گھروں میں رہنے والے ماں باپ اپنی اولاد کے ہاتھوں اتنے تنگ آ چکے ہیں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے ہیں اللہ ایسی اولاد سے تو میں مر جاؤں تو اچھا ہے یہ تقریباً ایک مہینہ پہلے کی بات ہے۔

گوجرانوالہ میں تقریر کا موقع ملا تقریر کے بعد ایک بزرگ آ کر میرے پاس بیٹھ گیا مجھے کہتا ہے جی دعا کرو میرے لیے، اور میری زبان سے ایسے ہی بات نکل گئی میں نے کہا بابا جی اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی لمبی زندگی دے۔ یقین جانو اس نے میرے ہاتھوں کو پکڑ لیا اور کہتا جی میرے لیے یہ دعا نہ کرو میں زندہ نہیں رہنا چاہتا میں مرنا چاہتا ہوں۔ میں دنیا سے تنگ آ چکا ہوں میں چاہتا ہوں کہ مجھے موت آ جائے۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار! نوبت اس قدر آ چکی ہے مرنے کو ترجیح، یہ کیا ہے؟ یہ قیامت کے

فتنوں میں سے فتنہ ہے۔ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

یہ روایت بھی بخاری کی ہے، آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((اَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ))

فرمایا علم اُٹھ جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں محبوب ﷺ جی علم کیسے اُٹھ جائے گا ہم خود پڑھتے ہیں ہم اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ ہمارے بچے اپنے بچوں کو پڑھائیں گے۔ علم نسل در نسل منتقل ہوجائے گا۔ آپ ﷺ کہتے ہیں علم اُٹھ جائے گا۔

نبی پاک ﷺ نے کیا فرمایا آقا ﷺ فرماتے ہیں، علم اُٹھ جانے کا مطلب یہ ہے دین کا علم رکھنے والے علماء فوت ہوجائیں گے ایک ایک کر کے دنیا چھوڑ کر چلے جائیں گے اور جب عالم چلے جائیں گے پیچھے جاہل آجائیں گے عالم دنیا چھوڑ کر جارہے ہیں۔

مولانا معین الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ دنیا چھوڑ کر چلے جاچکے ہیں۔ حافظ یحییٰ عزیز میر محمدی رحمۃ اللہ علیہ دنیا چھوڑ کر جاچکے ہیں۔ مولانا محمد شریف اللہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ دنیا چھوڑ کر جاچکے ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا اعظم رحمۃ اللہ علیہ دنیا چھوڑ کر جاچکے ہیں۔

مولانا عبدالعلیم یزدانی رحمۃ اللہ علیہ دنیا چھوڑ کر جاچکے ہیں۔ حافظ عبدالمنان وزیرآبادی نور پوری رحمۃ اللہ علیہ دنیا چھوڑ کر جاچکے ہیں۔ ایک ایک کر کے علماء دنیا چھوڑ کر جاچکے ہیں۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: عالم ختم ہوجائیں گے عالم فوت ہوجائیں گے اور پیچھے سے جاہل آجائیں گے نہ اُن کو قرآن کا پتہ ہوگا نہ اُن کو نبی ﷺ کے فرمان کا پتہ ہوگا۔

پاء نہ پڑھی

تے وخت نوں پھڑی

اپنے پاس سے ہی فتوے دینے شروع کردیں گے۔ مفتی کے مفتی بن جائیں گے۔ نہ قرآن کا پتہ نہ شریعت کا پتہ ہوگا۔ بس میرے گلے پر تم بھینس باندھ دیا کرو جنت میں تمھیں لے دوں گا۔ بس میرا دانوں والا بھڑولا خالی نہ ہو۔ پل صراط میں تمھیں پار کروادوں گا۔ اللہ اکبر اللہ

آج سے پانچ سال پہلے طاہر القادری نے کہا، مینارِ پاکستان کے بڑے گراؤنڈ میں، کہ چاند میں نبی پاک ﷺ کا چہرہ نظر آتا ہے پانچ سال گزرے اس سال کہنے لگا چاند میں سے نبی پاک ﷺ کے جوتے نظر آرہے ہیں۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں سوال کرنا چاہتا ہوں جہاں سے نبی ﷺ کا چہرہ نظر آئے آج وہاں سے نبی ﷺ کے جوتے نظر آئیں گستاخ پھر بھی وہابی ہے گستاخ پھر بھی میں ہوں۔

عالم چلے جائیں گے پیچھے جاہل آجائیں گے نہ قرآن کا پتہ نہ شریعت کا پتہ اپنے پاس سے جھوٹے فتوے، تمھیں کیا ہوا تین طلاقیں دے دی ہیں تمھارا مسئلہ ختم ہوگیا ہے اب اس کا حل کیا ہے حلالہ اب حلالہ کرواؤ یہ مولوی ہے اس کے منہ پر جوتے پڑنے چاہییے۔

نبی پاک ﷺ کی حدیث ہے آپ ﷺ نے فرمایا حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت ہے۔

یہ جاہل لوگ ہیں انھیں کیا پتہ ہے شریعت کا۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، آقا ﷺ فرماتے ہیں: علم اُٹھ جائے۔

ایک اور روایت سننا ذرا! نبی پاک ﷺ نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں سنو کائنات والو دنیا والو! لوگوں کی توجہ دین اور علم کی طرف کم ہوجائے گی دین کا علم سیکھنے والے لوگ کم رہ جائیں گے دین کا علم سیکھنے والے لوگ کم ہوجائیں گے دنیاوی تعلیمات کی طرف لوگوں کی توجہ زیادہ ہوجائے گی ہم پورے پنڈ کی بات نہیں کرتے جتنے تم مسجد میں آکر بیٹھے ہو تمھاری بات کر لیتے ہیں۔

بھائیو! ایمان سے مجھے ایک بات کا جواب دینا جتنے تم آکر بیٹھے ہو تم سب کو قرآن پاک کا ترجمہ آتا ہے؟ سب کو ترجمہ آتا ہے؟ نہیں آتا۔ اللہ جانتا ہے کئی ایسے لڑکے ہیں جو ایک دن بھی سکول نہیں گئے موبائل سارا انگلش میں ہے پڑھنا بھی جانتے ہیں لکھنا بھی جانتے ہیں سب کچھ جانتے ہیں، ہائے قرآن کا ترجمہ نہیں آتا، مسجد کی الماریاں کھولو، اور چیک کرو

کتنے قرآن ہیں اپنے پنڈ کی ساری مسجدوں کے قرآن اکٹھے کرو میں گارنٹی سے بات کرتا ہوں جتنے قرآن ہوں گے اُتنے پڑھنے والے نہیں ہوں گے اور جتنے پڑھنے والے ہوں گے اُن میں سے آدھے ہوں گے جنھیں صحیح قرآن پڑھنا آتا ہوگا تلفظ سے۔ اور جن کو پڑھنا آتا ہوگا ان میں سے آدھے ہوں گے جنھیں ترجمہ آتا ہوگا اور جن کو ترجمہ آتا ہوگا اُن میں سے آدھے ہوں گے جو اُس ترجمے پر عمل کرتے ہوں گے جو عمل کرتے ہوں گے اُن میں سے آدھے ہوں گے جو اُس ترجمے کے عمل پر ثابت قدم رہتے ہوں گے آ جا کر ایک دو بندے بچیں گے وہ بھی اکہتر بہتر سال کے بابے جو بے چارے قبروں کے نزدیک پہنچے ہوں گے۔ **اللہ اکبر اللہ**

یہاں لوگ اپنی جھوٹی کتابوں کو اپنے سروں سے اونچا رکھتے ہیں نیچے نہیں کرتے تم سچے قرآن کا ترجمہ یاد نہیں کر سکے دو سال پہلے رحیم یار خاں جانے کا موقع ملا۔ رحیم یار خاں میں ہندو بہت رہتے ہیں وہاں اُن کا گردوارہ ہے کیا کہتے ہیں اُسے، مندر وہاں دوست لے گئے کہ آؤ جی آپ کو مندر دکھائیں ہم وہاں اندر چلے گئے، ماہوارہ اُن کی ایک کتاب ہے ہندوؤں کی وہ لکھی ہوئی تھی سامنے، ایک ہندو بچہ ابھی اُس کی داڑھی نہیں آئی تھی یعنی داڑھی ابھی تک نہیں اُگی۔ میں نے اُس سے پوچھا یار یہ کیا لکھا ہے؟

اللہ جانتا ہے اُس نے مجھے وہ ہندی بولی میں پڑھ کر سنایا اور بعد میں اُس کا ترجمہ کر کے سنایا میں نے کہا دیکھو اپنی جھوٹی کتاب کو کتنا یاد کرتے ہیں اور ہمیں سچے قرآن کا ترجمہ نہیں آتا۔

قرآن کب یاد ہوتا ہے جب الیکشن کے موقع پر تم نے چار جنگ کرنی ہو۔

﴿نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ﴾ (الصف: ۱۳)

قرآن کب یاد آتا ہے جب سفید کاغذ پر تعویذ لکھ کر چاندی میں جڑوا کر تم نے پانچ سو کا تعویذ بیچنا ہو قرآن کب یاد آتا ہے جب چادروں پر لکھ کر جناب چادریں تم نے دریاؤں میں ڈالنی ہو۔ قرآن کب یاد آتا ہے جب سچے قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر جھوٹی قسمیں کھانی

ہوں۔ قرآن کب یاد آتا ہے جب اپنی دکان کے شٹر پر بڑا ﴿واللہ خیر الرازقین﴾ لکھنا ہو چاہے اندر داڑھیاں مونڈھ رہے ہوں۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! نبی پاک ﷺ نے فرمایا، علم اُٹھ جائے گا آگے کیا فرمایا:

((وَيَكْثُرُ الْجَهْلُ))

فرمایا کائنات کے لوگو جہالت عام ہو جائے گی جانتے ہو جہالت کتنی عام ہے، تمھیں کیا ہو گیا ہے میرے منہ پر دانے نکل آئے ہیں کہتا ہے چلو ایسا کرو آدھا کلو جھاڑو لے کر فلاں قبر پر رکھ آؤ تمھارے جناب دانے ٹھیک ہو جائیں گے تمہیں کیا ہے جی جناب مجھے بواسیر ہو گئی ہے تم دم کیے لوہے کے چھلے ڈال لو تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔

اٹھارہ لاکھ کی کرولا کار ہے پیچھے ٹوٹا جوتا لا کر باندھ دیا ہے کیوں باندھا ہے؟ جی نظر نہیں لگتی۔ کروڑوں کی کوٹھی ہے اوپر کالی ہنڈیا الٹی کر کے رکھی ہوئی ہے، کیوں رکھی ہے؟ جی آسمانوں سے بلائیں نہیں اترتی۔

جاؤ بے وقوفو! تمھارا عقیدہ ہوگا میرا عقیدہ ہے آسمانوں سے بلائیں نہیں اُترتیں آسمانوں سے تو رب کی رحمتیں اُترتیں ہیں۔

قبروں سے مٹی اٹھا اٹھا کر کھاتا ہے اور کہتا ہے خاکِ شفا ہے بیٹا یا بیٹی نہیں ہوئی چلا گیا اہے اور بیری کے نیچے چادر بچھا کر بیٹھ گیا ہے کہتا ہے بیر گرے گا تو لڑکا ہوگا پتہ گرے گا تو بیٹی ہو جائے گی۔

جناب گندہ گوبر اپنے جسم پر مل رہا ہے کیوں مل رہے ہو بابا جی کا تیل ہے یہاں بابا جی تیل لگایا کرتے تھے اِدھر گندہ گوبر اُٹھا کر اپنے سر پر لگا رہا ہے کیوں لگا رہے ہو؟ جناب یہاں بابا جی صاحب سر پر لگایا کرتے تھے۔ ادھر جناب کالا گٹر جیسا پانی پانچ پانچ روپے کی بوتل بھر بھر کر بیچ رہا ہے یہ کیا ہے؟ یہ زم زم کا مقابلہ کرتا ہے، کہیں کہتا ہے جناب امیروں کا حج بیت اللہ ہوتا ہے غریبوں کا حج سیون جا کر ہو جاتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

یہ جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ اسے جہالت نہیں کہو گے تو اور کیا کہو گے۔ چھوڑنے پر

آئے ہوتو خالق کائنات کو چھوڑ کر بیٹھ گئے ہو اوئے پاگل تو کل کرنے پر آئے ہوتو کالی ہنڈیا اور ٹوٹے جوتے پر کر کے بیٹھ گئے یہ جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

دعا کرو اللہ اس جہالت سے ہماری جان چھڑا دے۔ آمین

ہمارے علاقے میں بڑی جہالت ہے۔ محرم شروع ہو جاتا ہے تو شادیاں بند، مولانا منظور صاحب شیر پنجاب حفظہ اللہ فرماتے ہیں ایک دن میں سفر کر رہا تھا میرے ساتھ ایک بابا بیٹھا تھا محرموں کے دن تھے اور پاس سے ایک بجی ہوئی گاڑی گزری تو بابا کہتا یہ کیا ہے، میں نے کہا کیا ہوا بابا، کہتا یہ محرموں میں شادی کر رہے ہیں تو میں نے کہا بابا شادی کر رہے ہیں تو کیا ہوا، کہتا یہ جو بارات ہے یہ گھر صحیح نہیں پہنچے گی تو میں نے کہا بابا اگر اللہ تعالیٰ نے کرم کیا تو یہ صحیح گھر پہنچ گئی تو پھر؟

اگر یہ گھر صحیح پہنچ گئی تو پھر اس گھر کا نبھا نہیں ہونا طلاقوں پر بات آجانی ہے تو میں نے کہا بابا اگر اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور طلاق نہ ہوئی تو پھر؟ کہتا پھر اس کے گھر جو بچہ پیدا ہوگا وہ صحیح نہیں ہوگا وہ لولا لنگڑا ہوگا کانا ہوگا لچا ہوگا میں نے کہا بابا اگر اللہ تالیٰ نے بیٹا بھی صحیح دے دیا تو پھر؟ تو بابا کہتا پھر تم وہابی ہو گے اور کیا؟ پھر تم وہابی ہو گے جو کسی بات پر آتے ہی نہیں تم۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

لوگو! اگر سچی بات بتا دیں تو آگے سے کہتے ہیں تم وہابی ہو، کمال ہے کیوں بھئی ہم کہتے ہیں قبروں پر سجدے نہ کیا کرو، تم وہابی ہو؟ یہ کوئی جواب ہے کوئی بات بنتی ہے۔ بنگلے اللہ جانتا ہے ایک پیر آیا تو ایک بندہ اُس کی گاڑی کے ٹائر چومے جائے میں نے کہا چلو ٹھیک ہے بھئی تمھاری عقل بھی بڑی سوہنی ہے یہ چاہے کسی گٹر سے گزر کر آئی ہو تم چومتے رہو ٹائروں کا کیا پتہ ٹائر پتہ نہیں کہاں کہاں سے گزرتے ہیں۔

دعا کروں اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

میرے بھائیو! جہالت کو ختم کرو۔ عالم کون ہوتا ہے۔ پیر کون ہوتا ہے۔ پیر وہ نہیں ہوتا جو ڈھولک کی تھاپ پر جوان عورتیں بال کھول کر ناچتی ہوں اور وہ کہے واہ واہ واہ، یہ بھی کوئی

پیر ہوتا ہے وہ تو بد بخت ہے تمھارے ایمان کا ڈاکو تمھاری عزت کا ڈاکو تمھاری دولت کا ڈاکو ہے یہ کوئی پیر ہے۔ اللہ اکبر اللہ

پیر کون ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگو مجھے قسم ہے پیدا کرنے والے پروردگار کی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی کسی غیر محرم عورت کے ہاتھ پر ہاتھ نہیں رکھا اگر کوئی عورت کلمہ پڑھنے کے لیے آجاتی پردے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صافے کا ایک پلو پکڑتے اور دوسری طرف اس کو پلو پکڑایا جاتا یہ ہے پیر، ایسے پیر پر پوری کائنات کی دولتیں قربان کردوں۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کائنات کے لوگو جہالتیں عام ہوجائیں گی لوگ جہالت کے پیچھے لگ جائیں گے جاہلوں کے پیچھے لوگ بھاگے پھریں گے۔

آگے کیا فرمایا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((وَيَكْثُرُ الزِّنَا .))

فرمایا کائنات کے لوگو زنا بے غیرتی اور بے حیائی عام ہوجائے گی۔ آگے فرمایا:

((وَيَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَآءُ))

فرمایا بندے تھوڑے ہوجائیں گے اور عورتیں زیادہ ہوجائیں گی۔ عورتوں کی کثرت ہوجائے گی۔ اللہ اکبر اللہ

بازار میں چلے جاؤ عورتیں ہی عورتیں، گفٹ سنٹر پر چلے جاؤ عورتیں ہی عورتیں، شاپنگ سنٹر پر چلے جاؤ عورتیں ہی عورتیں۔

حتیٰ کہ بسوں کی ٹکٹ کاٹنے پر بھی عورتیں۔ اُدھر سواریوں کی فریش منٹ کے لیے بھی عورتیں۔ ملک کے بڑے بڑے اداروں میں ہوسٹوں کا کام کرنے والی عورتیں۔ اللہ اکبر اللہ اس قدر عورتوں کی کثرت ہے۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟ عرس ہو رہا ہے جاؤ جا کر دیکھو پورے علاقے کی عورتیں وہاں جمع ہوئی ہیں۔ کہتے ہیں جی دیکھو کتنی کرامت ہے قبر والوں کی اتنے بندے مسجد میں اکھٹے نہیں ہوتے جتنے عرس پر اکھٹے ہوتے ہیں۔

میں کہتا ہوں یہ قبروں والوں کی کرامت نہیں آنے والی عورتوں کی کرامت ہے یہ عورتیں جانا بند کر دیں میں دیکھوں گا کتنا رش ہوتا ہے۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

اتنی بے پردگی اتنی بے حیائی ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا قبرستان میں جایا کرو تو اپنی آخرت کو یاد کیا کرو یہاں جناب موت کا کنواں ساتھ وچھوں کی لڑائی ساتھ ہی کھسرے ناچ رہے ہیں۔ کمال ہو گیا بھئی۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا میں اولیائے کرام کی قدر کرتا ہوں، مجھے قسم ہے پیدا کرنے والے پروردگار کی۔ اولیائے کرام کے جوتوں کی مٹی میری آنکھوں کا سرمہ ہے لیکن کسی ولی نے یہ تبلیغ نہیں کی کہ تم میری قبر پر آ کر یہ کام کرنا جو کچھ ہو رہا ہے۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

حضرات ذی وقار غور کرنا! نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آقا ﷺ فرماتے ہیں عورتوں کی کثرت ہو جائے گی مردوں کی قلت ہو جائے گی۔

((وَتُشْرِبُ الْخَمْرُ))

فرمایا کائنات کے لوگو! قیامت کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہے قیامت کے نزدیک شرابیں عام پی جائیں گی۔ شرابوں کی کثرت ہو جائے گی دن کے اجالوں میں اپنے آپ کو مومن کہلواتا ہے رات کی تاریکیوں میں بھٹیوں سے شرابیں نکال رہا ہے۔ دن کے اجالوں میں اپنے آپ کو مومن کہلواتا ہے رات کی تاریکیوں میں شراب کے بھرے ہوئے مٹکے کوڑا کرکٹ میں دبا رہا ہے۔ دن کے اجالوں میں اپنے آپ کو مومن کہلواتا ہے رات کی تاریکیوں میں شراب کی تجارت کرتا پھرتا ہے۔

نبی پاک ﷺ کے معراج کا واقعہ نبی پاک ﷺ بیت المقدس سے باہر نکلے ہیں آپ ﷺ کے سامنے دو پیالے لائے گے ہیں ایک پیالے میں دودھ ہے اور دوسرے

پیالے میں شراب ہے۔ نبی پاک ﷺ نے دودھ والا پیالہ پسند فرمایا شراب والا پیالہ نبی پاک ﷺ نے پسند نہیں کیا۔

بھائی جی بات سننے والی ہے۔ جس نبیؐ کا تم نے کلمہ پڑھا ہے اُن کی پسند دودھ ہے تمھاری تو نبی پاک ﷺ سے پسند ملتی ہی نہیں تم کس طرح نبی ﷺ کے اُمتی ہو اور پھر ظلم در ظلم کیا جاتا ہے ایک تو تم نے نبی ﷺ کی پسند کو پسند نہیں کیا اور دوسرا تم نے نبی پاک ﷺ کی پسند کا حلیہ ہی بدل دیا ہے سونا یوریا جناب دودھ میں ملا کر پلائی جاتے ہیں۔ کہیں کو کنگ آئل ملائے جاتا ہے اور کہیں جناب گھر بیٹھ کر نیشنل جینمن دودھ تیار کیا جارہا ہے جی میں نے تو کبھی بھی پانی نہیں ڈالا۔ تم کب ڈالتے ہو میں تو برف ڈالتا ہوں وہ اس لیے ڈالتا ہوں مولانا اب دودھ بھی تو ہمارے پاس امانت ہے، جن کے گھر پہنچانا ہے آخر ان کے گھر پہنچانا ہے راستے میں خراب ہو جائے گا اس لیے برف ڈالی ہے دودھ ٹھنڈا کیا ہے۔

ٹھیک ایسے باتیں کر رہا ہے جیسے روٹی تم کھاتے ہو باقی سارے لکھ چپاتے ہیں ایسے بول رہے ہو ایسے فتویٰ سنا رہے ہو جیسے تمھاری کھوپڑی میں بھیجا ہے۔ باقی کسی کے پاس دماغ نہیں ۔ یاد رکھو دنیا میں تمھارے قول معقولے چل جائیں گے کل قیامت کا دن ہوگا میدانِ محشر ہوگا حوض کوثر ہوگا آواز آئے گی۔

((سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِیْ))

جاؤ میرے حوض سے چلے جاؤ بعض نے میری احادیث بدل دی ہیں۔ بعض نے میری پسند بدل دی ہے۔

((لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِیْ))

ڈبل ظلم کرتے ہیں، ایک تو نبی ﷺ کی پسند کو چھوڑا ہے دوسرا نبی پاک ﷺ کی پسند کا حلیہ بدل دیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! میرے محبوب ﷺ فرماتے ہیں، کائنات کے لوگو! قیامت کے نزدیک شراب پی جائے گی لیکن شراب کا نام بدل دیا جائے گا کوئی کہے گا میں وسکی پی کر

آیا ہوں کوئی کہے گا میں کش لگا کر آ رہا ہوں کوئی کہے گا میں پیگ لگا کر آ رہا ہوں کوئی کہے گا جناب میں پانی پی کر آ رہا ہوں کوئی کہے گا میں جام پی کر آ رہا ہوں۔ کوئی صاف کہہ دے گا کہ میں پی کر آ رہا ہوں۔

آج میں نے بہت پی لی ہے۔ آج میں نے تھوڑی پی لی ہے۔ وہ بازار میں کیوں پڑا ہے اُس کے منہ سے کتے کی طرح جھاگ کیوں نکل رہی ہے آج اس نے زیادہ پی لی ہے وہ بازار میں گالیاں کیوں دے رہا ہے جی آج اس نے زیادہ پی لی ہے۔ اُسے اٹھا کر ہسپتال کیوں لے کر گئے ہیں اُس نے زیادہ پی لی ہے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا شرابیں پی جائیں گے لیکن شرابوں کے نام بدل دیئے جائیں گے۔ **اللہ اکبر اللہ**

یہاں بھی ظلم پر ظلم کیا جا رہا ہے بھائی جی شرابیں پئی جا رہی ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے جن شرابیوں کو پکڑنا تھا جن شراب کی بھٹیوں کو بند کروانا تھا جن شرابیوں کو پکڑ کر سزائیں دینی تھیں وہ اعلیٰ قسم کی شراب پیتے ہیں اُن کو پاکستان کی اچھی نہیں لگتی اُن کے لیے باہر سے آتی ہے باہر سے انڈیا کی برطانیہ کی، پاکستان کی وہ پیتے ہی نہیں۔

میں کوئی زبان درازی نہیں کر رہا جو اچھا ہے اسے ہر کوئی اچھا کہتا ہے جو گندہ ہے اُسے میں اچھا نہیں کہہ سکتا چاہے گردن اُتر جائے۔ **اللہ اکبر اللہ**

میں نے ازخود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے قانون کی وردی میں دیکھا ہے ایک بندے کو شراب پیتے ہوئے اور شراب کے نشے میں مست ہوئے دیکھا ہے۔ لوگو یہ ملک کون سا ہے؟ اسلامی جمہوریہ پاکستان جن کی بنیادوں میں موحدین کا خون لگا ہے کلمہ توحید نہ ہوتا تو ملک پاکستان معرض وجود میں کبھی نہ آتا اس ملک کی خاطر اگر جان دی گئی ہے تو ایک کلمہ کی خاطر دی گئی **لا الہ الا اللہ**۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان ہو اس ملک کا محافظ ہو اور اپنے جسم پر وردی پہنی ہو اپنے سینے پر جھنڈے لگائے ہوں اور شراب پیئے۔ اللہ کی قسم ہے وہ ملک پاکستان کی عوام کا بھی مجرم ہے

اور خالق کائنات کا بھی مجرم ہے۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں شرابیں پی جائیں گے لیکن شراب کا نام بدل دیا جائے گا۔

حضرات ذی وقار! آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((وَیَکْثُرُ الْھَرْجُ))

فرمایا، کائنات کے لوگو! حرج عام ہوجائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں محبوب ﷺ حرج کا معنی کیا ہے؟ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں قتل عام ہوجائے گا۔ چھوٹا سا تجزیہ پیش کروں۔ کم از کم زیادہ نہیں کم از کم پنجاب میں روزانہ پانچ قتل ہو رہے ہیں۔ پانچ گھروں کے چراغ بجھ رہے ہیں۔ پانچ بندوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں اور اگر زیادہ تعداد لگاؤ تو پتہ نہیں کہاں تعداد چلی جائے گی اور اگر پورے پاکستان میں نظر دوڑاؤ تو کہاں بات جائے گی۔ اگر پاکستان سے باہر نکل جاؤ کشمیر میں جوان بہنوں کی عصمتیں لوٹی جا رہی ہیں اور پھر چوک میں کھڑے کر کے ڈنڈے کوڑھوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

ہائے کہیں گھروں میں داخل ہو کر پورے گھر میں ایک بوڑھے باپ کو ذلیل کر کے قتل کیا جاتا ہے۔ ہائے ہائے۔

کوئی ایک ظلم کی داستان ہے۔ ملک پاکستان کے لوگ تو انسانیت کے دائرے سے باہر ہو چکے ہیں پچاس ہزار روپیہ دے دو بندہ قتل کروالو بلکہ پچاس ہزار تو بڑی دور کی بات ہے ایک بے چارہ سارا دن محنت مزدوری کر کے تھک ٹوٹ کر اپنے بچوں کے لیے روزی کما کر لا رہا ہے کماد سے نکلا اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والا رک گیا تو ٹھیک ہے ورنہ بریسٹ مار کر اڑا کر رکھ دیا ہے جب اُس کی تلاشی لی ہے تو جیب سے پچاس روپے نکلے ہیں۔ ہائے ہائے ہائے

وضع میں ہو تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائے ہنود

او پاگل پچاس کی خاطر ایک بندے کا خون کر دیا ہے۔ ایک گھر کا چراغ بجا دیا ہے تم مسلمان ہو؟ جا[illegible] معصم۔ میں لکھ کر دینے کو تیار ہوں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں ایسا بندہ مسلمان نہیں [illegible] نہیں [illegible] سکتا نہیں ہو سکتا۔ لکھ کر دینے کو تیار ہوں۔ بحوالہ بخاری فرمایا:

((مَنْ سلِم الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ .))

مسلمان وہ ہوتا ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان بندہ محفوظ ہو۔

جو پچاس میں کسی کے گھر کا گلشن اجاڑے اُسے مسلمان نہیں کہتا۔ میں نہیں کہتا میں اُسے مسلمان نہیں کہتا میں اُسے مسلمان نہیں مانتا۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار! قرآن پاک میں ہے، فرمایا:

﴿وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا﴾

جس نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کیا۔

﴿فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ﴾

وہ بندہ سیدھا جہنم میں جائے گا۔

تمھیں اپنے ٹکوں کی فکر ہے انسان کی قدر ہی کوئی نہیں۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! نبی پاک ﷺ نے فرمایا قتل عام ہو جائے گا۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((وَفِىْ هٰذِهِ الْاُمَّهِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وقَذْفٌ))

فرمایا، اس امت کی کئی بستیاں مٹا دی جائیں گی تمھارے ملک میں کئی ایسی جگہیں ہیں جہاں بستیاں بھی مٹ گئی ہیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کھڑا ہو گیا عرض کرتا ہے۔

((وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ))

سوہنے محبوب ﷺ یہ سب کچھ کب ہو گا؟

آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((قَالَ ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ))

فرمایا سب کچھ تب ہوگا جب ناچنے والی ٹھپنے والی اور گانے والی طبلہ سرنگی باجا چمٹے اور ڈھول عام ہو جائیں گی۔

کوئی بازار نہیں بچا، گانوں سے، کوئی دکان نہیں بچی گانوں سے، بھائی جی کوئی کار نہیں بچی گانوں سے کوئی ٹریکٹر نہیں بچا گانوں سے بلکہ اُس گھر کے ماحول کو بور ماحول تصور کیا جاتا ہے جس گھر میں گانا نہ چلتا ہو۔

اس کار کے ماحول کو بور ماحول کہا جاتا ہے جس کار میں میوزک نہ چلتا ہو اُس شادی کے ماحول کو بور ماحول کہا جاتا ہے جس شادی میں گانا بجانا نہ ہو چچا ناراض ہو کر بیٹھ گیا ہے کہتا ہے میں نے نہیں جانا بارات کے ساتھ، مجھے لے کر جانا ہے تو ساتھ بینڈ باجا لے کر جانا پڑے گا سگی پھوپھو موڈ بنا کر بیٹھ گئی ہے کہتی ہے چھوٹی سی پرات نہیں کھڑکانے دے رہے چھوٹی سی ڈھولکی نہیں بجانے دے رہے۔ ماہیے نہیں پڑھنے دے رہے۔ شادی والا گھر ہے یا جناب مرگ والا گھر ہے اس چوہدری کا نام کیا ہے یہ جی عبدالرحمٰن ہے یہ جی عبداللہ ہے یہ محمد صدیق ہے اُس پھوپھی کا نام کیا ہے یہ نور فاطمہ ہے یہ زینب ہے یہ عائشہ ہے۔

اوئے اپنے کام دیکھ لو اپنے نام دیکھ لو یا اپنا کام بدل لو یا اپنا نام بدل لو۔ کوئی ایک تو کرو۔ یار تمھارے جیسا بندہ موڈ بنائے اور نام رکھوائے محمد صدیق، جو کوئی محمد صدیق اچھا ہے وہ اچھا ہے کہیں ایسا نہ ہو کسی بندے کی طرف دیکھنا شروع کر دو۔ اللہ آپ کا بھلا کرے وہ میں نے بطور مثال بات کی ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! یا نام بدل لو یا کام۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور پاک میں ایک بندے نے شراب پی اُسے پکڑا گیا، کیا نام ہے تیرا، اُس نے کہا جی میرا نام محمد ہے۔ اللہ جانتا ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے فرمایا ظالم میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی ہی قدر کر لیتے۔ اس کو شراب کے کوڑھے الگ لگاؤ اور شراب کے کوڑھوں کے بعد اسے دس کوڑھے زیادہ مارنا اس نے پاک محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی قدر نہیں کی اپنے نام کے ساتھ محمد جوڑو اور شراب پیئو۔ اپنے نام

کے ساتھ محمد جوڑ و اور ناراض ہو جاؤ ڈگڈگی سے، بلکہ اب تو جدت آ گئی ہے نام کے ساتھ محمد جوڑا ہی نہیں جاتا وہ لکھتے ہیں ایم فلاں۔ کہتے ہیں ایم فلاں اب نام نہیں لینا ایم فلاں ایم فلاں یعنی نام سے محمد جدا کر دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ نہ یہ کرتوتوں سے مسلمان لگے نہ یہ شکلوں سے مسلمان لگے اپنے نام سے محمد اتارو تاکہ پتہ ہی نہ چلے چیز کیا ہے اتنا لفظ ''محمد'' سے بُغض کیا جا رہا ہے۔

کروڑوں بار درود پاک جناب محمد رسول اللہ ﷺ، بلکے اب تو ایک موبائل آیا ہے اس میں لفظ محمد لکھا ہی نہیں جاتا میں نے خود اپنے ہاتھوں سے لکھ کر دیکھا ہے نہیں لکھا گیا، تمھارا دشمن پتہ نہیں کیا کیا کچھ کر رہا ہے اور تم وٹ بنے کی لڑائی میں لگے ہو۔ ٹھیک ہے۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! نبی پاک ﷺ نے فرمایا، آقا ﷺ فرماتے ہیں ناچ گانا عام ہو جائے گی طبلہ سرنگی اور باجا چمٹے ڈھول عام ہو جائیں گے۔

اے میرے جوانو! ایک فتنے میں ہم بڑے مبتلا ہوتے جا رہے ہیں۔

گھر میں چاہے کھانے کو دال نہ ملے جیب میں موبائل پندرہ ہزار کا ہی رکھنا ہے چاہے کسی کی جیب کاٹنی پڑ جائے اس میں کارڈ 8 جی بی 16 جی بی کا بھرنا ہے وہاں کمپیوٹر والے پاس چلے جانا ہے اُسے کہنا ہے پانچ گانے فلاں کنجری کے بھر دو۔ پانچ گانے فلاں کنجر کے بھر دو سو گانا فلاں کنجری کا بھرنا وہ مجھے بڑی پسند ہے اور آخر پر دو چار نعتیں بھی بھرنی ہے اور ساتھ قرآن پاک کی دو چار سورتیں بھی بھر دینا۔

جناب مجھے نعتوں کا شوق نہیں معاذ اللہ اور نہ ہی میں نے کبھی قرآن پاک پڑھا ہے۔ معاذ اللہ۔ وہ تو میرا ایک بڑا بھائی مولویوں کے ساتھ رہتا ہے جب کبھی گھر آتا ہے گانے دیکھ کر مجھے پریشان کرتا ہے ٹینشن بڑھا دیتا ہے اس لیے نعتیں بھر لی ہیں اب جب گھر آتا ہے تو جلدی سے بٹن دبا دیتے ہیں نعت چل جاتی ہے۔

بھائیوں تم کہتے ہو کہ میں نے سیاست کی ہے میں کہتا ہوں تم نے سیاست نہیں کی تم

نے رب کے قرآن کی توہین بھی کی ہے اور محبوب نبی ﷺ کی بھی توہین کر دی ہے میں کیا کہوں نا رونے والوکو، یہاں تو ختم کرلو یہاں کیا چاہتے ہو۔

نبی پاک ﷺ کس لیے دنیا میں آئے۔حق و باطل میں فرق کرنے کے لیے سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے کے لیے۔ پاک اور ناپاک میں فرق کرنے کے لیے نبی پاک ﷺ آئے او یار تم کیسے نبی علیہ السلام کے اُمتی ہو تم نے پاک بھی اکٹھا کر چھوڑا ہے اور ناپاک بھی اکٹھا کر چھوڑا ہے گوبر بھی اکٹھا کر چھوڑا ہے اور مکھن بھی اکٹھا کر چھوڑا ہے سارا کچھ اکٹھا۔ بلکہ اب تو اشتہار چھپتے ہیں اس پر لکھا ہوتا ہے محفل سماع، ہاں جی پھر دوپہر کو وچھوں کی لڑائی اور رات کو محفل نعت۔

جہان کا سارا شرابی اکٹھا ہوا ہے۔ محفل نعت، تمھارے منہ سے شراب کی گندی بدبو آئے۔ بدبختو اور تم زبان سے میرے پاک محبوب ﷺ کا نام لو تمھیں رب سے ڈر کیوں نہیں لگتا۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! میں جن باتوں کا ذکر کر رہا ہوں نبی پاک ﷺ نے فرمایا ناچ گانا عام ہو جائے گا طبلہ سرنگی باجا عام ہو جائے گا پوچھ لو سب سے، کون ہو؟ جی ہم پکے مسلمان ہیں دل میں کیا ہے دل میں نبی پاک ﷺ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ نے بسیرا کیا ہوا ہے دل میں نبی پاک ﷺ کی محبت ہے۔

ہاتھ میں کیا ہے؟ ہاتھ میں میموری کارڈ والا موبائل ہے گانے لگا کر دیکھ رہا ہے سن رہا ہے اور جب گانے دیکھتے اور سنتے تھک جاتا ہے موبائل کو بند کرتا ہے اور بند کر کے جیب میں ڈال لیتا ہے جیب کہاں ہے؟ سینے میں ہے۔ سینے کے کس طرف، بائیں طرف، سینے کے بائیں طرف اندر کیا ہے؟ اندر دل ہے۔ دل میں کیا ہے؟ دل میں نبی پاک ﷺ کی محبت ہے اندر رب کے قرآن کی محبت ہے۔ کتنے جھوٹے بندے ہو تم، کتنی جھوٹی بتا رہے ہو۔

اگر تمھارے دل میں نبی پاک ﷺ کا پیار ہوتا تو پھر تمھارے دل میں ڈیڑھ سو گانا کبھی نہ آتا جس دل میں نبی پاک ﷺ کا پیار ہو اس دل پر تو پتھر رکھ دیے جائیں۔

کالے رنگ کا بلال رضی اللہ عنہ ہے نسل در نسل غلام ہے غریب سا بندہ ہے رنگ بھی کالا سا ہے امت کے ہاں اتنی قدر بھی نہیں بلال رضی اللہ عنہ کی لیکن بلال رضی اللہ عنہ کے دل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ہے آج بلال رضی اللہ عنہ کے دل پر پتھر رکھ دیا گیا ہے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے دل پر دہکتے انگارے رکھ دیئے گئے ہیں پر بلال رضی اللہ عنہ کہتا ہے مر جانا ہے لیکن محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ نہیں چھوڑنا۔ جس دل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ہو۔ اللہ اکبر اللہ

ظلم پر ظلم سہہ کر یہ بولے بلالؓ
ظالمو غلط ہے یہ تمھارا خیال
دامن مصطفیؐ میں کیسے چھوڑ دوں
اتنا کمزور ایمان ہمارا نہیں
دیکھو قرآن میں جا بجا مومنو
کیسے القاب رب نے دیئے ہیں انھیں
کبھی طٰہٰ کہا کبھی یٰسین کہا
نام لے کر نبی کو بلایا نہیں
نسبت مصطفیٰ بھی بڑی چیز ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا ہے؟ محمدی۔ یہاں کوئی چشتی کوئی قادری، سول وردی کوئی اوّل کوئی پرل، جنوری فروری مارچ اپریل مئی جون جولائی پتہ نہیں کیا کچھ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت محمدی ہے۔ اللہ اکبر اللہ

نسبت مصطفیٰ بھی بڑی چیز ہے
جس کی نسبت نہیں اس کی بخشش نہیں
خود خدا نے نبیؐ کو یہ فرما دیا
جو تمھارا نہیں وہ ہمارا نہیں

اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں۔

قیامت کے نزدیک میری اُمت کے لوگوں پر کفر ایسے ٹوٹ جائے گا جیسے دستر خوان پر روٹیاں پڑی ہوں اور بھوکے ٹوٹ پڑتے ہیں۔

کفر اکٹھا ہو کر ٹوٹ پڑے گا امریکہ بھی اکٹھا ہے برطانیہ بھی اکٹھا ہے اسرائیل بھی اکٹھا ہے۔ **اللہ اکبر اللہ**

روس بھی اکٹھا ہے انڈیا بھی اکٹھا ہے پر تم اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ حُقے کی لڑی پر تم اکٹھے ہو۔ شراب کے ڈیرے پر تم اکٹھے ہو۔ نمبردار کے ڈیرے پر تم اکٹھے ہو۔ کنجری کے اوپر سے پیسہ پھینکنے میں تم اکٹھے ہو۔

سینما کی ٹکٹیں کٹوانے میں تم اکٹھے ہو۔ رب کے گھر میں تم اکٹھے نہیں۔ حقے کی لڑی پر تو تم نے کبھی نہیں کہا وہابی نے کش لگایا ہے اب میں نے نہیں لگانا۔ کنجری پر پیسے وارنے کے لیے تو کبھی نہیں کہا بریلوی نے ویلیں دی ہیں میں نے نہیں دینی۔ ایک رب کے گھر میں ہی اختلاف نظر آتا ہے۔ سینما کی ٹکٹوں پر کبھی یاد نہیں آیا جب ڈرامہ دیکھنے جاتے ہو کبھی نہیں کہا کہ آگے وہ بیٹھا ہے میں نے نہیں بیٹھنا۔

او یارو ایک رب کے گھر میں سارے اختلاف ہیں۔ ایک رب کے دین کے لیے ہی اختلاف رہ گیا تھا۔ آجاؤ

﴿تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ﴾

ایسے کلمے کی طرف آجاؤ جو تم میں اور ہم میں برابر ہے۔ کلمہ کیا ہے؟

﴿ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ﴾

پوری کائنات میں مشکل کشا بھی ایک ہے، حاجت روا بھی ایک ہے۔ غوث اعظم بھی ایک ہے داتا بھی ایک ہے لجپال بھی ایک ہے۔ پوری کائنات کو پیدا کرنے والا بھی ایک ہے اور وہ اللہ رب العزت کی ذات پاک ہے۔

﴿تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ﴾

ایسے کلمے پر جمع ہو جاؤ جو تمھارے اور ہمارے درمیان برابر ہے قرآن تو ایک ہی ہے؟ وہابیوں کا بھی اور سنیوں کا بھی، ایسی بات ہے نا، قرآن سب کا ایک ہی ہے، یہ قرآن پاک کی آیت پڑھی ہے میں نے۔

﴿تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ﴾

(آل عمران : ٦٤)

بلکہ یہ آیت مسلمانوں کے لیے اور غیر مسلم کو دعوت دینے کے لیے بھی ہے۔ غیر مسلمو! آؤ اٹھاؤ اپنی کتابیں یہودی ازم اٹھائے، عیسائی ازم اٹھائے، سکھ ازم اٹھائے، ہندو ازم اٹھائے شیشہ ہے تو اٹھائے اپنی کتابیں اٹھا کر دیکھو تمھاری کتابیں بھی دعوت دیتی ہیں تو رب کی توحید کی دعوت دیتی ہیں۔

دنیا کائنات میں اتفاق ہوگا تو رب کی توحید پر ہوگا توحید کے علاوہ اتفاق نہیں ہوسکتا۔ حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ بہاولپور میں اجتماعی جلسہ ہوا اور سب کہیں کہ اتفاق کرلو حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ایک بات بتاؤ لکڑی کو جوڑنا ہو تو بھلا بندہ تھوک لگا کر جوڑ سکتا ہے؟ نہیں جڑتی، لکڑی کو جوڑنا ہے تو کیل لگانا پڑے گا لکڑی کو جوڑنا ہے تو کیل لگانا پڑے امت مسلمہ کو اکٹھا کرنا ہے تو توحید کا جمہور ڈالنا پڑے گا جب توحید آئے گی پھر سارے ایک ہو جائیں گے۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں ایک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ **اللہ اکبر اللہ**

حضرات ذی وقار! اس حدیث کو حدیث جبریل علیہ السلام کہا جاتا ہے محدثین علماء کی اصطلاح میں اس حدیث کا نام حدیث جبریل علیہ السلام ہے حدیث جبریل علیہ السلام اس لیے کہتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں آئے عرض کرتے ہیں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جتنا تمھیں قیامت کا پتہ ہے اتنا ہی مجھے پتہ ہے ہاں میں تمھیں قیامت کی نشانیاں بتا دیتا ہوں ایک نشانی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا))

فرمایا کائنات کے لوگو! محدثین نے اس جملے کے کئی ایک معنی کیے ہیں۔

ایک معنی یہ بھی کیا ہے۔

فرمایا کائنات کے لوگو! قیامت کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ خصوصاً ماں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے گا، جس طرح کا سلوک گھر کی نوکرانیوں سے کیا جاتا ہے جس طرح کا سلوک گھر میں برتن دھونے والی سے کیا جاتا ہے گھر میں جھاڑو مارنے والی سے کیا جاتا ہے اس طرح کا سلوک ماں کے ساتھ کیا جائے گا۔ اللہ اکبر اللہ

اس طرح کا سلوک باپ سے کیا جائے گا باپ کو دور کیا جائے گا اور دوست یاروں کو قریب کیا جائے گا۔ اوئے بے وقوف یہ کون ہے تمھاری ماں اور باپ، یہ تمھارے وہی ماں باپ ہیں جس ماں نے دعا کی تھی اللہ تو نے بیٹا دے دیا تو میں نے اپنے بیٹے کو ڈاکٹر بنانا ہے۔ مولا کریم میرا بیٹا ڈاکٹر بنے گا ماں دعائیں کرتی رہی ہے۔ ماں جناب تمھیں معجونیں بنا بنا کر کھلاتی رہی ہے ادھر تمھارا بوڑھا باپ کما کما کر باہر سے گھر لاتا رہا ہے اور جناب تمھارے استادوں اور ماسٹروں کے نخرے بھی برداشت کرتا رہا ہے تمھارے سکول کی فیسیں بھی بھرتا رہا ہے۔

آج جناب تم ڈاکٹر بن گئے ہو اور شہر میں تم نے بڑی دکان ڈال لی ہے ظاہر ہے تم خود ڈاکٹر ہو اور بیوی بھی لیڈی ڈاکٹر ہی چاہیے اور ماں بے چاری پنڈ میں تھکی ٹوٹی پڑی ہے دل کیا ہے چلو آج اپنے ڈاکٹر بیٹے کے پاس رات رہ کر آتی ہوں صبح ہوتی ہے تو قیامت صغریٰ قائم ہوگئی ہے جب جناب لیڈی ڈاکٹر نے دیکھا ہے کہ ماں کی چارپائی کے نیچے تھوک پڑی ہے اُس نے تو شور ڈال دیا کہ ڈاکٹر صاحب ادھر آؤ تمھیں ایک چیز دکھاؤ اُس نے کہا جی بتاؤ، یہ دیکھو کیا بن گیا ہے آپ کی ماں نے فرش پر تھوک پھینک دی ہے۔

میڈیکل کیا کہتا ہے سائنس دان کیا کہتے ہیں تھوک میں جراثیم ہوا کرتے ہیں آپ کی

ماں نے تھوک پھینک دی ہے اور جراثیم فرش پر آ گئے ہیں ابھی میں نے کل فرش ڈیٹول سے دھلوایا تھا اب پھر جراثیم آ گئے ہیں آگے سے ڈاکٹر صاحب اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیر کر کہتا ہے ٹھیک ہے کل اماں جی کی چارپائی ذرا پرے کر دیں گے یہ کہتی ہے ڈاکٹر جی ایک بات مجھے بھی بتاؤ، میں بھی ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں۔ اللہ اکبر اللہ

کیا کہتا ہے میڈیکل تھوک میں جراثیم ہوتے ہیں تب جراثیم کہاں مر گئے تھے جب تم ماں کے کپڑوں پر پیشاب کیا کرتے تھے تھوک میں جراثیم زیادہ ہیں یا پیشاب میں جراثیم زیادہ ہیں۔ اوئے بے وقوف، کہاں تھوک اور کہاں پیشاب، کہاں ماں کا سینہ اور کہاں تمھارا فرش ہے۔ اللہ اکبر اللہ

کیا کرنا ہے تمھاری ڈگریوں کا جنھوں نے کہا تھوک میں جراثیم زیادہ ہیں یا پیشاب میں؟ آج تمھیں جراثیم یاد آ گئے ہیں۔ اوئے بے وقوف ابھی تو تمھاری ماں کے ہاتھوں سے تمھارے پیشاب کی بدبو بھی نہیں گئی، دھوتی رہی ہے تمھاری ماں تمھیں اور آج تمھیں جناب بیماریاں یاد آ گئیں ہیں۔

((اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا))

فرمایا قیامت کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ برا سلوک کیا جائے گا۔

حضرات ذی وقار! جتنے فتنے بیان کیے ہیں موجود ہیں۔ آیئے اللہ کی ذات سے دعا کیا کرو۔ اللہ سوہنیا صبح بھی ہو تو ایمان کی حالت میں۔ اللہ سوہنیا شامیں بھی ہوں تو ایمان کی حالت میں۔ اللہ سوہنیا زندہ بھی رہیں تو ایمان کی حالت میں۔ مولا کریم جی موت بھی آئے تو ایمان کی حالت میں اور ہاں مجھے کہاں یاد آ گئے شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہا کرتے تھے:

جدوں آخری آدیں ساہ اللہ
پڑھا لا الہ الا اللہ
میری لگی توڑ نبھاہ اللہ
مینوں فقط سہارا، تیرا اے

نیوں رہنا یار پیاریاں نیں
ٹہہ جانا محل مناریاں نیں
چھپ جانا اے چناں تاریاں نیں
ارے کجھ دن دا ایتھے ڈیرہ اے
میرے ویر مسافر سوچ ذرا
اس جگ تے اک ای پھیرا اے
ایتھوں نظر بچا کے ٹُر چلیے
ساڈا اگے سفر لمیرا اے
اے راہی منزل رَستے میں
لُٹ جائے نا تیرا زادِ سفر
صبا رہ گذر رہزاروں گھات میں ہیں
اور دامن بچھائے بیٹھے ہیں
ہوشیار کہ تیری راہ جو ہے
دشوار بھی ہے پر خار بھی ہے
اس راہ میں کتنے اہل زہد
دامن الجھائے بیٹھے ہیں
اے سونے والے رب کو راضی کرکے سو
کیا خبر اٹھے نا اُٹھے صبح کو
اور کیا خبر کہ تیری صبح ہو بھی نہیں
تو کہیں صبح تیری ہو کہیں
اور تو خوشی کے پھول کھلائے گا کب تلک
تو کہاں زندہ رہے گا کب تلک

لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے
بس اللہ ہی سے ناطہ جوڑ دے
بے وفا بے وفا بے وفا
بے وفا دنیا پر مت کر اعتبار
ایک دن موت کا تو ہوگا شکار

﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ﴾ (الانبیاء : ۱)
فرمایا لوگو! قیامت قریب ہے۔
﴿وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ٥﴾
ہم غفلت میں ہیں اس غفلت کو دور کرو اور اپنی آخرت کے لیے تیاری کرو۔
اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عذابِ جہنم

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا o لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا o لّٰابِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا o لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا o اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا o﴾

[النبا: 21 تا 25]

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار اللہ رب العزت کا نہایت فضل وکرم ہے اس کی توفیق خاص کے ساتھ آج اس مقام پر جمع ہوئے ہیں دعا کرو اللہ پاک میرا اور تمہارا مل بیٹھنا قبول ومنظور فرمائے۔

حدیث پاک میں ہے نبی مکرم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں "اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ" اللہ تعالیٰ نے جہنم کو بنایا۔ جہنم کو تیار کرنے کے بعد جہنم نے اللہ سے شکایت کی اپیل کی کہ اے اللہ تو نے میرے اندر جس آگ کو جلایا ہے وہ آگ اتنی تیز ہے اتنی زیادہ ہے کہ وہ آگ ہی مجھے کھانے لگ گئی ہے لہٰذا مجھے اجازت دی جائے کہ میں پورے سال میں دو سانس لوں ایک ٹھنڈا سانس اور دوسرا گرم سانس۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے تیری حدت اور شدت اور تیری گرمی کو دیکھ کر میں تمہیں اجازت دیتا ہوں تم پورے بارہ مہینے ایک سال کے اندر ایک سانس ٹھنڈا اور ایک سانس گرم لیا کرو۔ آقا علیہ السلام فرماتے

ہیں "اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ" جب دیکھو کہ گرمی زیادہ پڑ رہی ہے تو سمجھو کہ جہنم نے اپنا گرم سانس لیا ہے۔ یہ جو گرمی ہم پر آ رہی ہے یہ جہنم کا ایک سانس ہے جہنم کا ایک سانس اتنا گرم ہے کہ اس ایک سانس کی وجہ سے آج پتہ نہیں ہم پر یہ کیا کیفیت ہے۔ ہسپتال بیماروں سے بھرے نظر آتے ہیں گھر گھر میں بیماری، گھر گھر میں گرمی کا مریض کوئی یرقان کا مریض کوئی کسی بیماری میں کوئی کسی بیماری میں اتنی گرمی یہ ساری گرمی صرف جہنم کے ایک سانس کی وجہ سے ہے اندازہ لگاؤ کہ جس جہنم کی ایک سانس اتنی گرم ہے۔

اس جہنم کے اندر جانے والوں کا حال کیا ہوگا اور فرمایا جیسے گرمی کی شدت جہنم کے ایک سانس میں سے ہے ایسے سردی کی شدت بھی جہنم کے ایک سانس کی وجہ سے ہے کیونکہ چھ ماہ کے بعد ایک سانس ٹھنڈا اور ایک سانس گرم لیتی ہے۔ پھر سردی آئے گی سخت سردی ہو گی باہر نکلنا مشکل ہو جائے گا۔ کاروبار معطل ہو جائیں گے تب بھی غور کرنا سوچنا کہ اتنا ٹھنڈا موسم جہنم کے ایک سانس کی وجہ سے ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم کی سختیوں سے محفوظ فرمائے۔

جہنم کسی گفٹ سنٹر کا نام نہیں جہنم کسی شوز ہاؤس کا نام نہیں ہم بس سنتے رہتے ہیں جہنم جہنم، جہنم نہ کبھی جہنم پر غور کیا، نہ کبھی جہنم کی گہرائی پر توجہ کی ہاں ہاں جس نے A.C کمروں میں بیٹھ کر سموکنگ کرنی ہے جس نے صبح سے لے کر شام تک شراب کے نشے میں لوگوں کو گالیاں دینی ہیں اُسے جہنم کا کیا پتہ ہے۔ جہنم کا پتہ لینا چاہتے ہو اگر جہنم کا تعارف لینا چاہتے ہو آؤ اللہ تعالیٰ کا قرآن دیکھو میرے محبوب ﷺ مکی مدنی سرکار کا فرمان دیکھو میرے نبی ﷺ نے جہنم کی ایک ایک وادی کا الگ الگ تعارف کروایا ہے۔ میرے نبی ﷺ نے جہنم کی آگ کا ذکر فرمایا آؤ ذرا توجہ کرو آج اپنے دل و دماغ کو میری طرف حاضر کر کے بیٹھو تا کہ جہنم کا ٹوٹلی مسئلہ اور جہنم کا تعارف آپ کی سمجھ میں آ جائے میری دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں اللہ تعالیٰ مجھے حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے قرآن نے جہنم کا تعارف کروایا تیسواں پارہ آخری پارہ سورۃ النباء اللہ تعالیٰ کا قرآن جہنم کا تعارف کروا رہا ہے۔غور کرنا۔

رب العالمین نے فرمایا پروردگار عالم کا قرآن بیان کر رہا ہے۔فرمایا:

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا o لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا o لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا o لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا o اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا o﴾

(النباء :21تا25)

اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات کے رب نے سب سے پہلے جہنم کا گڑھا کھودا اللہ تعالیٰ نے جہنم کا گڑھا تیار کیا، جیسے ہم تندور تیار کرتے ہیں یہ ہماری مائیں بہنیں، تندور تیار کرتی ہیں کائنات کے رب نے تندور نما ایک گڑھا کھودا اللہ تعالیٰ نے ایک گڑھا کھودا جہنم کی آگ جلانے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں محبوب وہ گڑھا اللہ تعالیٰ نے کتنا گہرا تیار کیا کائنات کے رب نے وہ گڑھا کتنا گہرا تیار کیا ہے۔حدیث پاک میں آتا ہے۔مسلم شریف کی روایت ہے۔

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن میرے آقا علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے میرے رسول ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی تشریف فرما ہیں اچانک کسی چیز کے گرنے کی آواز آتی ہے جیسے کوئی چیز بلندی سے نیچے گرتی ہے میرے نبی ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پتہ ہے یہ کس چیز کی آواز ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں محبوب ہمیں پتہ نہیں کہ یہ آواز کس چیز کی ہے جو ہم نے سنی ہے ہم نے اپنے کانوں سے آواز سنی ہے لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ یہ آواز کہاں سے آئی ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں آج سے ستر سال پہلے کائنات کے رب نے جہنم کی بلندی سے ایک پتھر گہرائی میں پھینکا ہے وہ ستر سال چلتا رہا ہے اور آج جہنم کی

گہرائی میں پہنچا ہے۔"

اللہ اکبر اللہ جانتے ہونا کہ اوپر سے کوئی چیز نیچے پھینکی جائے تو بڑی تیزی کے ساتھ آتی ہے۔ اندازہ لگاؤ کہ پتھر گرا اور گرتے گرتے ستر سال لگ گئے۔ ستر سال لگنے کے بعد جہنم کا گڑھا ختم ہوا۔

کائنات کے رب نے جہنم کا تندور اتنا بڑا تیار کیا ہے اتنا بڑا کنواں تیار کیا ہے اور جہاں جہنم کا کنواں ختم ہوتا ہے توجہ کرو ذرا غور کرو آج اگر توجہ کرو تو میں جہنم کا نقشہ تمہاری آنکھوں کے سامنے کھینچوں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ اگر تم توجہ کرو تو میں جہنم کا نقشہ تمہارے دماغ میں بٹھاؤں اگر مانو تو تمہاری مرضی اور اگر نہ مانو تو بھی تمہاری مرضی ۔لیکن یہ فقیر تمہارے سامنے بیان کرنے کا حق رکھتا ہے۔ جہاں جاکر جہنم کا گڑھا ختم ہوتا ہے اس کے نیچے اللہ تعالیٰ نے دو کنویں اور تیار کیے ہیں۔کائنات کے رب نے دو گڑھے اور تیار کیے ہیں ان دونوں گڑھوں کا نام کائنات کے رب نے آثام رکھا ہے پاک جگہ پر ان گڑھوں کا نام غی کہا جاتا ہے سورۃ مریم میں اللہ ربّ العزت فرماتے ہیں۔

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ (مریم:59)

فرمایا کائنات والو ہم نے جہنم کی گہرائی میں دو کنویں تیار کر دیئے ہیں ان کنوؤں میں کیا ہوتا ہے میں آگے جا کر بیان کرتا ہوں یہ تو جہنم کی گہرائی کی بات ہے آؤ ذرا توجہ کرتے جانا آج اگر دنیا میں میں نے آگ جلانی ہو تو میں لکڑی کا انتظام کرتا ہوں۔اگر آج میں نے کوئی بڑی آگ جلانی ہو تو پٹرول کا انتظام کرتا ہوں کیوں میں نے جہنم کی آگ میں سے دنیا کی آگ جلانی ہے۔اللہ جی آپ نے جہنم کی آگ کیسے جلائی ہے۔اللہ جی جہنم کی آگ کو آپ نے کیسے تیار کیا ہے حدیث پاک ترمذی شریف کی روایت ہے۔ میرے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو جمع فرمایا، جی مالک جی حکم کریں کیا کرنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جہنم کی آگ تیار کرنی ہے۔ جی اللہ جی حاضر ہیں حکم کریں کیسے تیار کرنی

ہے، اللہ جی کون سا ایندھن لے کر آئیں؟ اور جہنم کی آگ تیار کریں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جہنم کی آگ کو میں نے ایندھن کے ساتھ تیار نہیں کرنا بلکہ آج جہنم کی آگ میں نے پتھروں سے تیار کرنی ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے۔ فرمایا:

﴿وَقُودُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾

''ہم نے جہنم کی آگ تیار کی ہے تو پتھروں سے کی ہے۔''

پتھر ڈال ڈال کر جہنم کی آگ تیار کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں چلو میرے فرشتوں جہنم کی آگ تیار کرنی شروع کر دو میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((ثُمَّ اَوْقَدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ.))

''فرشتوں نے آگ کو جلانا شروع کر دیا آگ جلتی رہی جلتی رہی فرشتے جلاتے رہے فرمایا آگ جلاتے جلاتے ایک ہزار سال گرز گئے۔''

ایک سال نہیں دو سال نہیں ایک ہزار سال گزر گئے ہزار سال گزرنے کے بعد فرشتے اللہ تعالیٰ کے پاس آئے ہیں عرض کرتے ہیں کائنات کے مالک جہنم کی آگ کو جلتے ہوئے ایک ہزار سال گزر گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کا رنگ کس طرح کا ہو گیا ہے کہنے لگیں کائنات کے مالک اس آگ کا رنگ سرخ ہو گیا ہے۔ فرمایا:

((ثُمَّ اَوْقَدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ)) فرشتوں نے ایک ہزار سال جہنم کی آگ کو دوبارہ جلانا شروع کر دیا یعنی جہنم کی آگ کو دو ہزار سال جلایا واپس آئے اور کہا کائنات کے مالک دو ہزار سال جہنم کی آگ کو تیار کرتے ہوئے ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں رنگ کس طرح کا ہو گیا ہے فرشتے کہتے ہیں۔

''حَتّٰى اِبْيَضَّتْ'' اللہ جی جہنم کی آگ کا رنگ سفید ہو گیا ہے جل جل کر جہنم کی آگ کا رنگ سفید ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابھی بھی جہنم کی آگ تیار نہیں ہوئی جاؤ چلے جاؤ جا کر دوبارہ جہنم کی آگ کو جلاؤ ایک ہزار سال کائنات والو! ایک ہزار سال یعنی تین ہزار سال جہنم کی آگ کو بھڑکایا گیا عرض کرتے ہیں اللہ جی اب تو جہنم کی آگ کو جلا جلا کر

اس کا رنگ بھی کالا سیاہ ہو گیا ہے۔ شعلے کالے نکلتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہاں اب جہنم تیار ہو گئی ہے اور جب جہنم کی آگ کو تیار کر لیا پھر فرمایا:

﴿لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۝﴾ (السجدہ 13:)

''فرمایا میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ۔ جن لوگوں نے دنیا میں رہ کر میری نمک حرامیاں کیں ان لوگوں کو میں اس سیاہ آگ میں پھینک دوں گا۔''

یہ جو سیاہ آگ تیار کی ہے اس میں ان لوگوں نے جانا ہے جنہوں نے دنیا میں میری نمک حرامیاں کیں۔ جنہوں نے دنیا میں مجھے ناراض کیا وہ لوگ جہنم کی آگ میں جائیں گے یہ جہنم کی آگ کا تیار ہونا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کو تیار کیا آگے توجہ کرنا میرے اور تمہارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: ذرا توجہ کرنا کائنات کے رب نے جہنم کی آگ کو تیار کر لیا، اور اب جہنم کی آگ بالکل تیار ہو گئی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اور اب اللہ تعالیٰ کے قرآن کی آیت سے میں تمہیں جہنم کا تعارف کراؤں وہ جہنم جو آج تیار ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے۔ فرمایا:

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا۝﴾ (النباء 21:)

''فرمایا کائنات والو! جہنم گھات لگا کر کھڑی ہے۔''

اس طرح جہنم تیار ہو کر کھڑی ہے جیسے کوئی دشمن کسی دشمن کے انتظار میں کھڑا ہوتا ہے۔ جہنم بالکل اسی طرح کائنات کے رب نے تیار کر دی ہے۔ مسلم شریف میں روایت آتی ہے فرمایا کل جب میں کائنات کا رب میدان محشر قائم کروں گا ملک شام میں میدان محشر لگے گا، ملک شام میں کائنات کا رب ترازو لگائے گا، ملک شام میں کائنات کا رب حساب کتاب کرے گا چٹیل میدان میں اللہ تعالیٰ ترازو لگائیں گے اللہ تعالیٰ کے عرش کے بالکل سامنے ترازو ہو گا دائیں طرف جنت اور بائیں طرف جہنم کو بلایا جائے گا۔ فرشتے جہنم کو لے کر آئیں گے حدیث پاک میں آیا ہے فرمایا:...... ((يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ.)) (مسلم) فرمایا سنو کائنات والو! جہنم کو ستر ہزار زنجیروں سے جکڑ کر لایا

جائے گا پکڑ کر اور جکڑ کر لایا جائے گا، اور جہنم چھوٹ چھوٹ کر مجرموں کی طرف جائے گی چھوڑ دو مجھے آج میں دیکھوں تو سہی کہ یہ لوگ دنیا میں رب کی نافرمانیاں کیسے کرتے تھے، اس طرح کائنات کا رب جہنم کو لے کر آئے گا اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے۔

﴿لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًاo﴾ (النباء:22)

توجہ کرنا غور کرنا یہ وہی آیات ہیں جو تم اپنے قاری صاحب سے نماز میں سنتے ہو عام تلاوتوں میں سنتے ہو لیکن میرے بھائی قرآن سننا اور بات ہوتی ہے قرآن سمجھنا اور بات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ تجھے توفیق دے قرآن سمجھ کر پڑھا کرو یہ آیات تم نے پڑھی بھی ہوں گی یہ آیات تم نے سنی بھی ہوں گی، لیکن آج ان تین آیات کی تفسیر میں بتانا چاہتا ہوں ان آیات کا ترجمہ میں تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں فرمایا:

﴿لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًاo﴾ (النباء:23)

جس انسان کو کائنات کا رب جہنم کے گڑھے میں پھینک دے گا اسے کئی احقاب جہنم کے گڑھے میں رہنا پڑے گا احقاب کسے کہا جاتا ہے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کائنات والو! احقاب حقب کی جمع ہے اور حقب عربی زبان میں اسی ہزار سال کے عرصہ کو کہا جاتا ہے اسی ہزار سال ہوں تو ایک حقب بنتا ہے ادھر کائنات کے رب نے احقاب یعنی جمع کا لفظ بولا ہے پتہ نہیں کتنے اسی ہزار سال بندے کو جہنم میں رہنا پڑے گا اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔اور جب بندہ جہنم میں چلا جائے گا پھر کیا بنے گا۔ فرماتے ہیں:

﴿لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًاo﴾ (النباء:24)

فرمایا جہنمیوں کو پینے کے لیے کچھ بھی نہیں دیا جائے گا کھانے کو کچھ نہیں دیا جائے گا، اللہ سوہنیا انسان کھانے پینے کے بغیر تو زندہ نہیں رہ سکتا، جہنم میں کھانے کو کچھ تو ملے گا۔ جہنم میں پینے کے لیے کچھ تو ملے گا؟ فرمایا ہاں ہاں! دو چیزیں جہنمیوں کو پینے کے لیے دی جائیں گی کون کون سی؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ فرمایا:

﴿اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًاo﴾ (النباء:25)

ایک حمیم اور دوسرا غساق زیادہ لمبی چوڑی گفتگو نہیں اگر میں جہنم کی وادیوں کا ذکر کروں تو مجھے بہت وقت چاہیے میں جہنمیوں کے حالات کا ذکر کروں تو بہت وقت چاہیے میں صرف دو چیزوں کا ذکر کروں گا۔ ایک حمیم اور ایک غساق کا۔ ان دو چیزوں کو اپنے دل کی تختیوں پر لکھ کر لے جاؤ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں حمیم پلاؤں گا اللہ جی حمیم کسے کہا جاتا ہے کائنات کے رب حمیم کیا چیز ہے؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ عربی میں حمیم گرم چیز کو کہا جاتا ہے۔ گرم چیز کا نام حمیم ہے لیکن جہنم کی حمیم کونسی چیز ہے توجہ کرنا اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو! جہنمیوں کو جہنم میں پینے کو کچھ نہیں ملے گا جب ان کے بدن کو گرمی کی شدت پڑے گی تب گرمی کی وجہ سے پیاس لگے گی اور جب پیاس لگے گی تو رب سے پانی کا سوال کریں گے۔ اللہ سوہنے کائنات کے رب پانی پلا دے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ جہنمی کہیں گے:

﴿اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ﴾

اللہ سوہنیا گرمی سے مر رہے ہیں پینے کے لیے کوئی چیز دے دو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہاں ہاں تم لوگوں کو پینے کو ضرور کچھ نہ کچھ دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ پینے کو کیا دیں گے اللّٰہ اکبر میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں پیالوں میں اس حمیم کو ڈال کر لایا جائے گا وہ حمیم اللہ تعالیٰ نے کیسے تیار کی ہے جہنمیوں کے جسم سے نکلنے والا ریشہ اور پیپ، جہنمیوں کے جہنم سے نکلنے والا پسینہ، ان پسینوں کو جہنم کی آگ پر گرم کیا جائے گا اور ان کو گرم کر کے پیالوں میں ڈالا جائے گا اور پیالوں میں ڈال کر جہنمیوں کے منہ کے قریب کر دیا جائے گا دلیل کیا ہے؟

دلیل اللہ تعالیٰ کا قرآن ہے فرمایا: ﴿كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ﴾ (الدخان:45) ایک جگہ پر فرمایا: ﴿كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ﴾ (الدخان:46) فرمایا کائنات والو! حمیم ابلتا ہوا شعلے مارتا ہوا جوش مارتا ہوا پیالوں میں ڈال کر ان کے منہ کے قریب کیا جائے گا جہنمی کی نظر اس پیالے پر پڑے گی اللّٰہ اکبر اللّٰہ دیکھ کر رو پڑے گا رو کر کہے گا اللہ یہ بھی کوئی پینے کی چیزیں ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اگر یہ پینے کی چیز نہیں تو شرابیں بھی پینے کی چیزیں نہیں

تھیں جیسے دنیا میں شراب پی لیا کرتے تھے ایسے یہ بھی تمہیں پینا پڑے گا اپنے منہ کے قریب لے کر آئے گا میرے آقاعلیہ السلام فرماتے ہیں وہ حمیم اتنا گرم ہوگا جب ہونٹوں کے قریب کرے گا اس کی گرمی کی وجہ سے اس کے ہونٹ یوں ہو جائیں گے جیسے اونٹوں کے ہونٹ ہوتے ہیں پھول کر بڑے ہو جائیں گے بلکہ ایک اور روایت میں یوں آیا ہے۔ جب پیالہ اپنے منہ کے قریب کرے گا، اس کے چہرے کی جلد اُتر کر اس پیالے میں گر جائے گی۔ اللہ اکبر اللہ

لیکن پینا پڑے گا، بغیر پینے کے گزارہ نہیں ہوگا، ادھر کائنات کے رب نے فرشتوں کی ڈیوٹیاں لگائی ہیں کھڑے ہو جاؤ اگر نہ پئے تو مار مار کر پلاؤ، لوہے کے ہتھوڑے اور گرزاں لے کر فرشتے کھڑے ہو جائیں گے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ پی ظالم پی ذرا پی کے دکھاؤ جیسے دنیا میں شراب پیا کرتے تھے دنیا پر کہتے تھے روزے آگئے ہیں تو مر جائیں بے شک روزے رکھنے والے رکھیں لیکن مجھ سے نہیں رکھا جاتا میں پانی کے بغیر نہیں جی سکتا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جیسے دنیا پر پیتے تھے آج بھی پی کر دکھاؤ جیسے دنیا پر نخرے کرتے تھے آج بھی نخرے کر کے دکھاؤ، اللہ تعالیٰ کا قرآن کھولو تمہیں پتہ چل جائے گا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَتَجَرَّعُوْنَ جب انسان کوئی گرم چیز پینے لگے عموماً انسانوں کو گرم چائے پینے کی عادت ہے ہاتھ میں کپ پکڑ کر چھوٹا چھوٹا گھونٹ لگا کر پیتے ہیں گرم زیادہ ہے اگر اکٹھا پی لے گا تو اندر جل جائے گا۔ تھوڑی تھوڑی پیتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہی مثال بیان کی ہے فرمایا يَتَجَرَّعُوْنَ انسان چھوٹا چھوٹا گھونٹ اس حمیم کا اپنے پیٹ میں اتارے گا اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے آقاعلیہ السلام فرماتے ہیں۔ حمیم کا پہلا گھونٹ جب پیٹ میں جائے گا اس کے پیٹ کی انتڑیاں یوں اُبلیں گی جیسے ہنڈیا میں پڑا ہوا پانی اُبلتا ہے۔ اس کے پیٹ کی آنتیں ابلیں گی فرمایا ﴿كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ﴾ (الدخان:46) اس کے پیٹ کی آنتوں کا جوش اٹھے گا اس کے پیٹ سے سود کا گند نکلے گا۔ اس کے پیٹ سے رشوت کا پیسہ، آج اس کے پیٹ کی آنتیں کائنات کا رب اُبال کے رکھ دے گا، اللہ اکبر اللہ۔ میں خود سے بات نہیں کر رہا، اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھ رہا ہوں میری زبان پر شک ہو تو شک کر میرے بڑوں پر شک ہو تو شک کر لیکن

اللہ تعالیٰ کے قرآن پر شک نہ کرنا اللہ تعالیٰ کا قرآن حق ہے اور سچ ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو! دنیا والو جب انسان حمیم کا پہلا گھونٹ اپنے اندر اتارے گا اس کے پیٹ کی آنتیں ابلنا شروع ہو جائیں گی اور جیسے جیسے پانی اندر جاتا جائے گا ویسے ویسے ابال زیادہ ہوتا جائے گا جیسے جیسے پیٹ میں پانی زیادہ ہوتا جائے گا۔ ویسے ویسے انتڑیوں کا جوش بھی زیادہ ہوتا جائے گا بڑھتا جائے گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

ابن حبان میں یہ روایت موجود ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ایک ایک گھونٹ کر کے اپنے پیٹ میں اتارتا جائے گا اندر ابلتا اور جوش بڑھتا جائے گا یہاں تک پیٹ کا جوش اور آنتوں کا ابلنا بڑھ جائے گا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اُبل اُبل کر اس کی آنتیں پیشاب کے راستہ سے باہر نکل جائیں گی اس کے پیٹ کا گند پیشاب کے راستہ سے باہر نکل جائے گا۔''

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ مولانا آپ کہتے ہیں کہ پیٹ کی آنتیں باہر نکل جائیں گی تو جس انسان کے پیٹ کی آنتیں نکل گئیں وہ زندہ کیسے رہے گا وہ تو زندہ نہیں رہ سکتا، ہاں ہاں تیرا سوال ٹھیک ہے تیرے ہر سوال کا جواب اللہ تعالیٰ کا قرآن دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

﴿لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى﴾ (الاعلیٰ: 13)

فرمایا: جہان والو! جب میں جنتیوں کو جنت میں ڈال دوں گا اور جہنمیوں کو جہنم میں ڈال دوں گا تب ایک مینڈھے کی شکل میں موت کو لایا جائے گا اور اسے ذبح کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آج موت کو بھی موت آ گئی ہے اور آج کے بعد نہ جنتی مریں گے اور نہ جہنمی مریں گے جنتی جنت میں موجیں کریں گے ادھر جہنمی جہنم میں جھلسیں گے نہ ان کو موت آئے گی کیونکہ موت کو موت آ چکی ہو گی اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میں معراج کی رات آسمانوں پر گیا، میں نے بہت کچھ دیکھا، اللّٰہ اکبر اللّٰہ فرمایا ایک آدمی ایسا

دکھایا گیا اس نے اپنے ہاتھ میں آگ کی قینچی پکڑی ہے اور آگ کی قینچی کے ساتھ خود ہی اپنی زبان کو کاٹ رہا ہے اللہ اکبر اللہ میں نے پوچھا جبریل یہ کون سا بد بخت بندہ ہے جو خود ہی آگ کی قینچی سے اپنی زبان کو کاٹ رہا ہے سیّدنا جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں محبوب یہ تمہاری امت کا وہ بندہ ہے جو مسلمانوں کی چغلیاں کیا کرتا تھا، ایک کی سن کر دوسرے کے آگے دوسرے کی سن کر تیسرے کے آگے ایک کو کچھ کہا دوسرے کو جا کر کچھ کہا یہاں بات اور کی وہاں جا کر بات بدل دی اللہ اکبر اللہ کائنات کے رب نے جہنم میں سزائیں دی ہیں فرمایا ایک جگہ پر میں نے ایسے انسانوں کو دیکھا اللہ اکبر اللہ ایسے کر کے اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے تندرو بنائے ہیں اور ان کے اندر آگ بھڑک رہی ہے۔ اور اس آگ کے اندر کائنات کے رب نے مرد اور عورتیں اکٹھے پھینک دیئے ہیں جو جل رہے ہیں اللہ اکبر اللہ۔ آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون سے لوگ ہیں فرمایا محبوب تیری امت کے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویاں چھوڑ کر غلط لوگوں کی طرف جایا کرتے تھے فرمایا حلال بیویاں چھوڑ کر حرام عورتوں کی طرف جایا کرتے تھے، اللہ اکبر اللہ ایسے جہنم کا عذاب ہونا ہے آؤ جہنم کے عذاب سے توبہ کرو اگر بچنا چاہتے ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا﴾ (النباء:25)

فرمایا میں ان کو حمیم پلاؤں گا اور غساق پلاؤں گا، فرمایا حمیم کی تو سمجھ آ گئی حمیم کسے کہا جاتا ہے؟ اللہ جی یہ بتائیں کہ غساق کسے کہا جاتا ہے آؤ ذرا توجہ کرو حمیم جتنا گرم ہو گا غساق اتنا ہی ٹھنڈا ہو گا۔ جیسے حمیم گرم پلایا جائے گا ویسے غساق ٹھنڈا پلایا جائے گا۔ اللہ اکبر اللہ توجہ کرنا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات کے رب نے جہنم کو ایسے تیار فرمایا کہ یہ جہنم کا پہلا درجہ یہ دوسرا درجہ یہ تیسرا درجہ یہ چوتھا درجہ یہ پانچواں درجہ اور جنت کو اللہ تعالیٰ نے ایسے بنایا یہ جنت کا پہلا درجہ یہ دوسرا یہ تیسرا یہ چوتھا کیا مطلب؟ جنت اوپر کو جائے گی جہنم نیچے کو جائے گی، جتنا گندہ بندہ ہو گا اتنا وہ نیچے جائے گا، گہرائی میں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جہنم کے اوپر والے درجہ میں کم عذاب والے لوگ رکھے گا۔ جن کو بڑا تھوڑا

عذاب ہوگا صحابہ رضی اللہ عنہم پوچھتے ہیں محبوب جہنم کا ہلکا ترین عذاب کیسا ہے۔فرمایا سب سے کم عذاب جس انسان کو ہوگا وہ میرے چاچا ابوطالب ہوگا اسے کائنات کا رب آگ کا جوڑا پہنائے گا آگ کی جوتی اس کے پاؤں میں پہنائی جائے گی اس آگ کی جوتی کی وجہ سے اس انسان کا دماغ یوں کھولے گا جیسے ہنڈیا میں پانی کھولتا ہے۔ یہ جہنم کا سب سے ہلکا ترین عذاب ہے کچھ لوگ پہلے درجہ میں ہوں گے کچھ لوگ دوسرے درجہ میں ہوں گے کچھ تیسرے درجہ میں ہوں گے کچھ چوتھے درجہ میں ہوں گے ان سب جہنمیوں کے جسم کے اندر سے نکلنے والا گند، ریشہ ایسے نیچے آئے گا کہ پہلے والوں کا دوسرے درجہ کے اندر دوسرے والوں کا تیسرے درجہ کے اندر، تیسرے والوں کا چوتھے کے درجہ اندر جو سب سے نیچے ہے (شروع میں جو دو کنویں بتائے ہیں) ان میں جا کر سارا جمع ہو جائے گا۔سارا پیپ اور ریشہ جمع ہو جائے گا، سارے جہنمیوں کا گند ان دونوں کنوؤں کے اندر جائے گا، سارے جہنمیوں کا خون اُن دونوں کنوؤں میں جائے گا اور کائنات کا رب سب سے نیچے ان کنوؤں میں ان کو جمع کرے گا اور وہاں سے پیالوں میں بھر بھر کے جہنمیوں کے پاس لائے جائیں گے جو یہ سب جمع ہوگا اس کا نام اللہ تعالیٰ نے غساق رکھا ہے۔محبوب غساق کیا چیز ہے مسند احمد کی روایت ہے۔میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلُ الدُّنْيَا .)) (ترمذی:2584)

فرمایا: ”کائنات کا رب اگر کسی فرشتے کو حکم دے کہ اس غساق (پیپ، ریشہ، گند) کا ایک ڈول بھر کر ساری دنیا پر چھڑک دے پوری دنیا میں سے ایسے بدبو آئے جیسے مردے کے جسم سے آتی ہے۔“

اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔اللہ نہ کرے لاکھ مرتبہ اللہ نہ کرے یہ اکثر دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے کہ نہروں میں بہتی لاشیں آجاتی ہیں کوئی پانچ دن کا مرا ہوا کوئی دس دن کا مرا ہوا پانی میں بڑی نہروں میں لاشیں بہتی ہوئی آجاتی ہیں ان کو جب باہر نکالا جاتا ہے۔میں سمجھتا ہوں جتنے تم

لوگ یہاں آ کر بیٹھے ہو، ہر بندے کی زندگی میں یہ دیکھنے کا اتفاق ضرور ہوا ہوگا، وہ پانچ پانچ دنوں کی باسی لاشیں تو دیکھی ہوں گی، جب لاشیں باہر نکالی جاتی ہیں ان میں سے نکلنے والی بدبواتنی گندی ہوتی ہے اتنی زہریلی ہوتی ہیں کہ ان میں سے دو، دوکلومیٹر، دو، دوایکڑ پر بندہ کھڑا ہوکر آرام نہیں پا سکتا، جنازہ پڑھنے والے جنازہ پڑھتے ہیں میت کو اٹھانے والے میت اٹھاتے ہیں۔اور بنگلہ کے باسی ہر روز شراب پینے والے رشوت خوریاں کرنے والے میرے بھائیو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچا کرو کہ اس لاش میں سے جتنی گندی بدبو آتی ہے کل غساق میں سے اس سے بھی گندی بدبو آئے گی، جس لاش کے پاس تم کھڑے نہیں ہو سکتے، اس جیسی گندی بدبو والا پانی کیسے پیئو گے، اللّٰہ اکبر اللہ، اگر بچنا چاہتے ہوتو شراب چھوڑ دو۔ اگر بچنا چاہتے ہوتو حرام کھانا چھوڑ دو، اگر بچنا چاہتے ہوتو آج کے بعد رشوت کی کمائی کھانا چھوڑ دو۔ اللہ اکبر اللہ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''کائنات والو! اللہ تعالیٰ نے اتنا زہریلا غساق بنایا ہے کہ اگر دنیا پر چھڑک دیا جائے تو سارا سبزہ سوکھ کر سیاہ ہو جائے۔''

اللّٰہ اکبر اللہ یہ میرے نبی ﷺ کا فرمان ہے میں اپنے پاس سے بات نہیں کر رہا یہ سب کچھ جہنمیوں کے ساتھ پیش آنے والا ہے یہ قصہ کہانی نہیں میرے نبی ﷺ کی حدیث ہے آؤ لوگوں اگر جہنم کی وادیوں سے بچنا چاہتے ہوتو پھر آؤ نیک اعمال کر کے دکھاؤ۔ اپنے آپ کو رشوت کی کمائی سے بچاؤ اللّٰہ اکبر اللہ۔توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا، توجہ کرنا حضرات محترم!

میرے محبوب علیہ السلام کیا فرماتے ہیں۔فرمایا:

''کائنات والو! دنیا والو! اللہ تعالیٰ سے ڈر کر رویا کرو جہنم کی آگ کو یاد کر کے رویا کرو ہاں اگر رونا نہ آئے تو رونے والی شکل بنا لیا کرو۔ کائنات کے رب کو معصوم چہرے بہت پیارے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو تر آنکھیں بہت پیاری لگتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندو بات سنو تمہارا باپ اگر ایک سال سے

ناراض ہے اگر اپنے باپ کے دروازہ پر پنچایت لے کر جاؤ گے تو تمہارا باپ راضی ہو جائے گا تمہارا ہمسایہ، تمہارا چاچو، تمہارا رشتہ دار اگر تم پر ناراض ہے اگر تم اس کے دروازہ پر پنچایت لے کر جاؤ گے تو راضی ہو گا، لیکن میرے بندو میں تو بادشاہوں کا بادشاہ ہوں اگر دو سال مجھے ناراض کرو اگر نوے سال مجھے ناراض کرو پھر میرے در پر آؤ۔ تھوڑا سا مجھے رو کر دکھاؤ کسی پنچایت کی ضرورت نہیں میں راضی ہو جاؤں گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو جہنم کی آگ کو یاد کر کے رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے والا منہ ہی بنا لیا کرو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں محبوب رونے والا منہ بنانے کا کیا فائدہ ہو گا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کل قیامت کا دن ہو گا جہنمی جہنم میں چیخیں ماریں گے ان کی آوازیں کڑکیں گی حدیث پاک میں آتا ہے ان کی چیخوں کی آوازیں ایسی ہوں گی جیسے بجلی کی کڑک ہوتی ہے اتنی اتنی آوازیں ہوں گی اور جہنم میں رہنے والوں کا جسم چھوٹا نہیں ہو گا۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایک کندھے سے لے کر دوسرے کندھے کی مسافت جہنمیوں کی اتنی بڑی ہو گی جیسے تین دن تک کوئی گھوڑا دوڑانے والا گھوڑا دوڑاتا ہے تین دن میں جتنا سفر وہ گھوڑے پر کرتا ہے اتنی مسافت ایک کندھے سے دوسرے کندھے تک ہو گی، اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ فرمایا ان کی چھاتیاں یوں ہوں گی جیسے اُحد پہاڑ ہوتا ہے کائنات کا رب انہیں اتنا بڑا بدن دے گا کیوں کہ ماریں جو بڑی بڑی برداشت کرنی ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ فرمایا اتنا بڑا وجود ہونے کے باوجود بھی جہنمی روئیں گے اونچی چیخیں مار مار کر روئیں گے ان کی صدائیں اور چیخیں جہنم میں گونجیں گی ان کی آنکھوں میں سے پانی نکلنا شروع ہو جائے گا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایک وقت آئے گا کہ پانی ختم ہو جائے گا آنکھوں سے پانی کی جگہ خون بہنا شروع ہو جائے گا اور خون اتنا زیادہ ہو گا کہ اگر کوئی بندہ کشتی چلانا چاہے تو اس خون میں کشتی چلا لے گا اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اتنی ندامت کے آنسو جہنمیوں کی آنکھوں سے تب نکلیں گے جب

جہنم کے اندر چلے جائیں گے لیکن تب رونا کسی کام نہیں آئے گا تب چیخیں کسی کام نہیں آئیں گی۔ آج تمہارا ایک وقت کا رونا تمہاری زندگی سنوار سکتا ہے آج تمہاری آنکھ سے نکلنے والا آنسو کا ایک قطرہ تمہیں جہنم سے بچا سکتا ہے۔

''ایک مرتبہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے ساتھ مدینہ کے کسی گھر میں آگ لگ گئی لوگ آگ بجھانے لگے ہوئے تھے پانی لایا جا رہا ہے۔ آگ بجھائی جا رہی ہے ادھر اللہ تعالیٰ کا ولی نماز میں مصروف ہے۔ نماز سے فارغ ہوئے لوگ کہتے ہیں علی پیارے آپ کو پتہ ہی نہیں چلا ساتھ والے گھر میں آگ لگ گئی تھی۔ فرمایا مجھے پتہ کیسے چلتا تم لوگ تو دنیا کی آگ بجھا رہے تھے اور علی جہنم کی آگ بجھا رہا تھا۔''

آپ کو دنیا کی آگ کی فکر ہے اور علی کو جہنم کی آگ کی فکر ہے۔ کون علی؟ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد علی کون علی؟ جسے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: علی سے میں بھی پیار کرتا ہوں علی سے رب بھی پیار کرتا ہے۔ اس کے باوجود سیّدنا علی رضی اللہ عنہ جہنم کی آگ سے اتنا ڈرتے ہیں تم کہتے ہو کون سی بات ہے۔ میرا خاندان ہی قاریوں کا ہے۔

تم کہتے ہو کون سی بات ہے میرا خاندان ہی ولیوں کا ہے۔ یہاں علی ولی رو رو کر جہنم کی آگ کو یاد کر رہے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ۔ ادھر تو سیّدنا علی خود ہی رو رہے ہیں تو تم خود کو کیا سمجھتے ہو۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا فرماتے ہیں میری بیٹی فاطمہ میری بات سنو دنیا پر مجھ سے جگر بھی مانگو تو میں اپنی بیٹی کو کبھی انکار نہ کروں گا میری بیٹی فاطمہ میں تجھ سے اتنا پیار کرتا ہوں مجھ سے مانگو میں تمہیں دنیا کی ہر چیز عطا کر دوں گا۔ لیکن میری بیٹی عمل نہ چھوڑنا نمازیں پڑھتی رہنا، اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم اس بات پر رہو کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہوں کل اللہ تعالیٰ کی عدالت میں میں تمہیں نہیں چھڑا سکتا اگر تمہارے پاس اعمال نہ ہوئے کامیابی اعمال سے ملنی ہے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے آپ کو جہنم کی

آگ سے بچا کر آنا، اور میرے نبی ﷺ کی بیٹی کی زندگی کا کوئی لمحہ اُٹھا کر دیکھو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ساری زندگی اللہ تعالیٰ سے ڈر کر گزاری ہے اپنے باپ کی نسبت کا بھی فخر نہیں کیا۔ تو اپنے قاری اور حافظ کا فخر کر رہا ہے۔ اپنی گدیوں کا فخر کر رہے ہو۔ ناں ناں میرے بھائی اگر اس طرح کامیابیاں ملتی تو میرا نبی کہتا علی تم جو مرضی کرتے رہو میں خود تمہیں بخشوا لوں گا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا جو دل کرتا ہے کرتی رہو میں تمہیں خود ہی بخشوا لوں گا، لیکن میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا فاطمہ اِعْمَلِیْ اِعْمَلِیْ اِعْمَلِیْ فاطمہ عمل کرو اگر جنت لینا چاہتی ہو فاطمہ عمل کرو اگر جنت میں جانا چاہتی ہو، ہاں میرے بھائی اگر جہنم سے بچنا چاہتے ہو تو عمل کر کے دکھاؤ۔ اگر عمل کرو گے تو میرا رب تمہیں جہنم سے بچالے گا۔

آخری حدیث سنو میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو سنو! ایک انسان آدھی رات کو جب سب سو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دربار میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اپنی آنکھ میں سے آنسو کے چھوٹے چھوٹے قطرے نکالتا ہے اس کی آنکھ میں سے نکلنے والا آنسو کا قطرہ بعد میں گرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے مجھ سے ڈر کر رونے والے جاؤ میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ تم پر جہنم کی آگ حرام ہو گئی ہے۔

کام بننا ہو تو آنسو کے ایک قطرہ سے بن جاتا ہے لیکن آج بنے گا۔ اس دن نہیں بنے گا آج آنسو کا قطرہ کام آئے گا کل تو تمہاری آنکھوں سے آنسو کی جگہ خون بھی نکلے گا، لیکن تمہارے کام نہیں آئے گا۔ آؤ آج زندگی کے اندر موقع ہے آج جہنم کی آگ کو یاد کرو اور یاد کر کے رویا کرو۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو انشاء اللہ کائنات کا رب جہنم سے خلاصی عطا فرمائے گا۔ دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہنم کے انگارے

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا o لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا o لَّا بِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا o﴾ (نبا: ۲۱ ـ ۲۳)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل شانہ کی شان اقدس کے لیے ہے، درود و سلام آقا کائنات سید الاولین و الآخرین امام اعظم امام کائنات امام المرسلین امام المجاہدین سیدنا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اطہر اعلیٰ و بالا کے لیے۔

حضرات ذی وقار! رمضان المبارک کا آخری خطبہ جمعۃ المبارک ہے پتہ نہیں آئندہ رمضان المبارک کے مہینے میں تم میں سے کوئی نہ ہو یا میں ہی تم میں نہ ہوں۔

دعا کرو رمضان المبارک کے جتنے بھی ایام باقی رہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان دنوں میں توفیق دے کہ ہم اپنے مالک کو منالیں اور اللہ سے جنت لے لیں جس طرح اس بات سے واقف ہو کہ آج کے خطبہ جمعۃ المبارک کا عنوان جہنم کے حوالے سے ہے جہنم کسی گفٹ سینٹر کا نام نہیں جہنم پھولوں کی وادیوں کا نام نہیں جہنم کسی خوبصورت جگہ کا نام نہیں بلکہ جہنم وہ جگہ ہے جو اللہ رب العزت نے مجرموں کے لیے تیار کی ہے ہم نام تو بڑا سنتے ہیں اور نام سن کر ہم خاموشی اختیار کر لیتے ہیں ہم نے کبھی اس جملے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی ہم نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا، کہ جہنم ہے کیا، وہ کتنی خطرناک جگہ ہے جس کا نام اللہ نے جہنم رکھا ہے۔

جہنم ہے کہا، اور کتنی خطرناک اور کتنی بری جگہ ہے جس کا قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ بار بار تذکرہ کر کے مجھے اور تمھیں ڈرا رہے ہیں مجھے اور تمھیں سمجھا رہے ہیں۔

آیئے ذرا اس جہنم کے تعارف کو سمجھئے مگر تعارف سے پہلے یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو کہ جہنم برحق ہے ہر گندہ بندہ جہنم میں جائے گا جن لوگوں نے ہمیں اس مسئلے میں ڈالا ہے، لو جی کوئی قبر کا عذاب نہیں جہنم نہیں۔

آ جگ مٹھا

اگلا کس ڈٹھا

یہ ساری باتیں اپنے دل و دماغ سے نکال دو اور اس بات کو اپنے دل میں بٹھالو کہ جہنم برحق ہے اور ہر گندے بندے کو جہنم میں جانا پڑے گا۔ اللہ اکبر اللہ

میرے اور تمھارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ کے سینہ پاک پر نازل ہونے والا اللہ کا قرآن پاک بیان کرتا ہے اور قرآن بتاتا ہے کہ جہنم برحق ہے سورۂ نبا ہے تیسواں پارہ خالق کائنات کا قرآن ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ۝ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝﴾

(النبا: ۲۱-۲۵)

فرمایا سنو کائنات والو دنیا والو:

﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝﴾

فرمایا کائنات کے لوگو جہنم گھات لگا کر بیٹھی ہے جہنم بالکل تیار بیٹھی ہے جہنم مجرموں کے انتظار میں بیٹھی ہے جب کوئی بندہ اپنے دشمن کو مارنے کے لیے قتل کرنے کے لیے بالکل تیار بیٹھتا ہے اس چوک سے روزانہ گزرتا ہے مگر آج وہ نہیں گزر سکے گا میں چوک میں کھڑا ہو جاؤں گا جب گزرے گا تو میں گولیاں مار کر اُسے ختم کر دوں گا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝﴾

فرمایا جہنم گھات لگا کر کے بیٹھی ہے کب شراب پینے والا آئے اسے میں اپنے اندر پھینک لوں، کب آئے اللہ سے شرک کرنے والا اسے میں اپنے اندر سمالوں، کب آئے

بدعات کرنے والا اسے میں اپنی آگ میں جلا کر راکھ بنادوں، کب آئے ماں باپ کا دل دکھانے والا اسے میں اپنے اندر پھینک کر تباہ و برباد کردوں، کب آئے سودی کاروبار کرنے والا اسے میں اپنے اندر پھینک کر اس کی ہڈیاں جلا کر تباہ و برباد کردوں۔

﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾

جہنم گھات میں جہنم تیاری میں ہے۔ اللہ اکبر اللہ

اب دوسرا مقام اللہ کے قرآن کا یہ سورۂ یٰسین ہے اللہ فرماتے ہیں:

﴿هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝﴾ (یٰس: ٦٣-٦٤)

فرمایا اے مجرموا ے جہنم کے باسیو اللہ قیامت والے دن فرمائیں گے:

﴿هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝﴾

اے ظالمو یہ وہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ لیا گیا تھا علماء تمھارے سامنے خطبہ بیان کرتے تم کہتے ایسے ہی مولویوں نے شور ڈالا ہے تمھارے سامنے بیان کرنے والا بیان کرتا تم ہنس کر باتیں ٹال دیتے تم کہتے

اے مٹھا

تے اگلا کس ڈٹھا

﴿هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي﴾

یہی وہ جہنم ہے جسے تم ٹھکراتے رہے ہو یہی وہ جہنم ہے جس کا تم انکار کرتے آئے ہو یہی وہ جہنم ہے جس سے غافل ہو کر تم زندگی گزارتے رہے ہو۔

﴿اصْلَوْهَا الْيَوْمَ﴾

چلو اس جہنم میں آج داخل ہو جاؤ چلو آج اس جہنم کے گڑھوں میں چلے جاؤ۔

﴿اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝﴾ (یٰس: ٦٤)

اس جہنم کے ٹھکرانے والے آج اس جہنم کے گڑھے میں داخل ہو جاؤ۔

حضرات ذی وقار! خالق کائنات کا قرآن ہے بڑی پیاری باتیں بیان کرتا ہے جہنم کا کوئی بندہ انکار نہ کرے جہنم کے بارہ میں کوئی بندہ یہ نہ کہے کہ جہنم نہیں ہے اور نہ برے بندوں نے جانا ہے، جہنم برحق ہے یہ رب کا قرآن ہے۔

اب میرے نبی ﷺ کے فرمان پر غور کرنا۔ بخاری شریف میں روایت موجود ہے میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں:

اذا مات احدکم

جب تم میں سے کوئی بندہ مر جاتا ہے جب کوئی بندہ فوت ہو جاتا ہے جب کوئی بندہ دنیا چھوڑ کر چلا جاتا ہے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ))

فرمایا کائنات کے لوگو! اس بندے کے آگے اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔

صبح کے وقت اسے اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے پھر شام کے وقت اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے فرمایا اگر بندہ جنت والا ہو پھر اُسے جنت دکھائی جاتی ہے اللہ کے بندے قیامت کے بعد تمھیں یہ جنت ملنے والی ہے اور اگر گندہ بندہ ہو پھر اُس کے سامنے جہنم کر دی جاتی ہے اور فرشتے کہتے ہیں بدبخت یہ دیکھو اس میں تم نے جانا ہے اس جہنم کی وادیوں میں تمھیں پھینکا جائے گا۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں پھر بندہ چیخیں مارتا ہے اور رو رو کر کہتا ہے اللہ قیامت قائم نہ کرنا اللہ قیامت قائم نہ کرنا۔ اللہ اکبر اللہ

پتہ چلا حضرات ذی وقار! جہنم برحق ہے ہر گندہ بندہ جہنم میں جا کر رہے گا میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا، کائنات کے لوگو!

((رَأَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَلِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ))

فرمایا کائنات کے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھایا ہے ایک بہت بڑا کافر ہے جس کا نام ابوثمامہ عمرو بن ملک ہے وہ جہنم کے گڑھے میں مَیں نے خود دیکھا ہے۔ آقا ﷺ فرماتے

ہیں میں اپنی آنکھوں سے اس بدبخت کو دیکھ کر آیا ہوں جہنم کی آگ نے اسے جلایا حتیٰ کہ اس کا پیٹ جل گیا اور پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل گئیں۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں میں نے دیکھا ہے وہ انتڑیاں کھینچ کھینچ کر پیٹ میں داخل کرتا ہے انتڑیاں پھر پیٹ سے باہر نکل رہی ہیں۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں کائنات کے لوگو! اس بات کو یاد رکھو ہر گندہ بندہ جہنم میں جائے گا ہر گندے بندے کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا یہ بات کبھی نہ بھولو بندہ گناہ تب ہی کرتا ہے جب یہ سوچتا ہے کہ میں نے کون سا مرنا ہے میں نے کون سا کہیں جانا ہے مجھے کون سا کچھ ہونا ہے جب یہ بات بندہ سوچتا ہے تب بندہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرتے جانا! میں جن باتوں کا ذکر کر رہا ہوں جہنم کا تعارف کیا ہے؟ آؤ اب میں تمھیں جہنم کا تعارف کرواؤں۔

رب کا قرآن سن لو فرمایا:

﴿وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ﴾

(الحجر: ۴۳-۴۴)

آقا ﷺ کے سینے پر نازل ہونے والا قرآن ہے۔ فرمایا جہنم کے اللہ نے سات دروازے بنائے ہیں جہنم کے اللہ نے سات درجات بنائے ہیں۔

﴿لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ﴾

اور جہنم کے دروازے کس طرح کے ہیں جو جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان دروازوں کا اپنا انداز ہے یہ جنت کا پہلا دروازہ پہلا درجہ ہے یہ جنت کا دوسرا درجہ یہ جنت کا تیسرا درجہ یہ جنت کا چوتھا درجہ یعنی جنت بلندیوں کی طرف جاتی ہے اور جہنم اللہ نے کیسے بنائی ہے یہ جہنم کا پہلا درجہ یہ جہنم کا دوسرا درجہ یہ جہنم کا تیسرا درجہ، جتنا گندہ بندہ ہوگا اتنا زمین کے نیچے چلا جائے گا۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں:

((مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ))

جو بندہ اللہ کے لیے اپنے آپ کو جھکا لیتا ہے اللہ اُسے اونچا کر دیتا ہے اللہ اسے بلند کر دیتا ہے اور جو بندہ تکبر کرتا ہے غرور کرتا ہے، فرمایا وہ جتنا متکبر ہوگا اتنا جہنم کے نیچے اور نیچے چلا جائے گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں کائنات کے لوگو! جہنم میں بڑی سخت آگ ہے جہنم میں بڑی سخت قسم کے انگارے ہیں یہ بڑا سخت قسم کا عذاب ہے سب سے کم عذاب سب سے ہلکا عذاب جہنم کا تم سن لو اور سب سے سخت کا اندازہ تم خود لگا لو گے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں جہنم کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہے جس بندے کو جہنم میں سب سے کم عذاب دیا جائے گا اس کے پاؤں میں آگ کی جوتی پہنائی جائے گی اس کے پاؤں میں انگاروں کی جوتی پہنائی جائے گی فرمایا جو آگ کی جوتی ہوگی اس جوتی کی حرارت کی وجہ سے اس بندے کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے ہنڈیا چولہے پر کھولتی ہیں ایسے اس کا دماغ ابالے کھانے لگ جائے گا اس کا دماغ کھولنے لگ جائے گا۔

اندازہ کرو جہنم کا جو ہلکا عذاب ہے وہ اس طرح کا ہے تو جہنم کا جو سخت عذاب ہوگا وہ کس طرح کا ہوگا جو سب سے کم عذاب ہے اس کی یہ کیفیت ہے۔

دعا کرو اللہ مجھے اور تمھیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرات ذی وقار غور کرنا میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہلکے عذاب سے بندے کا دماغ کھولے گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اور اگلی بات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ (النساء: ۱۴۵)

فرمایا کائنات کے لوگو جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں جہنم کے سب سے آخری گڑھے میں اللہ رب العزت منافقوں کو پھینکے گا منافقوں کو سب سے آخر والے گڑھے میں پھینکا جائے گا میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جس وقت ان کے جسم سے گند نکلے گا پیپ نکلے گا ریشہ نکلے گا پسینہ نکلے گا وہ سارے کا سارا پسینہ جمع کیا جائے گا کہاں، فرمایا پہلے درجے میں

جو جہنم کے بندے ہیں ان میں سے گند نکلے گا وہ نیچے والی منزل پہ جائے گا نیچے والی منزل والوں کا مل کر اس سے نیچے والی درجہ بدرجہ اور سب سے منزل پر آخر میں اللہ تعالیٰ نے ایک کنواں تیار کیا ہے ایک گڑھا تیار کیا ہے، اس کا نام اللہ نے وادی غبر رکھ دیا ہے غبر کا معنی سب سے گہری جگہ سب سے نیچے والی جگہ فرماتے ہیں اس میں جہنمیوں کا نکلنے والا گند اکٹھا کیا جاتا ہے اس میں جہنمیوں کا نکلنے والا پیپ اور ریشہ اکٹھا کیا جاتا ہے اللہ وہ کن کو پلایا جائے گا۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں لوگو! جو بندہ شراب پیتا پیتا بغیر توبہ کے مر جائے گا فرمایا قیامت والے دن اس بدبخت کو جہنم کے آخر والے کنویں سے گندے ریشے والا پیالہ بھر کر پلایا جائے گا جب وہ گندگی کا پیالہ دیکھے گا یہ کہے گا میں نے نہیں پینا آسمانوں سے آوازیں آئیں گی بدبخت پیو جیسے دنیا میں شراب پی جایا کرتے تھے۔

عید بالکل نزدیک آ گئی ہے رمضان کا مہینہ ختم ہونے والا ہے لوگوں نے آرڈر بک کروا دیئے ہیں میری عید پر پانچ بوتلیں آنی چاہیے میری دس بوتلیں عید والے دن آنی چاہیے مجھے دیسی موافق نہیں میرے لیے ولایتی کا اہتمام کرنا ہے میں نے اپنے دوستوں یاروں بدمعاشوں کو اکٹھا کیا ہے ہم نے عید والے دن جی بھر کر شراب پینی ہے میں اپنے نوجوان کو اپنے بھائی کو پیغام دینا چاہتا ہوں۔

اگر میری مجلس میں کوئی ایسا شرابی بیٹھا ہے سن لے اگر نہیں بیٹھا تو جہاں تک میری آواز جا رہی ہے اگر کوئی شرابی سنتا ہے سن لو اگر ٹیپ ریکارڈنگ کے ذریعے میری گفتگو پہنچ جائے میں اسے مخاطب کر کے کہنا چاہوں گا آج شراب کی بھری ہوئی بوتل آج شراب کا بھرا ہوا گلاس ایک سانس میں پیتے ہو میں تمھیں پوچھتا ہوں اگر اس شراب کی جگہ یہ اس گلاس میں پیپ ڈال دی جائے اگر اس گلاس میں ریشہ ڈال دیا جائے اس گلاس میں خون ڈال دیا جائے اور پھر تمھیں پینے پر مجبور کیا جائے مجھے بتاؤ تم پیو گے تو تمھیں یہ گند پینا ہی پڑے گا۔

دعا کرو اللہ مجھے اور تمھیں شراب کی اس گندی لعنت سے محفوظ فرمائے۔آمین۔اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! یہ جہنم کا تعارف ہے اب جہنم کو کیسے پیش کیا جائے گا کل قیامت کا دن ہوگا اللہ کی عدالتیں لگ جائیں گی پوری دنیا کے لوگ رب کی عدالت میں اکٹھے ہوں گے۔رب کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغَاوِيْنَ۝﴾ (الشعراء: ۹۱)

فرمایا سنو کائنات کے لوگو دنیا والو جہنم کو لایا جائے گا جہنم کو پیش کیا جائے گا، کیسے؟ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں جب پوری دنیا کے لوگ رب کی عدالت میں اکٹھے ہوجائیں گے اللہ تعالیٰ اپنا دایاں ہاتھ اس طرح بلند کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے این الجبارون این المتکبرون فرمایا کہاں ہیں بڑے بڑے زبردست جو کہتے تھے ہمارے سامنے کوئی کھڑا نہیں ہوسکتا کہاں ہیں وہ طاقتور جنھوں نے غریبوں کی زمینوں پر قبضہ کیا ہے۔

کہاں ہیں وہ بدبخت جنھوں نے یتیموں کا مال ہڑپ کرلیا ہے۔کہاں ہیں وہ ظالم جنھوں نے ورثاء کے حق کھا کھا کر کوٹھیاں بنائی ہیں۔کہاں ہیں وہ ظالم جنھوں نے فٹ فٹ زمین پر قتل کر دیئے ہیں۔کہاں ہیں جو کہتے تھے ہم سے بڑھ کر کوئی نہیں۔کہاں ہیں آج وہ بڑے بڑے نظر کیوں نہیں آرہے۔لیکن کوئی رب کے سامنے بولنے کی جرأت تک نہیں کرے گا بولنے کی جرأت کیسے ہوسکتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے نبی ﷺ نے فرمایا لوگ قبروں سے نکلے گے تو سر سے بھی ننگے بدن سے بھی ننگے اور پاؤں سے بھی ننگے ہائے پورا جسم ننگا ہوگا گرمی بہت زیادہ ہوگی۔اللہ اکبر اللہ

اماں جی رو پڑتی ہیں فرماتی ہیں محبوب ﷺ جی کیا بنے گا جب سارے ہی ننگے ہوں گے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا قیامت والے دن رب کا رعب ہی اتنا ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف دیکھنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

اللہ سے دعا کرلو مولا کریم رمضان کی آخری گھڑیاں ہیں اللہ ہمیں معاف کردو اللہ ہم اس قابل نہیں اللہ ہم جہنم کی آگ برداشت نہیں کرسکتے ہم سے اس دنیا کی حبس برداشت نہیں ہوتی ہم سے تو دنیا کی گرمی برداشت نہیں ہوتی ہم جہنم کی آگ کو کیسے برداشت کریں گے مولا کریم ہمیں معاف کردو مولا ہمیں جنت دے دے ہمیں جہنم کے نزدیک بھی نہ لے کر جانا۔ **اللہ اکبر اللہ**

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں خالق کائنات اپنا ہاتھ بلند کرکے یہ جملہ کہیں گے کوئی بندہ جواب تک نہیں دے گا پھر اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے۔

اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ

آج میں مالک ہوں دوسرا کوئی مالک نہیں، آج میں سپر طاقت ہوں دوسرا کوئی نہیں اس کے بعد میرے پروردگار ایک اس طرح کا جملہ کہیں گے کہ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں مائیں اپنے بچوں کو چھوڑ دیں گی اللہ کے نبی تک رو پڑیں گے رب کے فرشتوں کی بھی چیخیں نکل جائیں گی۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا سیدنا ابراہیم علیہ السلام رب کے دوست ہیں رب کے پیارے ہیں اور رب کو بڑے اچھے لگتے ہیں لیکن جب اللہ یہ جملہ کہیں گے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے بل زمین پر گر جائیں گے وہ کون سا جملہ ہے کاش شرابیو تمھیں سمجھ آجائے کاش بدکارو تمھیں جہنم کا پتہ چل جائے میں کوئی قصہ نہیں سنا رہا میں کوئی کہانی نہیں سنا رہا میں کوئی داستان بیان نہیں کررہا دنیا کی خبروں پر تمھیں کتنا یقین ہے لوگ کہتے ہیں محکمہ موسمیات والے کہتے ہیں سوموار والے دن بارش ہوگی وہ پکا ہوجاتا ہے کہ سوموار والے دن بارش ہوگی خبر آتی ہے سیالکوٹ میں ایسے ہوگیا ہے یہ یقین کرلیتا ہے کہ ایسا ہوگیا ہے لوگوں کی باتوں پر یقین کرتے ہو۔

میرے نبی ﷺ کی باتوں پر یقین کیوں نہیں کرتے جتنا تمھیں محکمہ موسمیات والوں کی باتوں پر یقین ہے اگر میرے نبی ﷺ کی حدیث پر تمھارا یقین بن جائے تو تم کبھی بھی

گناہ نہ کرو تم کبھی بھی شراب نہ پیو تم کبھی بھی بدکاریاں نہ کرو یار کوئی کرنے والی بات ہے یہ پہلے روزے کی بات ہے رمضان المبارک کے مہینے میں پہلی تراویح میں نے اپنی مسجد میں پڑھیں، پڑھ کر باہر نکلے یہ سامنے پارک میں کچھ بدمعاش بیٹھے تھے چار کتے بیٹھے تھے چار کمینے بیٹھے تھے چار گندے بیٹھے تھے جو شراب کے نشے میں دھت تھے میں ان کے نام کو نہیں جانتا میں اُن کی شکلیں پہنچانتا ہوں۔

مگر میرے دل میں کسی کا ڈر نہیں مین کسی سے لے کر نہیں کھاتا مجھے کوئی سال کے دانے نہیں دیتا میں کہوں گا بڑے کمینے ہیں بڑے بدبخت ہیں چاہے وہ ملاتے میں جو کچھ مرضی ہوں گے میرے نزدیک وہ کتے ہیں میرے نزدیک وہ بدبخت ہیں رمضان کا پہلا دن اور انھوں نے شراب پی ہوئی ہے جو مرضی ہوں جو رب کو پیارا نہیں لگتا وہ ہمارا بھی کچھ نہیں لگتا چاہے اس کے ماتھے پر سورج چڑھتا ہوں۔ میں اس کی بات اس کی طاقت کو اپنی نوک پر رکھتا ہوں۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

رمضان کے مہینے میں جہنم کے دروازے بند شیطان جکڑ دیے گئے ہیں مجھے ایک بندے نے جلسے میں رقعہ بھیجا جناب آپ کہتے ہو کہ جو شیطان ہیں وہ جکڑ دیے جاتے ہیں تو یہ سب ویسے ہو رہا ہے تو شیطان کیسے جکڑے گئے؟ میں نے کہا شیطان نہیں کچھ بندے بھی شیطان ہوتے ہیں کئی انسان بھی شیطان ہوتے ہیں انسان تو کھلے ہی پھرتے ہیں،

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾

شیطان جنوں میں سے بھی ہوتے ہیں اور شیطان انسانوں میں سے بھی ہوتے ہیں جو انسان کی شکل میں شیطان ہیں وہ دندناتے پھرتے ہیں وہ گلیوں بازاروں میں شراب میں دھت پھرتے ہیں اور آرڈر بک کرواتے پھرتے ہیں بدبخت۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**

حضرات ذی وقار غور کرنا! میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں اللہ کون سا جملہ کہیں گے بس وہ جملہ نکلے گا لوگ رو پڑیں گے لوگوں کی چیخیں نکل جائیں گی محبوب ﷺ جی وہ کون سا جملہ

ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں اللہ اس طرح فرشتوں کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے اے میرے فرشتو جہنم لاؤ بس یہ جملہ نکلے گا لوگ گر جائیں گے اعلان ہوگا۔

﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ﴾ (یٰس : ۵۹)

او مجرمو الگ ہوجاؤ او گندو اور بدکارو الگ ہوجاؤ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں جہنم کو لایا جائے گا۔

((يَجِيْئُ بِهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَقُوْدُوْنَهَا بِسَبْعِيْنَ أَلْفَ زِمَامٍ))

فرمایا جہنم کو ستر ہزار زنجیروں سے جکڑا ہوگا فرشتوں نے اسے زور سے پکڑا ہوگا وہ ہاتھوں سے چھوٹ چھوٹ کر بھاگے گی اور کہے گی لاؤ مجرم میں انھیں کھا جاؤں تباہ کردوں۔اللہ اکبر اللہ

اور مجرم لائے جائیں گے کس طرح کے مجرم ہوں گے تین سو دو کا مجرم تم نے دیکھا ہے قتل کا مجرم تم نے دیکھا ہے ڈکیتی اور چوری کا مجرم تم نے دیکھا ہے۔لیکن آؤ آج میں تمہیں رب کے مجرم دکھاؤں اللہ کے مجرم کیسے رب کی عدالت میں پیش کیے جائیں گے فرمایا:

﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ﴾ (الحاقة : ۳۰۔۳۱)

فرمایا کائنات کے لوگو سنگلوں سے جکڑ دیا جائے گا ظالموں کو جہنم کے گڑھوں میں پھینکا جائے گا لوگوں کی مختلف حالتیں ہوں گی میرے نبی ﷺ کے سینہ پاک پر نازل ہونے والا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْمٰى﴾ (طٰه : ۱۲۴)

کئی بندے ایسے ہوں گے جو قبروں سے نکالے جائیں گے اور نکالتے ہی اندھے کر دیئے جائیں گے ان کو آنکھوں سے کچھ بھی نظر نہیں آئے گا وہ گرتے گرتے جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے ایک اس طرح کے مجرم، اور کس طرح کے مجرم ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِO سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُO﴾ (ابراهیم : ۴۹، ۵۰)

فرمایا کائنات کے لوگو کچھ لوگوں کو آگ کی لگا میں پہنا دی جائیں گی آگ کی ہتھکڑیاں پہنا دی جائیں گی آگ کی شلواریں پہنا دی جائیں گی اور ان کے سروں پر آگ کا خول چڑھا دیا جائے گا ایسے جلتے جلتے وہ جہنم کے گڑھے میں پھینک دیئے جائیں گے ایک اور طرح کا بھی مجرم ہے فرمایا:

﴿وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ﴾ (بنی اسرائیل : ۹۷)

فرمایا کچھ مجرم آئیں گے جو قبروں سے نکلیں گے آنکھوں سے اندھے کر دیئے جائیں گے کانوں سے بہرے کر دیئے جائیں گے زبان سے گونگے کر دیئے جائیں گے ٹانگیں اوپر کو کر دی جائیں گی اور سر نیچے کو کر دیا جائے گا۔

میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سن کر کانپ گئے سوہنیا ﷺ سر نیچے کو ٹانگیں اوپر کو، فرمایا ہاں، میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سوہنیا بندہ تو ایسے چل ہی نہیں سکتا آپ ﷺ نے فرمایا جو رب بندے کو پاؤں پر چلانے کی قدرت رکھتا ہے وہ ہاتھوں پر بھی چلانے کی قدرت رکھتا ہے کل رب مجرموں کو چلائے گا جو دنیا میں اُلٹ چلتے تھے۔

مفسرین فرماتے ہیں یہ اُن لوگوں کا حال ہوگا جو دنیا میں اُلٹ چلتے تھے اُلٹ کا مطلب کیا ہے یعنی جیسے شریعت کہتی تھی اس کے الٹ چلتے تھے شریعت نے کہا داڑھی رکھو یہ کہتا میں نے نہیں رکھنی، شریعت نے کہا ہے اپنی شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھو یہ کہتا ہے نہیں میں نے نیچے رکھنی ہے الٹ چلتا ہے یا نہیں چلتا، شریعت نے کہا ہے کہ عورتوں کی مشابہت نہ کرو اس نے کہا میں نے کڑھائی والے کپڑے پہننے ہیں میں نے ستاری والے کپڑے پہننے ہیں، میں نے جناب مکمل میک اپ کرنا ہے میں نے مکمل تیار ہونا ہے اور میں نے لمبے لمبے کچھ بندوں کی اس طرح کی حالتیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ بدبخت انسان ہے یا زنانی ہے جو کپڑے پہلے عورتیں

پہنتی تھیں وہ اب مرد پہن رہے ہیں فیٹنگ والے سوٹ چل رہے ہیں۔ اتنی اتنی تنگ پینٹیں میں حیران ہوں کہ وہ پینٹ کیسے پہن لیتے ہیں۔

ہمارے ایک استاد ہیں ان سے کسی نے مسئلہ پوچھا کہنے لگے جی یہ بتاؤ جو بندہ پینٹ پہنے اس کی نماز ہو جاتی ہے۔ اُنھوں نے آگے سے بڑا عجیب جواب دیا وہ کہتے ہیں جس نے پہنی ہو اس کی ہو جاتی ہے جو اس کے پیچھے کھڑا ہو اس کی نہیں ہوتی، اس کی کیسے ہونی ہے اس نے تو پینٹ ہی دیکھنی ہے۔ **اللّٰہ اکبر اللہ**

ہر کام الٹ کر رہے ہیں جیسے نبی علیہ السلام نے فرمایا عورتوں سے جو کہا عورتیں مردوں کی مشابہت کرنے لگ پڑیں جو مردوں سے کہا مردوں نے عورتوں کی مشابہت شروع کر دی۔ **اللّٰہ اکبر اللہ**

حضرات ذی وقار غور کرنا! میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں ٹانگیں اوپر اور سر نیچے کو کن لوگوں کے؟ جو دنیا میں جناب ایسے کیا کرتے تھے شریعت کے ہر کام کی مخالفت کرتے تھے الٹ کرتے تھے جیسے حدیث نے کہا اس کے الٹ کر دیا آج اللہ نے ان کو الٹ کر دیا ہے آج رب نے ان کو اُلٹ کر دیا ہے۔ **اللّٰہ اکبر اللہ**

یہ جہنم کے مجرم ہیں:

بخاری شریف میں روایت موجود ہے میرے اور تمھارے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا، میرے نبی ﷺ کی عادت مبارکہ، میرے نبی ﷺ روزانہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بیٹھ جایا کرتے آقا ﷺ فرماتے تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے مجھے خواب بتاؤ، میں تمھیں خواب کی تعبیر بتاؤں گا: جس نے خواب دیکھا ہوتا وہ اللہ کے نبی ﷺ کے آگے بیان کر دیتا اور میرے نبی ﷺ تعبیر بیان کر دیتے۔

ایک دن آقا ﷺ فرماتے ہیں ہاں بھئی تم میں سے خواب کس نے دیکھا ہے کوئی نہ بولا آقا ﷺ فرماتے ہیں چلو آج میں تمھیں اپنا خواب سنا دیتا ہوں پچھلی رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے محبوب ﷺ آپ نے کون سا خواب دیکھا ہے۔ آقا ﷺ فرماتے

ہیں میں سویا پڑا تھا سوتے سوتے میرے پاس دو فرشتے آ گئے ایک کا نام جبریل علیہ السلام تھا ایک کا نام میکائیل علیہ السلام تھا دونوں فرشتے میرے پاس آ گئے اور مجھے لے کر چلے گئے جہنم کی سیریں ہو رہی ہیں جہنم دکھائی گئی ہے۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے کیا دیکھا ایک بندے کو زمین پر لٹایا گیا ہے اس کے سر کے نیچے ایک بہت بڑا پتھر رکھا ہے ایک فرشتہ جو اس کے سر کے نیچے پتھر ہے اتنا بڑا پتھر لے کر کھڑا ہے وہ زور سے اس کے سر پر مارتا ہے دونوں پتھروں کے درمیان اس بندے کا سر کچلا جاتا ہے، فرشتہ دوسرا پتھر لینے کے لیے جاتا ہے جتنی دیر کو وہ پتھر لے کر واپس آتا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کا سر اور بازو ٹھیک کر دیا جاتا ہے وہ پھر پتھر مارتا ہے اور پھر سر کچل دیتا ہے وہ پھر نیا پتھر لے کر آتا ہے یہ سلسلہ چلتا جا رہا ہے میں نے کہا جبریل یہ کون سا بندہ ہے جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آگے چلیں آپ کو بعد میں بتاتے ہیں کہ یہ کون سا بندہ ہے۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں آگے چل پڑا چلتے چلتے میں نے ایک اور بندہ دیکھا وہ کس طرح کا بندہ ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ بیٹھا ہے اور فرشتے کے پاس ایک بہت بڑی چھری ہے، وہ اس کی ایک جبڑے میں داخل کرتا ہے اور چیرتا جاتا ہے چیرتے چیرتے اس کا سارا جبڑا کان تک چیر دیتا ہے، پھر وہ دوسری طرف سے ہو کر اس جبڑے کی طرف آتا ہے یہاں سے چیرنا شروع کرتا ہے جناب اس کے کان تک چیرتا ہے اتنی دیر سے ادھر والا جبڑا درست کر دیا جاتا ہے وہ ادھر آتا ہے پھر دوسرا درست کر دیا جاتا ہے ایسے کام چل رہا ہے۔

میں نے عرض کی جبریل یہ کون بدبخت ہے؟ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آگے چلیں آپ کو پھر بتائیں گے۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر آگے چلتے چلتے میں نے کیا دیکھا ایک آگ کا تندور بنا ہوا ہے اس میں بڑی تیز آگ جل رہی ہے وہ نیچے سے بہت کھلا ہے اور اوپر سے اس کا منہ بہت

تنگ ہے میں زرا قریب ہوا اور قریب ہو کر اس میں نظر ڈالی تو کیا دیکھا اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں ہیں مردوں کے جسم پر بھی کپڑا نہیں عورتوں کے جسم پر بھی کپڑا نہیں۔ ایک فرشتہ وہاں کھڑا ہے اندر آگ بہت تیز جل رہی ہے، وہ جناب اندر سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، جو بندہ باہر نکلنے لگتا ہے وہ اس کے سر پر لوہے کا ہتھوڑا مارتا ہے وہ نیچے گر جاتا ہے جو عورت نکلنا چاہتی ہے اس کے سر پر ہتھوڑا مارتا ہے وہ پھر نیچے چلی جاتی ہے۔

میں نے پوچھا جبریل علیہ السلام یہ کون سے بندے ہیں کون سی عورتیں ہیں؟ سیدنا جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں محبوب ﷺ آگے چلیں پھر بتاتے ہیں۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں میں اور آگے گیا آگے خون کی ایک نہر چل رہی ہے اس میں پانی نہیں اُس میں خون بہہ رہا ہے اُس کے درمیان میں ایک بندہ کھڑا ہوا ہے، وہ کبھی ڈوبتا ہے کبھی اٹھتا ہے کبھی ڈوبتا ہے پھر اُٹھتا ہے وہ بڑی مشکل سے کنارے پر آتا ہے کنارے پر ایک فرشتہ کھڑا ہوا ہے وہ اسے آواز دیتا ہے وہ منہ کھول کر آواز دیتا ہے کہ ہاتھ پکڑ کر مجھے باہر نکال لے۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں جب آواز لگانے کے لیے وہ منہ کھولتا ہے تو فرشتہ پتھر اُٹھا کر اتنی زور سے اس کے منہ پر مارتا ہے وہ پھر اس ندی اس دریا کے درمیان میں جا گرتا ہے میں اپنی بات نہیں سنا رہا میں کسی اخبار کی بات نہیں سنا رہا میں کسی ڈائجسٹ کی بات نہیں سنا رہا یہ حدیث ہے یہ نبی ﷺ کی حدیث ہے یہ میرے نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ میرے آقا ﷺ نے فرمایا ہے لوگوں کی باتوں پر یقین کرنے والو یہ میرے نبی ﷺ نے بتایا ہے۔

آقا ﷺ فرماتے ہیں وہ پھر درمیان میں گر جاتا ہے پھر تیر کر قریب آتا ہے پھر آواز لگاتا ہے مجھے باہر نکال لو وہ پھر اس کے منہ پر پتھر مار دیتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

یہی حالت چل رہی ہے میں نے پوچھا جبریل علیہ السلام یہ کون سا بندہ ہے جبریل علیہ السلام فرماتا ہے محبوب ﷺ آؤ اب آپ ﷺ کو بتاتے ہیں کہ یہ کون کون سے بندے ہیں فرمایا

سب سے پہلا بندہ جس کے سر کے نیچے پتھر اوپر سے پتھر مار کر اس کا سر کچلا گیا ہے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جبریل علیہ السلام بتاتے ہیں محبوب ﷺ سوہنے یہ آپ ﷺ کی امت کا وہ بندہ ہے جس نے پہلے قرآن پاک کو یاد کیا پھر قرآن پاک کو بھول گیا اور قرآن پاک کی آیات پر عمل کرنا چھوڑ دیا پھر قرآن کی باتوں پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔

قرآن کا حافظ بھی ہے اور جھوٹ بھی بولتا ہے قرآن کا حافظ بھی ہے اور گانے بھی سنتا ہے قرآن کا حافظ بھی ہے بدکاریاں بھی کرتا ہے قرآن کا حافظ بھی ہے اور زنا بھی کرتا ہے قرآن کا حافظ بھی ہے اور جی بھر کر جھوٹ بھی بولتا ہے قرآن کا حافظ بھی ہے اور جی بھر کر شراب بھی پیتا ہے۔

فرمایا یہ وہ بندہ ہے جس نے قرآن کی قدر نہیں کی اور جب نماز کا ٹائم ہو جاتا تھا یہ اپنے بستر سے سر نہیں اٹھاتا تھا ایسے جیسے اس کا سر بھاری ہو جاتا تھا آج اللہ تعالیٰ نے سزا دی ہے قیامت تک اس کا سر ایسے ہی پیٹتا رہے گا اور قرآن کے حافظو! اے بے نمازو، نماز کے وقت اے سی روم میں سونے والو، دیکھنا کہیں قیامت والے دن تمہاری یہ حالتیں نہ بن جائیں۔ اللہ اکبر اللہ

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں پھر مجھے دوسرے بندے کے متعلق خبر دی گئی۔

جبریل علیہ السلام کہتے ہیں محبوب ﷺ جو دوسرا بندہ ہے جس کا یہاں سے لے کر یہاں تک جبڑا چیر دیا جاتا ہے پھر ادھر والا جبڑا چیر دیا جاتا ہے۔ یہ وہ بدبخت ہے جو دنیا میں جھوٹی باتیں پھیلایا کرتا تھا گھر سے بات لے کر چل پڑتا اس کے پاس بیٹھا اسے بھی بتاتا ہے اس کے پاس بیٹھا اسے بھی بتاتا ہے جھوٹی باتیں پھیلانے والا زبان سے چغلیاں اور غیبتیں کرنے والا مسلمانوں کی جھوٹی باتیں پھیلانے والا آج اس بدبخت کے جبڑے چیرے جا رہے ہیں اس کی زبان اس کے کنٹرول میں نہیں تھی اس کی زبان کو کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

آقا ﷺ فرماتے ہیں پھر مجھے جبریل علیہ السلام نے بتایا محبوب ﷺ وہ جو تندور میں مرد اور عورتیں تھیں وہ مرد اور عورتیں وہ تھے جو دنیا میں زنا کیا کرتے تھے جو دنیا میں بدکاریاں کیا

کرتے تھے جو دنیا میں اپنی پاک بیویاں چھوڑ کر باہر منہ مارا کرتے تھے جو دنیا میں اپنی اچھی بیویاں چھوڑ کر باہر دفع ہوا کرتے تھے اور جو عورتیں اپنے خاوند کا گھر چھوڑ کر باہر دفع ہوا کرتی تھیں آج انھیں تندور میں پھینک کر اس طرح کا عذاب دیا جارہا ہے۔

پھر جبریل امین علیہ السلام نے بتایا محبوب ﷺ وہ جو ندی میں بندہ ہے محبوب ﷺ سوہنے وہ سود خور بندہ تھا لوگوں سے سود لے کر کھاتا تھا سود لیتا بھی تھا سود دیتا بھی تھا آج اس بدبخت کو اللہ تعالیٰ نے یہ سزائیں دی ہیں۔

آؤ اپنے گریبان میں نظر ڈال کر دیکھو، کہیں سود تو نہیں کھا رہے، کہیں زنا تو نہیں کر رہے، کہیں بدکاریاں تو نہیں کر رہے، کہیں بے نماز تو نہیں ہیں، کہیں مالک کو ناراض تو نہیں کر دیا۔

دنیا کا بڑا سوچا ہے آج آخرت کا سوچو، آج رب سے معافی مانگ لو، آج رب سے معافی مانگ کر کہو۔ اللہ

جنت لے کر جانا ہے اتنی دیر تک مسجد سے نہیں نکلنا جتنی دیر تک آپ نے جنت نہ دی اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے ہی سبق حاصل کرلو آج بچے کہتے ہیں بابا میں نے جوتے لے کر ہی چھوڑنے ہیں، میں نے کپڑے لے کر ہی چھوڑنے ہیں۔ یہ کہتا ہے بیٹا میرے پاس پیسے نہیں بیٹا ماں کی گود سے گرتا ہے کہتا ہے اماں جوتے لینے ہیں وہ تب ماں کی گود سے اٹھتا ہے جب جوتے کپڑے لے لیتا ہے آسمانوں سے آواز آتی ہے ایک ماں کا بچہ ماں سے ضد کر کے جوتے کپڑے لے رہا ہے میں رب ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہوں مجھ سے ضد کر کے جنت لے لو مجھ سے ضد کر کے اپنے گناہ معاف کروا لو۔ مجھ سے ضد کر کے کہو اللہ مجھے جنت دو میں تم کو جنت دوں۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا، اللہ نے تمھیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے اللہ نے اپنے بندوں کو جہنم میں پھینک کر کیا کرنا ہے وہ بندے رب کے نہیں جو مالک کا در چھوڑ کر کسی غیر کے در پر جاتے ہیں آؤ اللہ کے در پر آ جاؤ۔ اللہ اکبر اللہ

حضرات ذی وقار غور کرنا! سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک دن جہنم کی آگ کو یاد کر کے رو رہی ہیں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا کیوں رو رہی ہو؟ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جی مجھے جہنم کی آگ یاد آ گئی ہے کون عائشہ رضی اللہ عنہا؟ جس کے سر پر سورۂ نور کا دوپٹہ ہے اسے ڈر لگتا ہے آج کی بے پردہ عورت کو ڈر کیوں نہیں لگتا آج کی عورت بازار میں بے پردہ پھر رہی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

آیئے اپنی آخرت کی فکر کیجیے، آیئے جہنم کی فکر کیجیے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ایک دن رات کے وقت نماز پڑھ رہے ہیں نماز میں قرآن پاک کی تلاوتیں ہو رہی ہیں اس مقام پر آ گئے۔

﴿اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ﴾

قیامت والے دن بُرے بندوں کے گلے میں آگ کے طوق ڈال دیئے جائیں گے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ رونے لگ پڑے، روتے روتے ساری رات گزر گئی فجر کے وقت تک روتے رہے۔ وہ ساری رات روتے ہیں تم ساری رات فلم دیکھتے ہو وہ ساری رات آنسو بہاتے ہیں تم ساری رات شراب پیتے ہو، وہ ساری رات رب سے ڈرتے ہیں تم ساری رات رب کی نافرمانیاں کرتے ہو۔

وہ اتنا ڈرتے ہیں تم اتنے بے خوف ہو، کیا تم نے مرنا نہیں؟ کیا تم نے قبر میں نہیں جانا؟ کیا تم نے رب کی عدالت میں کھڑے نہیں ہونا؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ آگ کو یاد کر کے رونے لگ جاتے آنکھوں سے آنسو نکلتے تو آنسو لے کر اپنے پورے چہرے پر لگاتے اور نکلتے تو اپنے بازوؤں پر لگاتے اور نکلتے تو اپنے سینے پر آنسو ملنے لگ جاتے لوگ کہتے ایسے کیوں کرتے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے پتہ چلا ہے آگ کے ڈر سے رو کر جو آنسو نکلے گا جہاں جہاں لگے گا وہاں جہنم کی آگ نہیں لگے گی۔ میں چاہتا ہوں میرا پورا جسم جہنم کی آگ سے بچ جائے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میں نے کبھی سوچا ہے؟ تم نے کبھی سوچا ہے؟ میں نے کبھی غور کیا ہے؟ تم نے کبھی غور

کیا ہے؟ آیئے اپنی آخرت کی فکر کیجیے اپنے مرجانے کی فکر کیجیے۔ خالق کائنات کا قرآن ہے فرمایا:

﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ۝ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝﴾

(النبا : ۲۱۔۲۵)

یہ جہنم ہے، یہ دنیا کی باتیں نہیں۔ یہ میرے نبی ﷺ کی زبان سے نکلی ہوئی احادیث ہیں پتہ نہیں دوبارہ رمضان آئے یا نہ آئے، پتہ نہیں الوداعی جمعہ دوبارہ میرے تمھارے مقدر میں آئے یا نہ آئے نماز جمعہ کے بعد آج رب سے ضد کرکے جاؤ آج رب سے جنت لے کر جاؤ آج مغفرت لے کر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

